حضرت مولانا سخاوت علی خان بستوی مدظلہ

تنویر الہدیٰ

فی حیاۃ الشہدا والموتیٰ

شعبہ نشر و اشاعت دار العلوم مجددیہ سیالکوٹ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم ط

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات ط بل احیاءٌ ولٰکن لا تشعرون ۝

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مُردہ نہ کہو، وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں !

انبیاء کرام، شہداء اسلام اور صالحین عظام کی حیات بعد الوفات کا مدلّل نورانی تذکرہ

مسمّٰی

تنویر الہدیٰ

فی حیاۃ الشہداء والموتٰی

مُرتّبہ

حضرت مولانا سخاوت علی خانصاحب رضوی بستوی

صدر المدرسین دار العلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا ضلع بستوی

(یو۔ پی)

مقام اشاعت

مکتبہ گیلانیہ میانہ پورہ گیلانی سٹریٹ سیالکوٹ

قیمت : [redacted]/[redacted] روپے

6/00

Marfat.com

سلسلہ مطبوعات نمبر ۱

نام کتاب ــــــــــــ تنویر الہدیٰ

موضوع ــــــــــــ انبیاء، شہداء اور صالحین کی حیات برزخی

نام مرتب ــــــــــــ مولانا سخاوت علی خانصاحب بستوی (یوپی)

اشاعت اوّل ــــــــــــ رجب ۱۳۸۵ھ

اشاعت دوم ــــــــــــ شعبان ۱۳۹۸ھ

تعداد ــــــــــــ گیارہ سو

ناشر ــــــــــــ مکتبہ گیلانی میانہ پورہ سیالکوٹ

مطبع ــــــــــــ انوار الحسن پرنٹرز۔ لاہور

ملنے کے پتے

اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ

مولوی محمد عبد اللہ خطیب جامع مسجد سنہری

سی۔ون ایریا، لانڈھی نمبر ۱ کراچی نمبر ۳۰

Marfat.com

شرف انتساب

عہدِ حاضر کا وہ عظیم رہنما جو علم وعمل کا پیکر اور شریعت وطریقت کا سنگم ہے جو علماء واصفیاء کا سرتاج اور اہلِ سنت کا قابلِ صد افتخار مقتدیٰ ہے۔ یعنی مرشدِ برحق شیخِ ملت شہزادہ اعلیحضرت مولانا الشاہ مصطفےٰ رضا خاں صاحب نوری مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ زیب سجادہ آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف کی بارگاہ بیکس پناہ میں اپنی اس حقیر ترتیب کو پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

سگ بارگاہ نوری

ابوالاظہار سخاوت علی رضوی بستوی عفی عنہ

خادم دارالعلوم تنویر الاسلام امرڈوبھا پوسٹ بکھرا ضلع بستی

(یو۔پی)

۲؍رجب المرجب ۱۳۸۵ھ

Marfat.com

سورہ ملک کا پڑھنے والا	۱۰۱	پرہیزگار عابد	۱۱۱
درود پاک کے برکات	۱۰۲	مومن کی موت	۱۱۲
اچھا پڑوسی	۱۰۴	خاتمہ بالخیر کی علامت	۱۱۳
ارشاد رسول	۱۰۴	سوءِ خاتمہ کی علامت	۱۱۴
چالیس آدمیوں کی شفاعت	۱۰۵	حکایت	۱۱۴
حفاظت کا قلعہ	۱۰۵	ماں کی ناراضگی	۱۱۵
عصر کا وقت	۱۰۶	خواجہ غریب نواز	۱۱۷
خاتمہ		ملک الموت کی صورت	۱۱۸
زندگی کا آخری سفر	۱۰۷	توبہ کی برکت	۱۱۹
کسی قلعہ میں پناہ نہیں	۱۰۸	دُعا اسم اعظم	۱۲۱
انسان کی تدبیر	۱۰۹	مفید و کار آمد دُعائیں	۱۲۱
سکرات موت	۱۰۹	دولت لازوال	۱۲۴
دُنیا پرست بادشاہ	۱۱۰	مناجات	۱۲۶

Marfat.com

تقریظ جمیل

زبدۃ العلماء قدوۃ العرفا شیخ ملت شہزادۂ اعلیحضرت حضرت مولانا الحاج مصطفےٰ رضا خاں

صاحب نوری مفتی اعظم ہند لازالت شموس برکاتہم زیب سجادہ آستانہ عالیہ رضویہ بریلی شریف۔

الحمد للہ رب العالمین میں نے مولانا المحترم عزیز مکرم مولوی سخاوت علی صاحب

قادری رضوی سلمہ ربہ القوی ساکن اگیا ضلع بستی مدرس مدرسہ تنویر الاسلام امرڈوبھا کا

یہ رسالہ مبارکہ نافعہ کہیں کہیں سے دیکھا مجھے پسند آیا۔

مولا تعالیٰ مولانا سلمہ کی اس خدمت دینی کو شرف قبول بخشے اور مزید توفیق عطا فرمائے برادران اہل سنت اسے ہاتھوں ہاتھ لیں اور ہر ہر گھر میں پہنچائیں اس کے مطالعہ سے نفع اٹھائیں۔ مجھے مولانا کا یہ رسالہ دیکھ کر مسرت ہوئی۔

فقیر مصطفےٰ رضا غفرلہ
شب ۲۱ ربیع الاول ۸۵ھ

Marfat.com

تقریظ

فخر الاماثل خطیب البراہین حضرت علامہ مولانا محمد نظام الدین خاں صاحب قادری رضوی مفتی دار العلوم اہل سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا ضلع بستی (یوپی)

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

موجودہ دور کس قدر تنگ و تاریک ہوتا جا رہا ہے محتاج بیان نہیں۔ اس پُر فتن و پر آشوب زمانہ میں لوگوں کے اندر جس قدر دنیوی انہماک بڑھتا جا رہا ہے اور امور دینیہ جزا و سزا احساب و کتاب وغیرہ امورِ آخرت ذہنوں سے مٹتا جا رہا ہے وہ تو اظہر من الشمس وابین من الامس ہے وقت کے اس اہم تقاضے کے پیش نظر سلیس اردو زبان میں ایک ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی جو موت و مابعد الموت و احوالِ آخرت پر مشتمل ہو اس سلسلے میں نظر انتخاب عالم نوجوان و فاضل یلمعی حضرت علامہ مولٰینا سخاوت علیخاں صاحب قادری رضوی دام فیضہ پر پڑی جو ایک عظیم دینی درسگاہ دار العلوم تنویر الاسلام قصبہ امرڈوبھا کے صدر المدرسین ہیں موصوف کی ذات اس ادارے کی حیرت انگیز ترقی اور شاندار تعلیمی و تبلیغی خدمات کی ضامن ہے۔ انتظامی مصروفیات اور درس و تدریس کے مشاغل سے سخت عدیم الفرصت ہونے کے باوجود احباب کے اصرار پر اس بار گراں کو انجام دہی کے لیے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ آمادگی ظاہر فرمائی اور اپنے قلیل ترین اوقاتِ فرصت میں اس کتاب کا مسودہ تیار فرما دیا جس کو دیکھ کر اور مطالعہ کر کے مجھے بے پایاں مسرت حاصل ہوئی اور اس کے دلائل و براہین سے تو آنکھوں میں نور اور دل میں انتہائی سرور پیدا ہوا۔ مدرسے کی مناسبت اور مضامین کتاب کی رعایت کرتے ہوئے اس مبارک کتاب کا نام تَنْوِیْرُ الْہُدیٰ فِیْ حَیَاتِ الشُّہَدَاءِ وَالْمَوْتٰی رکھا حضرت مولانا مدظلہٗ کی یہ اولین گرانقدر تصنیف بیحد مفید ہے جو اپنے اندر افادیت و تاثر کے بیش بہا لعل و گہر رکھتی ہے طرز بیان عام فہم اور تطویل و اختصار مخل سے خالی ہے پوری کتاب اصلاح امت کے نیک جذبہ سے پُر ہے ہمیں یقین کامل ہے کہ ان شاء المولیٰ تعالیٰ دنیائے اسلام وسنیت میں اس کا شاندار خیر مقدم کیا جائیگا۔ مولیٰ تعالیٰ قبولیت تامہ عطا فرمائے اور حضرتِ مصنف کے علمی فیضان کو عام سے عام تر فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فقط

محمد نظام الدین عفا عنہ المتین

خادم دار العلوم تنویر الاسلام

حرفِ آغاز

تنویرالہدیٰ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ مکتبہ گیلانیہ کی یہ پہلی پیش کش ہے۔ کتاب مذکور تبلیغ دین کے جذبہ کے تحت شائع کی گئی ہے۔ تاکہ مسلمان اسے پڑھ کر اپنے عقائد و اعمال درست کریں۔ ہر انسان کو موت آنی ہے اور اس کے بعد کی زندگی ایک مسلمہ حقیقت ہے کیونکہ موت روح و جسم کے فنا کا نام نہیں بلکہ ایک حالت سے دوسری حالت اور ایک جہان سے دوسرے جہان میں منتقل ہونا ہے۔ قرآن و سنّت کے بے شمار دلائل اس حقیقت پر شاہد ہیں اور پھر یہ امر بھی اظہر من الشمس ہے کہ جس طرح اس دار فانی میں تمام انسانوں کی حالت ایک سی نہیں ہے ایسے ہی عالم برزخ میں بھی سب لوگ یکساں نہیں ہیں۔ مرنے کے بعد کافر اور خدا و رسول کے نافرمان و باغی لوگوں کے جسم مٹی میں مل جاتے ہیں اور انہیں مختلف قسم کا عذاب ہوتا رہتا ہے۔ اکثر مسلمانوں کے جسم تو محفوظ نہیں رہتے لیکن عذاب و ثواب کے بارے میں مختلف حالتیں ہوتی ہیں بعض کو عذابِ قبر بالکل نہیں ہوتا بعض کا کچھ دیر بعد مسلمانوں کی دعاؤں اور نیک اعمال کی برکت سے اللہ تعالیٰ عذاب موقوف کر دیتے ہیں۔ ان سے بہتر کچھ خوش بخت وہ لوگ ہیں جن کی قبر میں جنت کی ہوائیں آتی ہیں اور قبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ بن جاتی ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں موجود ہے۔

سب سے اچھی اور اعلیٰ زندگی بالترتیب اولیاء کرام، شہداء عظام، صدیقین اور انبیاء علیہم السلام کی ہے۔ کاملین اہل اللہ اور شہیدانِ اسلام کے جسم بھی محفوظ رہتے ہیں۔ روحیں جنت کی سیر کرتی ہیں اور وہاں کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتی ہیں ——— انبیاء کرام علیہم السلام کے جسم پاک بالکل صحیح و سالم رہتے ہیں اور روح مع الجسم زندہ ہوتے ہیں۔ یہی عقیدہ ہے تمام اہلِ سنّت سلف اور خلف کا۔ تنویرالہدیٰ میں آپ کو ان تمام چیزوں کی تفصیل ملے گی۔

Marfat.com

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے لکھنے والے، چھاپنے والے اور پڑھنے والوں کو صحیح عقیدہ پر قائم رکھے اور اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قارئین کی خدمت میں گذارش ہے کہ ادارہ نے حتی المقدور کتاب کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے لیکن پھر بھی اگر آپ کو کوئی غلطی معلوم ہو تو ادارہ کو اطلاع دیں تاکہ آئندہ اشاعت میں تصحیح ہو سکے۔

دوسری درخواست یہ ہے کہ اپنے مفید مشوروں سے نوازیں۔ کیونکہ اشاعت کے میدان میں ہمارا یہ پہلا قدم ہے۔ اگر آپ کے پاس یا آپ کے علم میں کوئی اچھی سی کتاب ہو جس کا شائع کرنا اسلام اور مسلمانوں کے لئے مفید ترین ہو تو ہمیں لکھئے تاکہ اسکے شائع کرنے کے متعلق سوچا جاسکے۔

(ادارہ)

Marfat.com

عرضِ حال

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ حبیبہِ الکریم

تصنیف وتالیف کی منزل کس قدر دشوار ہے یہ اربابِ فن پر مخفی نہیں اس کے لیے علمی سرمایہ اور وسعت مطالعہ وفرصت وقت کی ضرورت ہے اور مجھ ناچیز کا حال یہ ہے کہ نہ علمی پونجی رکھتا ہے نہ فرصت مطالعہ اور کثرت مشاغل کے باعث گنجائش وقت سے بھی محرومی ہے پھر اس خاردار وادی میں کیوں قدم رکھا۔ در حقیقت اس کے محرک وہ ملی جذبات تھے جو امام جلیل علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب شرح الصدور فی احوال الموتیٰ والقبور کے مطالعہ کے دوران پیدا ہوتے جو حقیقت میں موتیٰ وقبور کے حالات میں شرح الصدور ہے۔ جو نصیحت آمیز وعبرت انگیز اور ہیبت ناک حالات وواقعات اور حصول فلاح و مراتب کے گرانقدر مبشرات کا مجموعہ ہے۔ اس کے اندازِ ترغیب وترہیب کو دیکھ کر یہ خواہش ہوئی کہ اگر پوری کتاب کو اُردو کا جامہ پہنا دیا جائے تو قوم کے پاس یہ ایک قیمتی سرمایہ بیحد مفید ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ اہلِ سنت کے قلمکاروں میں کسی نے ابھی ایسے اصلاحی مضمون کی جانب توجہ نہیں فرمائی۔ جب کہ مارکیٹ میں جنّت کی کنجی۔ دوزخ کا کھٹکا۔ مرنے کے بعد کیا ہوگا۔ جیسی دوسروں کی کتابیں کثیر تعداد میں شائع ہو کر عوام کے مطالعہ میں آچکی ہیں۔ ہمارا سُنی طبقہ اس موضوع پر شدت سے تشنگی محسوس کر رہا ہے۔

لیکن مجھ جیسے عدیم الفرصت وکم مایہ کے لیے علی الاستعاب اس کتاب کا ترجمہ کر ڈالنا ناممکن کی حد تک دشوار تھا۔ مگر احباب کے پیہم اصرار اور تکمیل جذبہ کی خاطر اس مُبارک کتاب کے اہم مفید اقتباسات کی تدوین شروع کر دی اور رات کے آرام کا حصہ اس کام کے لیے وقف کر دیا... بحمدہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہٖ

Marfat.com

صلی المولیٰ تعالیٰ شرح الصدور کے علاوہ دیگر کتب معتبرہ کے تعاون سے قلیل وقفے میں ایک مسودہ تیار ہو گیا۔ جس کو دیکھ کر خطیب العصر علامہ جلیل حضرت مولانا نظام الدین خاں صاحب قبلہ قادری رضوی نے بیحد پسند فرمایا۔ مگر اپنی اس کج مج تحریر پر خود کو اعتماد و تسکین کیسے حاصل ہو یہ فکر دامنگیر رہی کہ بلا تنقید و تبصرہ کے شائع کر دینا بمصداق مَنْ صَنَّفَ هَدَفَ کے اپنے آپ کو چوگان گاہ میں مرکز نشانہ بنانا ہے لہٰذا کسی مخلص منقد کی تنقید کو ضروری خیال کیا اور اس کے لیے اکابرین میں سے کسی ہستی کو تکلیف دینے کے بجائے میری نگاہ انتخاب اپنے قریبی مرکزی درسگاہ دارالعلوم فیض الرسول براؤں شریف کے صدر المدرسین بدر العلما حضرت علامہ بدر الدین احمد صاحب رضوی کی ذات گرامی پر پڑی۔ جو صاحب تصانیف بھی ہیں اور جن کے ہمراہ چار سال کی مدت تک گلشن اشرفیہ مبارکپور کا دور طالب علمی بھی گزر چکا ہے۔ چنانچہ مولانا موصوف نے نہ صرف اپنے ہی دیکھنے پر اکتفا فرمایا بلکہ تقریباً فیض الرسول کے پورے اسٹاف کو بھی دکھایا اور سب نے بے لوث مخلصانہ تنقیدی نظر سے مطالعہ کیا اور اپنے بیش بہا و مفید مشوروں سے میری راہنمائی فرمائی فَجَزَاهُمُ الْمَوْلیٰ تَعَالیٰ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ جب مسودے کی تیاری کی اطلاع حجت الخلف بقیت السلف جامع معقول و منقول استاذ گرامی حضرت علامہ الحاج الحافظ مبین الدین صاحب قبلہ امروہوی شیخ الحدیث منظر اسلام بریلی کو ہوئی تو حضرت نے بار بار تاکید فرمائی کہ مسودہ مجھے ضرور دکھانا۔ اس لیے بذریعہ رجسٹری موصوف کی خدمت میں حاضر کیا۔ حضرت کا طلب مسودہ سے مقصد یہ تھا کہ اس پر شیخ ملت شہزادہ اعلیٰحضرت حضور مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی کی مبارک تقریظ حاصل کر لی جائے خود میری بھی یہی تمنا تھی مگر یہ کام حضور کے اخلاق کریمہ سے جس قدر آسان تھا اس سے کہیں زیادہ دشوار بھی کیونکہ حضرت کے اوقات مبارکہ نفع رسانی عوام میں اس قدر گھرے ہوتے ہیں کہ صبح سے ۱۲ بجے شب تک خواص کو بدقت موقع میسر ہو پاتا ہے

Marfat.com

اُستادِ محترم بار بار فرماتے گھبراؤ نہیں ۔ دیر آید درست آید۔ الحمدللہ۔ آپ کی کوشش بارآور ہوئی اور حضور مفتی اعظم دامت برکاتہم کے دعائیہ کلمات طیبات حاصل ہو گئے جو اس رسالہ کے لیے باعث صد افتخار ہیں دکسی اور کو شاذونادر ہی یہ شرف حاصل ہوا ہو فالحمدُ للہِ علیٰ ذالک۔

ناقدین حضرات کی تنقیدات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مبیّضہ شروع کیا تو احادیث و واقعات کو صحاح و دیگر کتب معتبرہ کے حوالجات مع قید صفحہ درج کرتا رہا تاکہ خواص وعوام ہر ایک یکساں طور پر مستفید ہو سکیں اور رسالہ کو پانچ ابواب پر منقسم کر دیا مولیٰ تعالےٰ ناچیز کی ان حقیر کاوشوں کو اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل شرف قبول بخشے اور نفع بخش فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہ اجمعین۔

تشکر

بڑی ناحق شناسی ہو گی اگر اپنے کرم فرماؤں کا شکریہ نہ ادا کروں بالخصوص رفیق معظم حضرت مولانا نظام الدین خاں صاحب قادری رضوی جنہوں نے حوالہ کتب کی تتبع و تلاش میں کافی اعانت فرمائی اور استادِ مکرم حضرت علامہ الحاج الحافظ مبین الدین صاحب و حضرت مولانا بدر الدین صاحب رضوی و حضرت مولانا حکیم محمد نعیم الدین صاحب صدیقی و سُلطان القلم حضرت مولانا محمد صابر صاحب نسیم بستوی ان حضرات کی مخلصانہ تنقیدات و تقریظات نے رسالہ کے معنوی حسن وجمال میں چار چاند لگا دیتے ہیں ان تمام محسنین کا انتہائی ممنون ہوں۔ مولیٰ تعالیٰ ان حضرات کی دینی خدمات کو بیش از بیش فرمائے۔ آمین ؎

نازم بسرمایہ فضل خویش ۔۔۔ بدریوزہ آوردہ ام دست پیش

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ ھٰذَا وَاجْعَلْہُ نَافِعًا لِّلْمُسْلِمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الطَّاھِرِیْنَ۔

فقیر ابوالاظہار سخاوت علیخاں رضوی عفی عنہ

۲ رجب المرجب ۱۳۸۵ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا وَّ فَضَّلَ الشُّہَدَاءَ وَالصُّلَحَاءَ عَلٰی عَامَّۃِ الْمَوْتٰی وَجَعَلَ لَہُمُ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَفْضَلِ الْاَنْبِیَاءِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰی الَّذِیْ بَشَّرَ بِاَنَّ لِلشُّہَدَاءِ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْوَاعًا مِّنَ الْفَضَائِلِ الْعُلْیَا وَبِاَنَّ فِیْ دُعَاءِ الْاَحْیَاءِ نَفْعًا لِّلْمَوْتٰی وَعَلٰی اٰلِہِ الْکُمَلَاءِ الْمُجْتَبٰی وَاَصْحَابِہٖ ذَوِی الْفَضْلِ وَالتُّقٰی وَعَلٰی مَنْ تَبِعَہُمْ بِالْاِحْسَانِ اِلٰی یَوْمِ الْجَزَاءِ

اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ یُرْزَقُوْنَ ۝ (پارہ ۴ رکوع ۸)

ترجمہ:۔ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انھیں مردہ نہ خیال کرو۔ بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔ (ترجمہ رضویہ)

شعر

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما!

عزیزو! اور بھائیو!! اس دنیا میں ہر وجود کے لیے عدم اور ہر زندگی کو نیستی یقینی ہے جسے حیات ملی ہے اس کو موت سے ضرور ہمکنار ہونا ہے۔ یوں تو زندگی پانے میں سب لوگ برابر ہیں لیکن ہمارا روزانہ کا مشاہدہ ہے کہ زندگی گزارنے میں ان کے درمیان فرق ہے۔ چنانچہ ایک شخص اس حال میں زندگی بسر کرتا ہے کہ اگر شام کو پیٹ بھر کھانے کا انتظام ہے تو صبح کے لیے محتاجی ہے

Marfat.com

اور دوسرا اس عالم میں ہے کہ اس کی تجوری میں لاکھوں اور کروڑوں کی رقم پڑی ہوئی ہے۔ ایک انسان سردی اور گرمی سے بچنے کے لیے چھپر کے مکان کا محتاج ہے۔ مگر دوسرا اس کے پڑوس میں ہی عالیشان کوٹھیوں اور حویلیوں میں عیش و عشرت کر رہا ہے اگر ایک برسر اقتدار صاحب تخت و تاج ہے تو دوسرا خدمت کا پٹکا کمر میں لگائے ہوئے دروازے پر حکم حاکم کا منتظر ہے یہ تو ظاہری عروج و زوال کا منظر ہے یہاں سے ہٹ کر روحانیت کی طرف نظر ڈالیے تو ایک طرف بُت کدوں میں توہمّات کے پجاری آنکھیں بند کئے ہوتے نظر آرہے ہیں تو دوسری جانب مساجد میں معبود حقیقی کے سامنے خلوص و محبّت سے عابدوں کی پیشانیاں مزے لے لے کر زمین سے چپک رہی ہیں ایک فسق و معصیّت میں ڈوبا ہوا نظر آرہا ہے تو ایک کی پیشانی نورِ عبادت سے جگمگا رہی ہے، ایک کم ہمتی کے سبب مکان میں اہل و عیال کے حلقے میں اعزّہ و احباب کی نظروں کے سامنے بستر مرگ پر کراہ کراہ کر بیوی بچوں پر پیار و محبّت کی نگاہ ڈالتے ہوئے نصیحت و وصیّت کرتے ہوتے زندگی کا آخری سفر کر رہا ہے یار و احباب اپنے کاندھوں پر سوار کر کے احتیاط و حفاظت سے قبر میں دفن کر دیتے ہیں۔ مگر دوسری جانب ایک انسان اپنے اعزّہ و احباب، بیوی بچوں سے دور، وطن سے دور معرکۂ جنگ میں کفار و مشرکین کی للکار کا جواب دے رہا ہے، اعلاءِ کلمۃ الحق کے لیے سر دھڑ کی بازی لگا رہا ہے اور عزم و استقلال کے ساتھ پرچم اسلام لیے ہوتے میدان میں مردانہ وار باطل کی آہنی دیواروں سے ٹکرا کر زندگی کی آخری سانس اور خون کا آخری قطرہ حمایت دین پر قربان کر رہا ہے نہ تو وہاں پر غمخواری کے لیے اعزّہ و احباب ہیں نہ رنج و الم کے آنسو بہانے والے اہل و عیال ہیں۔ لاش خاک و خون میں لت پت بے گور و کفن میدان میں پڑی ہوتی ہے۔

حیات و ممات کا یہ تفاوت تو ہم شب و روز مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان کی زندگی میں نہ تو دنیوی اعتبار سے

Marfat.com

برابری ہے نہ مذہبی حیثیت سے اور نہ موت و حیات کے اعتبار سے تو کیا مرنے کے بعد سب یکساں حالت میں ہو جائیں گے؟ ہرگز نہیں یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے جو جیسا عمل کرے گا اسی اعتبار سے وہ جزا کا مستحق ہوگا۔ چنانچہ قرآن کریم کی آیۂ مبارکہ اسی فرقِ مراتب کی طرف اشارہ فرما رہی ہے کہ دنیا کے اندر زندہ رہنے میں تو سب برابر ہیں مگر طرزِ زندگی جُدا جُدا ہے۔ اسی طرح موت تو سب کو آئے گی لیکن جو حالات مرنے کے بعد پیش آئیں گے ان میں فرق و امتیاز ہوگا۔ ایک جماعت اللہ کے محبوبوں اور شہیدوں کی ہے جن کی ایک خاص امتیازی شان ہے ان کی موت کا یہ عالم ہے کہ صرف وعدۂ الٰہیہ پورا ہونے کے لیے ان پر موت طاری ہوتی ہے پھر اِس موت کے بعد ان کے لیے حیات ہی حیات ہے بلکہ ان کی حیات برزخی حیاتِ دنیوی سے بدرجہا بہتر ہے افضل ہے اِن کی روحانی قوت اور بڑھ جاتی ہے وہ جنت کی سیر و تفریح بھی کرتے ہیں اور دُنیا والوں کی امداد و اعانت بھی۔ اِن کی زندگی کا یہ عالم ہے کہ قرآن فرماتا ہے۔ اے لوگو! میرے ان محبوبوں کو مردہ کہنا تو درکنار ان کے مردہ ہونے کا اپنے دِل میں خیال بھی نہ کرو ہاں یہ بات اور ہے کہ ان کی زندگی کو تم اپنے شعور کی خامی اور عقل کی کمزوری کے باعث سمجھ نہیں سکتے۔

حیاتِ شہدائے کے متعلق اِسلامی عقیدہ یہ ہے کہ شہداء کی برزخی زندگی جسمانی ہے کیوں کہ رُوح تو ہر مومن، مشرک اور ہر عاصی و مطیع کی زندہ رہا کرتی ہے پھر قرآنِ مجید کا شہداء کی حیات کو اس شد و مد کے ساتھ بیان فرمانا اور انہیں مردہ کہنے بلکہ مردہ خیال کرنے سے بھی روکنا اور انہیں رزق دیئے جانے کا اعلان کرنا کوئی معنی ضرور رکھتا ہے ورنہ رُوح کی حیات میں تو سب مساوی ہیں شہداءؔ کی اس میں کیا تخصیص ہے لہذا ثابت ہوا کہ شہداء کی زندگی جسمانی زندگی ہے۔ غور کیجئے کہ جب شہداء کی یہ شان ہے تو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شانِ حیات کیا ہوگی۔ اب ہم یہاں سے انبیاء علیہم السلام اور شہداء کی زندگیوں کے متعلق الگ الگ بابوں میں مدلل بیان کریں گے۔

Marfat.com

پہلا باب

حیاتِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

انبیاء کو بھی اجل آنی ہے ۔ مگر ایسی کہ فقط آنی ہے
پھر اسی آن کے بعد انکی حیات ۔ مثل سابق وہی جسمانی ہے
رُوح تو سب کی ہے زندہ انکا ۔ جسم پُر نور بھی رُوحانی ہے
یہ ہیں حیّ ابدی اِن کو رضا ۔ صدقِ وعدہ کی قضا مانی ہے

(اعلیحضرت امام احمد رضا)

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام بالخصوص رحمت للعلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیاتِ حقیقی جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں، اپنی نورانی قبروں میں اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں، گوناگوں لذتیں حاصل کرتے ہیں، سنتے ہیں دیکھتے ہیں جانتے ہیں کلام فرماتے ہیں اور سلام پیش کرنے والوں کو جواب دیتے ہیں چلتے پھرتے اور جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں، جس طرح چاہیں تصرفات فرماتے ہیں، اپنی اُمتوں کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں اور مستفیضین کو فیوض و برکات پہنچاتے ہیں اس عالم دنیا میں بھی اِن کے ظہور کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ بہت سے خوش نصیبوں نے بارہا ان کے جمال جہاں آرا کی زیارت کی اور ان کے انوار سے مستنیر ہوتے

زمین کو انبیاء کا جسم حرام ہے مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے کہ حضورِ اکرم سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دِن مجھ پر بکثرت درُود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درُود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسُول اللہ جب تک آپ زندہ ہیں اس وقت تک تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ آپ کی خدمت میں ہمارا درُود پیش کیا جاتا ہے لیکن یارسُول اللہ جب آپ انتقال فرمائیں گے۔

Marfat.com

اور قبر میں آپ کا جسم مقدس بوسیدہ ہو جائے گا۔ تو اس وقت کس طرح ہمارا درود آپ تک پہنچے گا۔ یہ سن کر سرکار نے ارشاد فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ[1] ۝

ترجمہ:۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے زمین پر کہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو خراب کرے لہذا اللہ کے نبی زندہ ہیں اور روزی دیئے جاتے ہیں۔

۲۔ ابو یعلی نے اپنی مسند میں اور بیہقی نے اپنی حیات الانبیاء میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِہِمْ یُصَلُّوْنَ

ترجمہ:۔ انبیائے کرام علیہم السلام اپنی (نورانی) قبروں میں زندہ ہیں اور وہاں نماز پڑھتے ہیں۔ (انباء الاذکیاء)

موسیٰ علیہ السلام

۳۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِہٖ مَرَّ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَھُوَ یُصَلِّیْ ۝ فِیْ قَبْرِہٖ (رواہ مسلم۔ انباء الاذکیا)

ترجمہ:۔ امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم شب معراج موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے وہ اپنے مزار میں نماز پڑھ رہے تھے

ابن بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

---

[1] مشکوٰۃ باب الجمعہ ۱۲

۴۔ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسٰى قَائِمٌ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَإِذَا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَائِمٌ يُصَلِّي وَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ قَائِمٌ يُصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهٗ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَأَمَمْتُهُمْ (انباء الاذکیاء)

ترجمہ:۔ بے شک میں نے اپنے آپ کو انبیاء علیہم السلام کی جماعت میں دیکھا۔ ناگاہ موسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے تھے ہلکے بدن اور گھونگھر یالے بالوں والے ہیں گویا وہ قبیلہ شنوٰۃ کے لوگوں میں سے ہیں اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا سامنا ہوا تو وہ (بھی) نماز میں کھڑے تھے اور یوں ہی ابراہیم علیہ السلام نماز میں کھڑے تھے ان کے ہم شکل سب سے زیادہ تمہارے آقا ہیں۔ (اس سے حضور نے اپنی ذات پاک مراد لی ہے) پھر نماز کی تیاری ہوئی میں نے انبیاء کرام کی امامت کی۔

دربارِ محبوب اور ہمارا درود

۵۔ امام اصبہانی نے ترغیب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی کہ جو شخص جمعہ کے دن اور جمعہ کی شب میں مجھ پر سو بار درود بھیجے اس کی سو حاجتیں پوری ہوں گی۔ ستر ضرورتیں آخرت کی اور تیس ۳۰ دنیا کی پھر اللہ تعالیٰ اس درود شریف پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا جو اس درود کو قبر میں میرے سامنے پیش کرے گا جس طرح تمہارے سامنے ہدیے پیش کئے جاتے ہیں

إِنَّ عِلْمِي بَعْدَ مَوْتِي كَعِلْمِي فِي الْحَيَاتِ

بیشک میرا علم وصال کے بعد ایسا ہی ہے جیسے دنیا کی زندگی میں ہے۔

۶ عَنْ عَمَّارٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى مَلَكًا أَعْطَاهُ السَّمَاعَ الْخَلَائِقِ قَائِمٌ عَلٰى قَبْرِيْ فَمَا مِنْ أَحَدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ صَلٰوةً إِلَّا بَلَّغَنِيْهَا

Marfat.com

ترجمہ:۔ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ایسا ہے کہ اس کو تمام مخلوق کی باتیں سننے کی طاقت بخشی گئی ہے وہ فرشتہ میری قبر کے پاس کھڑا رہے گا۔ تو جو کوئی مجھ پر درود بھیجے گا۔ وہ فرشتہ مجھ تک پہنچاتا رہے گا۔ (انباء الاذکیاء للسیوطی)

مزار پاک سے اذان کی آواز

۷۔ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ لَمْ اَزَلْ اَسْمَعُ الْاَذَانَ وَالْاِقَامَةَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَّامَ الْحَرَّةِ حَتّٰی عَادَ النَّاسُ

ترجمہ:۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جنگ حرہ (یعنی جب یزیدی فوج نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کی تھی) مسجد نبوی شریف میں صرف میں ہی تھا اور ہر نماز کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مزار پاک سے میں اذان اور اقامت کی آواز سنتا تھا۔

عیسیٰ علیہ السلام

۸۔ ابو یعلیٰ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیَنْزِلَنَّ عِیْسَى بْنُ مَرْیَمَ ثُمَّ لَئِنْ قَامَ عَلٰى قَبْرِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ لَاُجِیْبَنَّهٗ (انباء الاذکیاء)

ترجمہ:۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ حضورؐ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ عیسیٰ بن مریم ضرور (آسمان سے) نازل ہوں گے۔ اس کے بعد اگر وہ میری قبر پر آ کر یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہہ کر پکاریں تو

Marfat.com

میں انھیں ضرور جواب دوں گا۔
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم و دیگر انبیاء کرام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات جسمانیہ مبارکہ کے ثبوت میں جنت کے آٹھ ابواب کے عدد کی مطابقت میں آٹھ مبارک حدیثوں کے ذکر پر اکتفاء کرتا ہوں جن سے آفتاب نیم روز کی طرح ثابت ہو گیا کہ یہ مقدس ہستیاں زندہ جاوید ہیں۔ اور عبادت الٰہیہ میں مشغول ہیں اور بالخصوص سرکار دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم درود شریف پیش کرنے والے امتیوں کے درود کو سنتے اور سلاموں کا جواب عنایت فرماتے ہیں۔
اب دلائل کے اخیر میں حجت تامہ قائم کرنے کے لیے دیوبندی مکتبہ فکر کی دو مسلمہ اور متفقہ کتابوں کی عبارات کا نقل ضروری خیال کرتا ہوں۔
المہند ص ۱۳ عِنْدَنَا وَعِنْدَ مَشَائِخِنَا حَضْرَةُ الرِّسَالَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حَيٌّ فِيْ قَبْرِهِ الشَّرِيْفِ وَحَيٰوتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دُنْيَوِيَّةٌ مِنْ غَيْرِ تَكْلِيْفٍ وَهِيَ مُخْتَصَّةٌ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَبِجَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَالشُّهَدَاءِ لَا بَرْزَخِيَّةٌ كَمَا هِيَ حَاصِلَةٌ لِسَائِرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بَلْ لِجَمِيْعِ النَّاسِ (المہند عربی)
ترجمہ:۔ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات (زندگی) دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہدا کے ساتھ، برزخی نہیں جو کہ حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو۔ (المہند اردو)
دیکھا آپ نے المہند کی مذکورہ عبارت میں نہ صرف خاتم النبیین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم بلکہ تمام انبیاء کرام و شہدا اسلام کی دُنیا کی سی زندگی کا صاف صاف

Marfat.com

لفظوں میں اقرار ہے سچ ہے حق وہ ہے جو سر پر چڑھ کر بولے ؎

اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ

شاہ ولی اللہ صاحب

فیوض الحرمین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب[1] کی وہ کتاب ہے جس میں انھوں نے دربارِ خداوندی و دربارِ نبوی سے فیوض و برکات حاصل ہونے کا تذکرہ کیا ہے ذیل کی عبارات اِسی کتاب سے اخذ شدہ ہیں۔ فرماتے ہیں۔

لَمَّا دَخَلْتُ الْمَدِيْنَةَ الْمُنَوَّرَةَ زُرْتُ الرَّوْضَةَ الْمُقَدَّسَةَ عَلٰى صَاحِبِهَا اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمَاتِ رَأَيْتُ رُوْحَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ظَاهِرَةً بَارِزَةً لَا فِيْ عَالَمِ الْاَرْوَاحِ فَقَطْ بَلْ فِي الْمِثَالِ الْقَرِيْبِ مِنَ الْحِسِّ (فیوض الحرمین ص ۲۸)

ترجمہ:۔ جس وقت میں مدینۂ منوّرہ میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضۂ مقدسہ کی زیارت کی تو آپ کی رُوحِ مُبارک و مقدس کو ظاہر میں کھلم کھلا دیکھا صرف عالم ارواح میں نہیں بلکہ عالمِ مثال میں ان آنکھوں سے قریب۔

دُوسری جگہ فرماتے ہیں۔

وَرَأَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ اَكْثَرِ

---

[1] کس قدر افسوس کی بات ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی اور ان کے بعض متبعین شاہ ولی اللہؒ اور امام ربانی حضرت مجددِ الفِ ثانی قدس سرہٗ النورانی کے ناموں کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ یا کوئی دعائیہ کلمہ نہیں لکھتے حالانکہ تمام اہلِ سنت کا معمول ہے کہ جب کسی بزرگ کا نام لکھتے ہیں تو ساتھ دعائیہ کلمات میں سے کوئی تحریر کرتے ہیں۔ خدا جانے مذکورہ بریلوی حضرات کو ان بزرگوں سے کیا کدورت ہے واللہ تعالےٰ اس سے محفوظ رکھے۔ (ناشر)

Marfat.com

الأُمُورِ بِيَدِي لِي صُورَتُهُ الكَرِيمَةُ الَّتِي كَانَ عَلَيْهَا مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ اِنِّي طَامِعٌ الهِمَّةَ إِلَى رُوحَانِيَّةٍ لَا إِلَى جِسْمَانِيَّةٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَتَسَقَّطْتُ أَنَّ لَهُ خَاصِيَّةٌ مِنْ تَقْوِيمِ رُوحِهِ بِصُورَةِ جَسَدِهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَأَنَّهُ الَّذِي أَشَارَ إِلَيْهِ بِقَوْلِهِ إِنَّ الأَنْبِيَاءَ لَا يَمُوتُونَ وَأَنَّهُمْ يُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ فِي قُبُورِهِمْ وَأَنَّهُمْ أَحْيَاءٌ إِلَى غَيْرِ ذَالِكَ

(فیوض الحرمین صفحہ ۲۸)

ترجمہ:۔ دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اکثر امور میں بار بار اصلی صورت مقدسہ میں حالانکہ میری پوری خواہش یہ تھی کہ حضورؐ کو میں عالمِ روحانیت میں دیکھوں نہ کہ جسمانیت میں پس میں سمجھ گیا کہ یہ آپ کا خاصہ ہے کہ رُوح کو صُورتِ جسم میں فرمادیں اور یہ وہی بات ہے جس کی طرف حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اشارہ فرمایا ہے کہ انبیاء مرتے نہیں (بلکہ زندہ رہتے ہیں) اور قبروں میں نماز پڑھتے اور حج کیا کرتے ہیں اور وہ زندہ ہیں وغیر ذالک۔

غور کیجئے کہ حضرت شاہ صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زندۂ جاوید ہونے کو مانتے ہیں اور حیاتِ طیبہ مبارکہ کے ثبوت میں حدیث پاک میں برہان بھی قائم کر رہے ہیں اور خود زیارتِ مقدسہ سے بارہا فیضیاب ہونے کا اقرار فرما رہے ہیں کسی نے سچ کہا ہے۔

شعر

وہ زندۂ جاوید نبی زندہ رہے گا۔
اور اس سے جو انکار کرے بوجہلی ہے

حضورؐ کا ملاحظہ فرمانا

اسی فیوض الحرمین میں محدث صاحب اور آگے

Marfat.com

دوسرے مشہد میں بیان فرماتے ہیں کہ

لَمْ یَزَلْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَا یَزَالُ مُتَوَجِّھًا اِلَی الْخَلْقِ مُقْبِلًا اِلَیْھِمْ بِوَجْھِہٖ (فیوض الحرمین صفحہ ۳۰)

ترجمہ:۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ مخلوق کی جانب چہرۂ مبارکہ فرماتے رہیں گے۔

لہٰذا آپ حیاتِ جسمانیہ کے ساتھ زندہ رہنے کے زیادہ حق دار ہیں۔ کیونکہ آپ رحمت للعٰلمین ہیں۔

شعر

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

اعلیحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اِس شعر کا ترجمہ فرمایا ہے۔ ملاحظہ کریں۔

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں — شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے — پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

شاہ صاحب اور آگے چل کر فرماتے ہیں کہ

رَاَیْتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَنْشَرِحُ اِنْشِرَاحًا عَظِیْمًا لِمَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ اَوْ مَدَحَہٗ وَرَاَیْتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بَارِزًا مُفِیْضًا فَیْضَ الصُّحْبَۃِ کَمِثْلِ الْمَشَائِخِ الصُّوْفِیَّۃِ فِیْ مَجَالِسِ الْاِفَاضَۃِ وَاَنَا بَیْنَ یَدَیْہِ (فیوض الحرمین صفحہ ۳۲)

ترجمہ:۔ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو دیکھا کہ جب کوئی آپ کی خدمت میں درود پاک کا تحفہ بھیجتا ہے یا نعت پاک پیش کرتا ہے تو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضرین بارگاہ کو خوانِ نعمت سے

Marfat.com

کھلم کھلا فیضیاب فرماتے ہیں جیسے کہ صوفیا حضرات اپنی مجلسوں میں فیض ربانی فرماتے ہیں اور ہیں حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حضور کے رُوبرو حاضر تھا۔

امام بیہقی کی حیات الانبیا۔ اور علامہ جلال الملۃ والدین جلال الدین سیوطی کی انباء الاذکیا سے نقل کردہ احادیث مبارکہ اور مذکورہ دونوں کتابوں المہند و فیوض الحرمین کی عبارات سے واضح طور پر حیاتِ طیبہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کا ثبوت ہو چکا۔ ان تصریحات کے باوجود کوئی ہٹ دھرم ہی ہوگا۔ جس کو شک و شُبہ باقی رہ جاتے یا بطورِ بغض و عناد انکار کی مجال کر سکے ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ

ناخلف حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی نے فیوض الحرمین کے اندر کس قدر کھلے الفاظ میں حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت پاک کو بیان کیا اور حیاتِ جسمانیہ کا اقرار کیا۔ اور حدیث شریف سے استدلال لاتے ہیں مگر انھیں کے خاندان کا انکا ایک ناخلف پوتا اسماعیل دہلوی ہے۔ جس نے تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰ پر حضور علیہ السلام کو مردہ بتایا اور اپنے اِس گندے خیال کی نسبت سرکار کی طرف کردی۔ یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں معاذ اللہ۔ نعوذ باللہ۔ معمولی پڑھا لکھا انسان جانتا ہے کہ مٹی میں ملنا تباہ و برباد ہو جانے، سڑ گل جانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے حالانکہ حضور ارشاد فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ

کہ اللہ تعالےٰ نے زمین کو حرام فرمایا کہ وہ انبیاء کے اجسام (طیبہ) کو کوئی گزند پہنچاتے۔

Marfat.com

ایک جانب یہ صریح حدیث ہے دوسری جانب تقویۃ الایمان کی عبارت ہے دیکھئے کس قدر فرمان نبی کی مخالفت کر رہی ہے کم از کم یہ شخص اپنے دادا کی فیوض الحرمین ہی کا اگر مطالعہ کر لیتا تو باپ دادا کی مخالفت تو نہ لازم آتی۔

شعر

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو
پھر پسر لائق میراث پدر کیونکر ہو

جسم اطہر کے ساتھ حضور کی تشریف آوری

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب درثمین میں تحریر فرماتے ہیں کہ

أَخْبَرَنِي وَالِدِي أَنَّهُ كَانَ مَرِيضًا فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ فَقَالَ كَيْفَ حَالُكَ يَا بُنَيَّ ثُمَّ بَشَّرَهُ بِالشِّفَاءِ وَأَعْطَاهُ شَعْرَتَيْنِ مِنْ شُعُورِ الْحَيَاتِهِ فَتَعَافَى مِنَ الْمَرَضِ فِي الْحَالِ وَبَقِيَتِ الشَّعْرَتَانِ عِنْدَهُ فِي الْيَقْظَةِ فَأَعْطَانِي أَحَدَهُمَا فَهِيَ عِنْدِي

ترجمہ:۔ شاہ ولی اللہ صاحب اپنے والد ماجد شاہ عبدالرحیم صاحب علیہ الرحمۃ کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ میں بیمار تھا جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرم فرمایا اور خواب میں زیارت کے شرف سے نوازا اور مجھ سے حال دریافت فرمایا کہ بیٹا کیسی طبیعت ہے۔ شفایابی کی بشارت دے کر دو موئے مبارک اپنی ریش پاک سے عطا فرمائے میں اسی وقت تندرست ہو گیا۔ سارا مرض دور ہو گیا۔ اور دو عدد بال شریف جو حضور نے عنایت فرمائے تھے بیداری کے بعد اُن کے پاس موجود رہے پھر حضرت والد صاحب نے ایک بال شریف مجھ کو عنایت فرمایا جو میرے پاس اب تک موجود ہے۔

Marfat.com

انفاس العارفین میں شاہ ولی اللہ صاحب نے اس واقعہ کو مفصل طور پر تحریر فرمایا ہے اس میں سینہ پاک سے پلٹانے اور درازی عمر کی دعا وغیرہ کا بھی ذکر ہے۔

(الاستشفاء والتوسل صفحہ ۹۴)

موئے مبارک کا اعجاز حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب ان موئے مبارک کے خواص و اعجاز کے بیان میں فرماتے ہیں کہ دونوں موئے مبارک آپس میں لپٹے ہوتے رہتے تھے۔ لیکن جب درود پاک پڑھا جاتا تو دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے

دوسرے یہ کہ ایک مرتبہ تین منکر امتحان کے لیے آئے میں نے ان کی بے ادبی اور گستاخی کی وجہ سے دیکھنے کی اجازت نہیں دی۔ بہت بحث و مباحثہ کے بعد جب دونوں موئے مبارک کو باہر دھوپ میں نکالا گیا تو فوراً بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا حالانکہ سخت گرمیوں کا زمانہ تھا۔ بادل کا کہیں نام و نشان تک نہ تھا۔ یہ منظر دیکھ کر ان تینوں میں سے ایک نے بے ادبی و گستاخی سے توبہ کر لی لیکن اس کے دو ساتھیوں نے کہا کہ یہ اتفاقی بات ہے کہ بادل ظاہر ہو گیا۔ لیکن جب دوبارہ باہر لے جایا گیا تو فوراً پھر ابر نے ظاہر ہو کر سایہ کر لیا اس مرتبہ ان دونوں میں کا ایک توبہ کر کے راہِ راست پر آگیا۔ مگر ایک اب بھی بولا کہ یہ امر اتفاقی ہے۔ جب تیسری مرتبہ پھر دھوپ میں موئے مبارک کو لایا گیا تو اس بار بھی ابر نے ظاہر ہو کر سایہ کر لیا۔ اب اس تیسرے شخص نے بھی بے ادبی اور گستاخی سے توبہ کر کے راہِ ہدایت اختیار کی فالحمدُ للہِ علیٰ ذالک

تیسرا اعجاز یہ ہے کہ ایک مرتبہ کثیر تعداد میں لوگ موئے مبارک کی زیارت کے لیے میرے پاس آئے میں نے چاہا کہ قفل کھول کر موئے مبارک نکالوں مگر باوجود پوری کوشش کے قفل نہ کھلا مراقبہ کرنے پر پتہ چلا کہ اس مجمع میں کوئی جنب (ناپاک) ہے۔ فوراً میں نے سب کو طہارت کا حکم دیا جب وہ ناپاک شخص بھی باہر گیا اب قفل کو جو ہاتھ لگایا تو آسانی سے کھل گیا اور سب نے زیارت کا شرف حاصل کیا۔

(الاستشفاء والتوسل صفحہ ۹۵)

Marfat.com

سبحان اللہ اِس نورانی بیان کے سننے سے ایمان تازہ ہوجاتا ہے لیکن

شعر
آنکھ والا تیرے جلووں کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

جس کے قلب کا ایمانی بلب شارٹ ہوچکا ہو قلب ظلمت کدہ بن چکا ہو اُس کے سامنے لاکھوں انوار ساطعہ و براہین قاطعہ موجود ہوں کوئی فائدہ نہیں حاصل ہو سکتا۔ حجت اور دلیل کی ٹانگیں لڑایا ہی کرے گا۔ مگر جس کا دِل ایمان و محبت سے لبریز ہے وہ تو یہی کہے گا۔

شعر
حجت کو چھوڑ چشمِ عقیدت سے دیکھ لے
زندہ ہے بال بال رسُولِ کریم کا

نورانی مصافحہ علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفا میں بیان فرماتے ہیں کہ امام اجل قطب اکمل حضرت سیّد احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالٰے عنہ ہر سال حاجیوں کے واسطے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت پاک میں سلام کا ہدیہ بھیجتے۔ جب خود حج کے لیے گئے اور روضۂ مقدسہ پر حاضری ہوئی تو مزار پاک کے قریب کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ . . . . یارسُول اللہ جب تک دُور تھا تو اپنی رُوح بھیج دیتا تھا۔ تاکہ حاضر ہو کر میری نیابت میں زمین بوس ہوا کرے لیکن اس مرتبہ جسم کی باری ہے کہ وہ خود حاضر ہوا لہٰذا اب یہ عرض ہے کہ یارسُول اللہ دست مُبارک کو مزار پُر انوار سے باہر نکالیے تاکہ میں بوسہ دوں حضرت احمد کبیر رفاعی رضی اللہ عنہ کا یہ عرض کرنا تھا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم کا مُبارک ہاتھ مزار پاک سے باہر ظاہر ہوا اور شیخ احمد کبیر رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر مصافحہ اور دست بوسی سے شرف حاصل کیا۔ (ابر المقال صفحہ ۲۲ امام احمد رضا)

علامہ جلال الدین سیُوطی نے فرمایا کہ جس وقت یہ واقعہ ہوا ہے اس وقت نوّے ہزار آدمیوں کا مجمع مشاہدہ کر رہا تھا جس سے ایک ہل چل پڑ گئی۔[1]

(حاشیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

کہاں ہیں وہ لوگ جو سرکار ابد قرار سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ معاذاللہ حضور مر کر مٹی میں مل گئے اور حضورؐ ہم ہی جیسے ہیں ان کے لیے حضرت احمد کبیرؒ کا یہ واقعہ جس پر فرشتوں کو بھی رشک آگیا ہوگا۔ قابل نصیحت و باعثِ عبرت ہے۔

باطل حدیث اللہ کے ولی محبوب بارگاہ ایک مرتبہ ایک شیخ الحدیث کے درس میں تشریف لائے تو شیخ الحدیث نے ایک حدیث پڑھنی شروع کی اور کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ:۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمایا ہے۔

تو ان اللہ والے بزرگ نے فرمایا یہ حدیث باطل ہے سرکار نے ہرگز یوں نہیں فرمایا وہ شیخ الحدیث بولے کہ آپ نے ایسا کیوں فرمایا اور آپ کو کس طرح پتہ چلا کہ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان نہیں ہے ان بزرگ نے جواب دیا

ھٰذَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ عَلٰی رَاسِکَ یَقُوْلُ اِنِّیْ لَمْ اَقُلْ ھٰذَا الْحَدِیْث

ترجمہ:۔ یہ دیکھو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمہارے سر پہ کھڑے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ میں نے ہرگز یہ حدیث نہیں کہی۔

محدث صاحب یہ سُن کر حیران رہ گئے تو ان بزرگوں نے فرمایا کیا تم بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنا چاہتے ہو تو لو دیکھ لو۔ چنانچہ جب محدث صاحب نے نظر اوپر اٹھائی تو حضورؐ کو تشریف فرما دیکھا اور دیدار سراپا انوار سے مشرف ہو گئے۔ (فتاویٰ حدیثیہ صفحہ ۲۱۲)[1]

بلاشبہ ہمارے حضور حاضر ناظر ہیں مگر دیکھ لینا ہر شخص کی نگاہ کا کام نہیں

---

[1] یہ واقعہ مولانا محمد زکریا صاحب نے بھی فضائل حج میں درج کیا ہے (ناشر) ۱۲

Marfat.com

اولیاء کرام بزرگانِ دین جن کی نگاہوں سے حجابات اُٹھ چکے ہیں وہ حضرات سرکار کے دیدار سراپا انوار سے ہمہ وقت، فیضیاب ہوتے رہتے ہیں چنانچہ امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ میزان شریعۃ الکبریٰ میں فرماتے ہیں کہ عارف باللہ ابو الحسن شاذلی اور ان کے شاگرد ابو العباس مرسی رحمہما اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

لو احتجبت رؤیۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طرفۃ عین ما اعددنا انفسنا من جملۃ المسلمین

ترجمہ:۔ اگر ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہم سے چھپ جائیں تو ہم اپنے کو مسلمان ہی نہ سمجھیں۔
(العذاب الشدید صفحہ ۱۲۶)

غور کیجئے کہ بزرگانِ دین کا یہ حال ہے کہ بہت سے محبین ایسے ہیں کہ جو ہمہ وقت حضور کی زیارت سے مشرف ہوتے رہتے ہیں اور ایک پلک مارنے کی بھی غَیبُوبَت یہ حضرات اپنے لیئے روا نہیں رکھتے۔

آدھی روٹی شیخ ابو الخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا پانچ دن گزر گئے مگر کوئی چیز کھانے کو نہ ملی گنبد خضریٰ پر حاضری دی۔ مزار پاک کے قریب کھڑے ہو کر حضور کی بارگاہ بیکس پناہ میں سلام کا نذرانہ پیش کیا اس کے بعد سیّدنا ابوبکر صدیق۔ اور سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں ہدیۂ سلام پیش کیا اور حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ۔۔۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آج کی رات میں حضور کا مہمان ہوں۔ یہ درخواست پیش کر کے مسجد نبوی میں ممبر کے قریب آکر سو گیا۔

فرایتہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی المنام وابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن یمینہ وعمر رضی اللہ عنہ عن شمالہ وعلی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ بین یدیہ

نحرکنی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وقال لی قم فقد جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقمت الیہ وقبلت بین عینیہ فدفع الیّ رغیفا فاکلت نصفہ وانتبہت وفی یدی واللہ نصفہ (روضۃ الریاحین للیافعی مصری صفحہ ۱۲۴)

ترجمہ:۔ میری قسمت جاگی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ سرکار تشریف لائے آپ کی داہنی جانب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور بائیں جانب فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور آگے آگے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اُٹھ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں میں فوراً اٹھا اور بارگاہ میں حاضر ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی مقدس پیشانی کو بوسہ دیا سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی ابھی نصف روٹی کھا پایا تھا کہ بیدار ہو گیا۔ لیکن خدا کی قسم بیدار ہونے پر روٹی کا آدھا حصہ میرے ہاتھ میں موجود تھا۔

سبحان اللہ! کیوں نہ ہو کہ شیخ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی درخواست کو قاسم نعمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں پیش کیا تھا جس دربار کی شان یہ ہے کہ

شعر

لَاوَرَبِّ العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی (امام احمد رضا)

گدا کی جھولی تنگ ہو جاتی ہے لیکن داتا کی عطائیں کمی نہیں۔ جس کو جو کچھ ملتا ہے سرکار ہی کے دربار سے تقسیم ہو کر ملتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ

انما انا قاسم واللہ یعطی — رب دیتا ہے اور میں بانٹتا ہوں۔

شعر

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم
دیتا رب ہے دلاتے یہ ہیں! (امام احمد رضا)

خوش قسمت دیہاتی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے تین دن بعد ایک اعرابی آتے اور مزار پاک پر گر پڑے اس کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالتے تھے اور کہتے تھے کہ یار سول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ نے جو کچھ اپنے رب سے سُنا وہ میں نے آپ سے سُنا اور جو کچھ آپ نے خدا سے یاد کیا میں نے آپ سے یاد کیا اور اس میں سے یہ آیت کریمہ بھی ہے کہ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (پ۵ ع)

ترجمہ:۔ اگر لوگ اپنی جانوں پر (گناہ کر کے) ظلم کر لیں اور اے محبوب تمہارے دربار میں حاضری دیں اور اللہ تعالےٰ سے بخشش چاہیں اور ان کے لیئے رسول شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

یار سول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے اور شفاعت کی بھیک مانگنے آیا ہوں آپ میرے لیے بخشش کی شفاعت فرما دیجئے فوراً مزار پاک سے آواز آئی تیری مغفرت ہو گئی (راحت القلوب صفحہ ۲۲۴) اس بشارت عظمیٰ کو سُن کر وہ دیہاتی مسرت اور شادمانی کے عالم میں زبانِ حال سے یہ کہتا جاتا تھا کہ

شعر

مجرم بلائے آئے ہیں جاؤاک ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

سُلطان نورالدین زنگی ۵۵۷ھ کا واقعہ ہے کہ سُلطان نورالدین زنگی نے ایک رات میں تین مرتبہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ سرکار دو آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں کہ جلد آؤ اور یہ دو آدمی جو کھڑے ہیں ان کے فتنہ سے مجھ کو بچاؤ سُلطان نے اپنی دانائی سے سمجھ لیا کہ معلوم ہوتا ہے

مدینہ طیبہ میں کوئی عجیب وغریب واقعہ رونما ہوا ہے لہذا مجھے فوراً وہاں حاضری دینی چاہیئے چنانچہ اسی وقت رات کے آخری حصّے میں تیز رفتار سانڈنیوں پر سوار ہو کر اپنے بیس خاص آدمیوں کو ہمراہ لے کر روانہ ہو گئے اور اپنے ساتھ کافی مال و دولت لے لیا لگاتار سفر کر کے سولہویں دن ملک شام سے مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر ان دونوں ملعونوں کے حاضر کرنے کی ایک تدبیر نکالی۔ اعلان کرا دیا کہ مدینہ طیبہ کا ایک ایک باشندہ سلطان کے دربار میں حاضر ہو کر سلطانی جود و کرم سے حصّہ لے جاتے ہر شخص باری باری سلطان سے ملتا اور مالا مال ہو کر رخصت ہوتا مگر ان آنے والوں میں کسی کو اس شکل کا نہ پایا جن کو سرکار نے خواب میں دیکھایا تھا۔ بادشاہ نورالدین نے کہا کہ کوئی ایسا شخص تو نہیں باقی رہ گیا جو حاضر نہ ہوا ہو حاضرین نے عرض کیا کہ مدینہ کے باشندوں میں تو کوئی حاضری سے نہیں رہ گیا ہاں دو مغربی عابد و زاہد ہیں جو رات دن عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ کسی سے بات چیت بھی نہیں کرتے ان کو دُنیا اور اس کے ساز و سامان سے کوئی تعلق نہیں وہ البتہ اب تک نہیں حاضر ہوتے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ ان دونوں کو بھی لایا جائے جب وہ آئے تو بادشاہ نے پہلی ہی نظر میں پہچان لیا کہ یہی ہیں جن کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اشارہ فرمایا ہے بادشاہ نے دریافت کیا تم سب کہاں رہتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حجرہ شریف کے پچھمی جانب رہتے ہیں۔ جب سلطان نے اتنا دریافت کر لیا تو ان کو اسی جگہ چھوڑا اور خود اس مکان میں پہنچا جس میں وہ دونوں مقیم تھے دیکھا کہ دو قرآن مجید طاق میں رکھے ہیں اور چند کتابیں وعظ و نصیحت کی رکھی ہوئی ہیں ایک طرف غرباء و مساکین کو دینے کے لیے کچھ غلّہ رکھا ہوا ہے اور سونے کی جگہ پر ایک چٹائی پڑی تھی سلطان نے چٹائی اٹھائی تو وہاں پر ایک گہرا گڑھا نظر آیا جو سرکار کی خوابگاہ کی طرف کھدا ہوا ہے اور اس کے ایک گوشے میں چمڑے کے دو تھیلے رکھے پاتے کہ رات کو مٹی اس میں بھر کر بقیع کی طرف میں لے جا کر ڈالتے تھے یہ منظر دیکھ کر سلطان نورالدین کانپ اٹھے۔ ان دونوں کو

Marfat.com

بلا کر ڈرایا دھمکایا اور دریافت کیا کہ ایسی نازیبا حرکت کیوں کی ۔ دونوں نے اقرار کیا۔ کہ ہم عیسائی ہیں ہم کو عیسائیوں نے مغربی حاجیوں کے لباس میں کافی مال و دولت دے کر یہاں بھیجا تھا تاکہ کسی حیلہ سے حجرہ شریف میں داخل ہو کر حضرت سید کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسم پاک کے ساتھ گستاخی کریں۔

جس رات میں یہ بدنصیب اس نقب کو قبر شریف تک پہنچانے والے تھے کثرت سے ابر آیا بارش ہونے لگی اور گرج و چمک نے زور باندھا اور زلزلہ عظیم پیدا ہوا۔ جس سے وہ اپنے ناپاک ارادہ میں کامیاب نہ ہو سکے اور صبح کو سلطان نورالدین زنگی مدینہ طیبہ پہنچ گئے۔

واقعہ کی تفصیل معلوم کر کے سلطان زار و قطار رونے لگا اور غیظ و غضب میں ان دونوں ناپاکوں کی گردن مار کر ان کے ناپاک جسموں کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور روضۂ پاک کے چاروں طرف اتنی گہری خندق کھدوائی کہ پانی نکل آیا اور سیسہ پگھلا کر اس میں بھروا دیا تاکہ قبر شریف تک پہنچنا دشوار ہو جائے۔ (راحت القلوب صفحہ ۱۲۸، ۱۲۷)

ہر زمانے میں عظمتِ مصطفےٰ کے مٹانے والے اور شانِ رسالت کے گھٹانے والے ایمان والوں ہی کے روپ میں رونما ہوتے رہے لیکن جس ذات پاک کی رفعت و بلندی کی محافظت خالق کائنات جل جلالہٗ فرمائے اس کو کون مٹا سکتا ہے مٹانے کی سعی کرنیوالے خود صفحۂ ہستی سے مٹ جاتے ہیں۔ اور ان کا خواب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہوتا۔

شعر

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعدا تیرے

نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا ! (امام احمد رضا)

ان مذکورہ نورانی واقعات سے اگرچہ سرکار کو خواب میں دیکھنا پایا گیا۔ لیکن کوئی مرد اگر یہ کہہ کر نکلنا چاہے کہ یہ خواب و خیال کی باتیں ہیں۔ قابل حجت نہیں تو ان کے اس راستے کو بھی بند کر دوں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حدیث پاک میں ارشاد فرمایا کہ

عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

Marfat.com

قال من رأنی فی المنام فقد رأنی فان الشیطان لا یتمثل بی (رواہ الترمذی صفحہ ۵۲)

ترجمہ:۔ عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا بلاشبہ اس نے مجھی کو دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

دوسری حدیث جس کو امام بخاری ومسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔

عن ابی قتادہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فقد رای الحق (مشکوٰۃ صفحہ ۳۹۲)

ترجمہ:۔ ابو قتادہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا (یعنی حقیقت میں مجھ کو ہی دیکھا)

تیسری حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا

من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ ولا یتمثل الشیطان بی متفق علیہ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۹۲)

ترجمہ:۔ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس کو عنقریب بیداری میں میری زیارت میسر ہوگی (کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

ان احادیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ جس خوش قسمت کے خواب میں سرکار سراپا انوار کرم فرماکر تشریف لائیں۔ تو اس نے حضور ہی کی زیارت کا شرف حاصل کیا شیطان مردود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت نہیں بن سکتا۔

علماء امت کا اتفاق شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رسالہ مبارکہ سلوک اقرب السبیل میں فرماتے ہیں کہ باچندیں اختلاف وکثرت مذاہب

Marfat.com

کہ در امت ہست یک کس را دریں مسئلہ خلافے نیست کہ آنحضرت علیہ السلام بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم و باقی است و بر اعمال امت حاضر و ناظر است و مر طالبان حقیقت را و متوجہان آنحضرت را مفیض و مربی (جاء الحق صفحہ ۱۴۲)

باوجود اس بات کے کہ امت میں بہت سے اختلافات اور مذاہب ہیں لیکن اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں کہ حضور علیہ السلام ایسی حقیقی زندگی کے ساتھ قائم ہیں کہ کسی تاویل اور مجاز کا احتمال نہیں اور امت کے اعمال پر حاضر و ناظر ہیں اور حقیقت کے طلبگاروں اور حاضرین بارگاہ کو فیض رساں اور مربی ہیں

یہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرح فتوح الغیب صفحہ ۲۳۳ میں فرماتے ہیں اما انبیاء علیہم السلام بحیات حقیقی دنیاوی حیّ و باقی و متصرف اندریں جا سخن نیست۔

حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام دنیاوی حقیقی زندگی کے ساتھ زندہ اور باقی اور عمل درآمد فرمانے والے ہیں اس میں کسی کو شک و شبہ نہیں۔

امام ابن الحاج مدخل میں اور امام قسطلانی مواہب جلد دوم صفحہ ۳۸۷ فصل ثانی زیارت قبر شریف میں فرماتے ہیں۔

وقد قال علماءنا لا فرق بین موتہ وحیاتہ علیہ السلام فی مشاھدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالھم ونیاتھم وعزائمھم وخواطرھم وذالک جلی عندہ لاخفاء بہ

ترجمہ:۔ ہمارے علما نے فرمایا ہے کہ حضور علیہ السلام کی زندگی اور وفات میں کوئی فرق نہیں سرکار اپنی اُمت کو دیکھتے ہیں اور ان کے حالات و نیات اور ارادوں اور دل کی باتوں کو جانتے ہیں یہ سب حضور پر بالکل عیاں ہیں اس میں کوئی پوشیدگی نہیں۔

علامہ شیخ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی حنفی اپنی کتاب نور الایضاح و مراقی الفلاح میں فرماتے ہیں۔

ومما ھو مقرر عند المحققین انہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

حی یرزق ممتع (اے منتفع) بجمیع الملاذ والعبادات غیر انہ حجب عن ابصار القاصرین عن شریف المقامات (مراقی الفلاح علی طحطاوی صفحہ ۴۴۷ مصری ونورالایضاح صفحہ ۹۱)

ترجمہ :۔ اور محققین علماء کے نزدیک یہ بات ثابت شدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم زندہ ہیں آپ کو جملہ لذائذ وعبادات کا رزق دیا جاتا ہے فرق صرف اس قدر ہے کہ ان لوگوں کی نگاہوں سے آپ محجوب ہیں جو مقاماتِ عالیہ سے قاصر ہیں۔

امام بارزی کا فتوٰے

امام بارزی سے سوال کیا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم وصال کے بعد زندہ ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زندہ ہیں جیسا کہ استاذ العلماء ابو المنصور بغدادی فقیہ اصولی شافعیوں کے شیخ نے مسائل انجاز مبلین میں فرمایا کہ علماء متکلمین محققین اہل سنت کا ارشاد ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم وصال کے بعد زندہ ہیں اور اپنی اُمت کی نیکیوں سے خوش ہوتے ہیں اور گنہگاروں کے گناہ سے رنجیدہ ہوتے ہیں اور یہ کہ حضورؐ کے دربار میں تمام سرکاری غلاموں کا درُود پیش ہوتا ہے

وقال ان الانبیاء لایبلون ولا تاکل الارض منھم شیئاً

ترجمہ :۔ اور یہ بھی فرمایا کہ انبیاء بوسیدہ نہیں ہوتے اور ان حضرات کے پاک جسموں کا کوئی حصہ زمین کھا نہیں سکتی۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے زمانہ میں وصال فرما گئے اور ہمارے سرکار نے خبر دی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کے مزار میں نماز پڑھتے دیکھا اور حدیث معراج میں حضور نے ذکر فرمایا کہ میں نے موسیٰ (علیہ السلام) کو چوتھے آسمان پر دیکھا اور سیدنا آدم (علیہ السلام) کو آسمان دُنیا پر دیکھا اور سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) کو دیکھا

Marfat.com

انہوں نے حضور سے فرمایا

مرحبا بابن الصالح والنبی الصالح واذا صح لنا ھذا الاصل قلنا نبینا علیہ السلام قد صار حیا بعد وفاتہ وھو علی نبوتہ اور جب قرآن وحدیث کی دلیلوں سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی تو ہم نے یقین کر لیا کہ ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وصال فرمانے کے بعد زندہ ہیں اور سرکار کی نبوت برقرار ہے (انباء الاذکیا للسیوطی مترجم صفحہ ۹)

علماء کرام وفقہائے اسلام کی منقولہ عبارات سے سیّد کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد زندہ رہنے کا ثبوت مکمل طور پر ہو گیا کتاب کے طویل ہونے کا اندیشہ ہے ورنہ جس قدر احادیث نبویہ وعلمائے سلف کے اقوال وبزرگان دین کے مشاہدات اس وقت فقیر کے پیش نظر ہیں اگر ان ہی سب کو جمع کر دوں تو بجائے باب کے اس موضوع پر خود ہی ایک مستقل کتاب ہو جائے لیکن اسی قدر پر اکتفا کرتا ہوں جو طالب حق کے لیے کافی ووافی ہے لیکن جو برگشتہ قسمت ہیں ان کے سامنے لاکھ دلائل پیش کئے جائیں بے سود ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے۔ سنگ پاروں سے کلمہ پڑھایا۔ گوہ سے تصدیق رسالت کرا دیا۔ درختوں سے اعلان نبوت کرا لیا ڈوبے ہوئے سورج کو پلٹا دیا، لیکن سب اعجاز نبوت دیکھنے کے باوجود ابوجہل اور بوجہلیوں نے جادو ہی بتایا اور جو خوش نصیب ہستیاں تھیں وہ اعلان نبوت ہی کو سن کر مطیع وفرمانبردار ہو گئیں

شعر ؎
تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان بیروں می آرد سکندر را

دُوسرا باب

حیاتِ شہداء

اِس باب میں شہداء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حیاتِ طیبہ کا ذکر ہوگا جس کو قرآن کریم واحادیث نبویہ واقوال علماء اور واقعات ومشاہدات کی روشنی میں واضح طور پر بیان کیا جائے گا قرآن کریم کا ارشاد ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ (پارہ ۴ رکوع ۸)

ترجمہ:۔ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں (ترجمہ رضویہ)

دوسری جگہ ارشادِ ربانی ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ (پ۲ ع ۳)

ترجمہ:۔ اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انھیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔ (ترجمہ رضویہ)

قرآنِ کریم کی ان نصوص باہرہ سے صاف طور پر ظاہر ہو رہا ہے کہ شہداء کرام شہادت کے بعد زندہ رہتے ہیں ان کو مردہ کہنا قرآن کی مخالفت کرنا ہے بلکہ آیت کریمہ میں مردہ خیال کرنے پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے کہ شہدا کو مردہ کہنا تو بڑی بات ہے خیال بھی نہ کرنا کہ وہ مردہ ہیں وہ زندۂ جاوید ہو جاتے ہیں۔ رزقِ آخرت سے کھاتے پیتے عیش وعشرت کرتے ہیں جنت کی اور جہاں ان کا رب چاہے سیر کرتے ہیں۔ امداد و اعانت کرتے ہیں اور ان حضرات کی زندگی جسمانی ہوتی ہے قبر کی مٹی انہیں نقصان نہیں پہونچاتی جس کا سلف صالحین نے بارہا مشاہدہ کیا جس کی تفصیل آگے آرہی ہے

Marfat.com

شہید کے معنی اور حکم لغت میں شہید کے معنی گواہ۔ حاضر۔ گواہی میں امانت دار جملہ اشیاء کا علم رکھنے والا (مصباح صفحہ ۴۲۶ کالم ۳)

شریعت مطہرہ میں شہید وہ مکلف مسلمان ہے جو نیزہ یا ہتھیار سے ظلماً مارا گیا ہو اور اس کے قتل سے مال بھی واجب نہ ہوا ہو۔ یا میدان جنگ میں مردہ یا زخمی پایا گیا اور اس نے کچھ آسائش نہ پائی ہو اس پر دنیا میں یہ احکام ہیں کہ اس کو نہ تو کفن دیا جائیگا نہ غسل اپنے کپڑوں ہی میں رکھا جائے گا۔ نماز جنازہ پڑھی جائے گی اس کو شہید فقہی کہتے ہیں۔ (کتب فقہیہ)

شہید کی قسمیں بعض شہید وہ ہیں جن پر احکام دُنیا تو نہیں جاری ہوں گے لیکن وہ شہید ہیں اور آخرت میں شہادت کا مرتبہ پائیں گے۔ جیسے پانی میں ڈوب کر اور آگ میں جل کر مرنے والا دیوار کے نیچے دب کر درخت سے گر کر مرنے والا، طالب علم اگر زمانہ طالب علمی میں مرجائے، سفر حج میں، پیٹ کے مرض میں۔ طاعون اور ذات الجنب اور سل ودق میں مرنے والا۔ نفاس میں مرنے والی عورت۔ جمعہ کے دن مرنیوالا (خزائن العرفان پ۲ صفحہ ۲۷)

وہ حضرات جن کے اجسام کو زمین خراب نہیں کر سکتی (۱) نبی (۲) شہید (۳) ولی (۴) حافظ قرآن جبکہ اس پر عامل ہو (۵) عالم دین صحیح العقیدہ (۶) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بکثرت درود پڑھنے والا (۷) مؤذن جو بلا اجرت اذان دیا کرتا ہو (۸) وہ شخص جس نے کبھی اللہ کی نافرمانی نہ کی ہو (۹) سورۃ ملک کا پڑھنے والا۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام طیبہ کے محفوظ ہونے کے تو دلائل گزر چکے۔ شہداء و اولیاء کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ اگلے صفحات میں آرہا ہے۔

Marfat.com

حافظ کا جسم نہیں سڑتا امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت فرماتے ہیں۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات حامل القرآن اوحی اللہ الی الارض ان لا تاکلی لحمه فتقول الارض ای رب کیف اٰکل لحمه و کلامک فی جوفه

(شرح ص صفحہ ۱۳۲) ترجمہ:۔ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جس وقت حافظ قرآن انتقال کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ زمین کو حکم دیتا ہے کہ اس (حافظ) کے گوشت کو نہ کھاتے زمین دربار خداوندی میں عرض کرتی ہے کہ اے پروردگار میں کس طرح اس کا گوشت کھا سکتی ہوں۔ جبکہ اس کے سینے میں تیرا کلام موجود ہے۔

چونکہ حافظ قرآن کلام الٰہی کی اپنے سینے میں حفاظت کرتا ہے اس لئے خداوند قدوس قبر میں اس کے جسم کی حفاظت فرماتا ہے۔

علامہ تاش کبریٰ زادہ کا عبرتناک واقعہ جس وقت آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث کہ علماء دین کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی اور ان کا جسم سلامت رہتا ہے۔ دیکھی تو شیطان نے ان کے دل میں یہ وسوسہ ڈالا کہ ہمارے استاذ بہت جید عالم تھے لہٰذا ان کی قبر کھول کر دیکھنا چاہیئے کہ ان کا جسم کس حال میں ہے یہ وسوسہ ان پر ایسا غالب ہوا کہ ایک رات میں جاکر قبر کھولا دیکھا کہ کفن بھی میلا نہ ہوا تھا جب یہ منظر دیکھ چکے تو قبر سے آواز آئی کہ دیکھ چکا اللہ تجھے اندھا کرے اسی وقت علامہ تاش کی دونوں آنکھیں بہہ گئیں۔ (الملفوظ حصہ چہارم صفحہ ۲)

اس حدیث اور عبرتناک واقعہ سے ظاہر ہوا کہ عالم دین اور حافظ قرآن کا جسم قبر میں محفوظ رہتا ہے۔ قبر کی مٹی کوئی نقصان نہیں پہونچاتی مگر عالم سے مراد وہی عالم دین ہے جو صحیح العقیدہ

Marfat.com

ہو اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے دربار کا بے ادب و گستاخ نہ ہو اور توہینِ رسالت کرنے والے گمراہ فرقوں سے اجتناب کرتا ہو اور ان کے گستاخانہ عقائد سے متنفر رہتا ہو ورنہ اس زمانہ میں ہر جبہ و دستار والا عالم ہونے کا مدعی ہے اس لباس میں کتنے ایسے ہیں جن کے عقیدے سراسر اسلامی عقائد کے خلاف ہوتے ہیں۔ جو خود بھی گمراہ ہیں اور خلقِ خدا کو دھوکے میں ڈال کر ضلالت و گمراہی کی جانب لے جا کر خود بھی جہنم میں جاتے ہیں اور دُوسروں کو بھی لے جاتے ہیں۔ بیچارے عوام اِن کے ظاہری زہد و تقدس کو دیکھ کر اپنا رہنما مان لیتے ہیں۔ لہٰذا حدیث پاک سے ایسے گمراہ عُلماء ہرگز مراد نہیں وہ تو اِس کے مصداق ہیں۔

شعر
ذیاب فی ثیاب لب پہ کلمہ دل میں گستاخی
سلام اسلام ملحد کو کہ تسلیم زبانی ہے

دُرود پڑھنے والے کا جسم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے دربار میں بکثرت دُرود پاک پڑھنے والے کا بھی جسم قبر میں محفوظ رہتا ہے۔ اور اِس کی قبر سے خوشبُو آتی ہے جس پر حضرت علامہ محمد بن سُلیمان جزولی صاحب دلائل الخیرات کا واقعہ شاہدِ عدل ہے جس کو مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں علامہ علی بن یوسف فاسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تحریر فرمایا ہے کہ علامہ محمد بن سلیمان کے وصال کے ’’ستتر برس بعد جب کسی وجہ سے ان کو قبر سے نکال کر مراقش کے قبرستان ریاض العراس میں دوبارہ دفن کیا تو اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ کا مصداق پایا یعنی جس طرح قبر میں رکھا تھا ویسا ہی بجنسہٖ جسم شریف نکلا۔ یہاں تک کہ وصال سے قبل جو حجامت آپ نے بنوائی تھی اِسی طرح تازہ تھی کوئی تغیر نہ پایا گیا۔ کفن اور جسم کے بوسیدہ ہونے کا کیا ذکر سُرخ و سفید چہرہ ایسا ہشاش بشاش تھا کہ جیسے ابھی کوئی سو گیا ہو خلق میں آپ کا چرچا ہُوا لوگوں کا ایک ہجوم ہو گیا آپ کے چہرے شریف پر امتحاناً انگلی سے دبایا گیا تو خون ہٹ گیا جب انگلی اٹھائی تو زندوں کی طرح خون اُبھر آیا۔

Marfat.com

وَثَبَتَ اَنَّ رَائِحَةَ الْمِسْكِ تُوْجَدُ مِنْ قَبْرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ صَلَوَاتِهٖ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

ترجمہ :۔ اور یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ آپ کی مزار پاک سے نافہ مشک کی خوشبو آتی ہے اور اس کی وجہ سرکار کے دربار میں بکثرت درود پاک کا پڑھنا ہے (مطالع المسرات صفحہ ۴)

صاحب دلائل الخیرات حضرت محمد بن سلیمان جزولی کے بکثرت درود پڑھنے کے ثبوت میں کتاب دلائل الخیرات خود شاہد ہے جو درود پاک کے مختلف صیغوں کا مجموعہ ہے اور ایک ہفتہ کا وظیفہ ہے جو اکثر علماء و مشائخ کے اوراد میں شامل رہتی ہے اور اس کے پڑھنے کے فیوض و برکات سے فیضیاب ہوتے ہیں آپ کے مزار پاک پر حاضری دینے والے دلائل الخیرات شریف کا ختم کر کے ایصال ثواب کرتے ہیں۔

<u>اُونچی گردن</u> جو شخص بلا معاوضہ فی سبیل اللہ اذان کہتا ہے انتقال کے بعد اس کا بھی جسم قبر میں محفوظ رہتا ہے اور وہ بہت بڑے اجر و ثواب کا مستحق ہوتا ہے، چنانچہ حدیث میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ

مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا لِلّٰهِ تَعَالٰى كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ (ترمذی صفحہ ۲۹)

ترجمہ :۔ جس نے طلب ثواب کے لیے سات سال تک اذان دی اس کے واسطے جہنم سے امن کا پروانہ لکھا جاتا ہے گا۔

دوسری حدیث میں سرکار فرماتے ہیں۔

اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رواہ مسلم مشکوٰۃ صفحہ ۶۴)

ترجمہ :۔ اذان کہنے والا میدان قیامت میں سب سے اونچی گردن والے ہوں گے۔

تیسری حدیث کو امام طبرانی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کیا

Marfat.com

ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلا تنخواہ و بلا معاوضہ بہ نیت ثواب جو شخص اذان کہتا ہے اس شہید کے مثل ہے جو خون کے اندر لت پت ہے اور جب موذن مرتا ہے تو قبر میں اس کے جسم کو کیڑے نہیں لگتے

قَالَ الْقُرْطُبِيُّ وَظَاهِرُ هٰذَا اَنَّ الْمُؤَذِّنَ الْمُحْتَسِبَ لَا تَاكُلُهُ الْاَرْضُ اَيْضًا

ترجمہ :۔ امام قرطبی فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ بیشک خالصاً للہ اذان دینے والے کو زمین بوسیدہ نہیں کرتی (مختصر تذکرہ صفحہ ۴۰)

اللہ کی نافرمانی سے بچنے والا اَخْرَجَ الْمَرْوَزِيُّ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ الْاَرْضَ لَا تُسَلَّطُ عَلٰى جَسَدِ الَّذِيْ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً (شرح صدور صفحہ ۱۳۲)

ترجمہ :۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ جس شخص نے کوئی گناہ نہیں کیا زمین اس کے جسم پر قابو نہیں پاتی یعنی اس کی جسم کو سڑا گلا نہیں سکتی۔

سورۂ ملک پڑھنے والے جو شخص سورۂ ملک پابندی سے پڑھتا رہے۔ تو بے شمار فوائد اسے حاصل ہوں گے۔ سب سے عظیم فائدہ یہ ہے کہ وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ اور وہ زندہ و سلامت رہے گا

جیسا کہ حدیث پاک میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک صحابی رسول نے ایک قبر پر اپنا خیمہ گاڑا، لیکن ان صحابی کو اس جگہ قبر ہونے کا علم نہیں تھا کچھ دیر بعد معلوم ہوا کہ یہاں کسی انسان کی قبر ہے۔ اور اس میں سے سورۂ ملک شریف پڑھنے کی آواز آرہی ہے یہاں تک کہ پوری سورۃ کو ختم کر دیا جب کہ وہ صحابی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوتے اور واقعہ بیان کیا کہ یا رسول اللہ

Marfat.com

ہیں نے بے خبری ہیں ایک قبر پر خیمہ لگایا تھا تو اس قبر والے کو پوری سورہ ملک پڑھتے سنا

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ھِیَ الْمَانِعَۃُ ھِیَ الْمُنْجِیَۃُ تُنْجِیْہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (اخرجہ الترمذی وخازن جلد ۴ صفحہ ۲۸۹)

ترجمہ:۔ سرکار نے فرمایا سورۃ ملک روکنے والی اور نجات دلانے والی ہے اپنے پڑھنے والے کو عذاب قبر سے نجات دلاتی ہے۔

ان احادیث سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ روحیں تو سب کی زندہ رہتی ہی ہیں۔ لیکن کچھ محبوبانِ خدا ایسے بھی ہیں۔ جو وصال کے بعد جسمانی دنیوی طریقے پر زندہ رہتے ہیں۔ ان کی حیات و ممات میں کوئی فرق نہیں ہوتا

اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ

ترجمہ:۔ موت ایک ایسا پل ہے جس کو پار کر کے محبوب محبوب حقیقی کے قرب خاص میں پہنچ جاتے ہیں۔

بلکہ ان کی اخروی زندگی دنیوی زندگی سے بدرجہا افضل و اشرف ہے اور کچھ اللہ کے برگزیدہ بندے ایسے بھی ہیں جن کا جسم قبر کے اندر محفوظ رہتا ہے قبر کی زمین اور اس کے حشرات کوئی گزند اور تکلیف نہیں پہنچا سکتے ان کا جسم معہ کفن صحیح و سلامت رہتا ہے

شہداء کی حیات شرح الصدور میں امام اجل جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حدیث نقل فرماتے ہیں کہ سرور کائنات حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جب جنگ احد سے واپس تشریف لا رہے تھے اس وقت حضرت مصعب بن عمیر اور دوسرے شہدا کے پاس تشریف لائے اور کھڑے ہو کر فرمایا اے شہداءِ احد میں تم سب کے زندہ ہونے کی گواہی دیتا ہوں اسکے بعد صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم لوگ ان شہیدوں کی زیارت کرتے رہو اور ان پر سلام کرو قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے قیامت تک جو بھی ان پر سلام کرے گا اس کے سلام کا یہ لوگ جواب دیں گے۔

Marfat.com

سرکار کے اس فرمان پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عامل رہے چنانچہ یہ ہی علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ہاشم بن محمد عمری سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں جمعہ کے دن آفتاب غروب ہونے کے بعد میرے والد صاحب مجھے اپنے ہمراہ شہداء مدینہ کی زیارت کے لیے لے گئے آگے آگے وہ تھے اور ان کے پیچھے میں چل رہا تھا۔ جب میں قبرستان پہنچا تو میرے والد نے بلند آواز سے کہا سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ تو فوراً کسی نے جواب دیا عَلَیْكَ السَّلَامُ یا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اس آواز کو سُن کر میرے والد میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا بیٹا! یہ جواب تم نے دیا ہے۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ اب میرے والد صاحب نے مجھ کو پیچھے رکھنے کے بجائے اپنے داہنے جانب کرلیا اس کے بعد تین مرتبہ پھر سلام کیا اور ہر مرتبہ اپنے سلام کا جواب پایا فوراً میرے والد صاحب نے دربار خداوندی میں سجدہ شکر ادا کیا۔ (ش ص صفحہ ۸۸)

فاطمہ خزاعیہ حدیث: حضرت فاطمہ خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں شہداء اُحد کے پاس شام کے وقت پہنچی میرے ساتھ میری بہن بھی تھیں میں نے کہا چلو سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مزار پر سلام کرلیں جب ہم نے قبر کے قریب آکر سلام عرض کیا تو فوراً ہم کو سلام کا جواب سنائی دیا حالانکہ قریب میں کوئی بھی انسان موجود نہ تھا (ش ص صفحہ ۸۷)

کیوں نہ ہو جب ان حضرات کے لیے بَلْ اَحْیَاءٌ کی بشارت ہے تو سلام کرنے والے زائرین کے سلام کا جواب دینا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔

شعر

ہرگز نہ میرد آں کہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت ست بر جریدہ عالم دوام ما

بزرگانِ دین کے عُرس کا ثبوت امام بیہقی رضی اللہ تعالےٰ عنہ واقدی سے

نقل فرماتے ہیں کہ

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یزور الشہداء باحد فی کل حول واذا بلغ الشعب رفع صوتہ فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار ثم ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کل حول یفعل مثل ذالک ثم عمر بن الخطاب ثم عثمان رضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما وکانت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تأتیہم وتدعو ہم وکان سعد بن ابی وقاص یسلم علیہم ثم یقبل علی اصحابہ فیقول الا تسلمون علی قوم یردون علیکم السلام

(شو ص صفحہ ۸۷)

ترجمہ:۔ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شہداء اُحد کے پاس تشریف لے جاتے اور جب گھاٹی کے قریب پہنچتے تو بلند آواز سے اُن پر سلام فرماتے سرکار کے بعد خلیفہ اوّل سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے بعد خلیفہ دوم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے بعد خلیفہ سوم سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار کی سنّت کریمہ پر عامل رہے اور ہر سال شہداء احد کی زیارت فرماتے اور سلام کرتے۔ شہزادیٔ اسلام سیدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا بھی شہداء اُحد کی زیارت کو تشریف لے جاتی تھیں اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی شہداء اُحد پہ سلام کرتے اور اپنے ہمراہیوں سے فرماتے کہ تم لوگ کیوں نہیں سلام کرتے ان لوگوں پر جو تمہارے سلام کا جواب دیتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ہر سال پابندی کے ساتھ شہداء کی زیارت کو تشریف لے جانا اور ان پر سلام

Marfat.com

کرنا دُعا کرنا ہمارے لیئے اِس بات کے ثبوت کو کافی ہے جو ہم بزرگانِ دین اولیاء اللہ اور علمائے کرام کے مزارات پر وقت مقررہ پر ہر سال حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں اور قرآن مجید پڑھ کر اور فقراء و مساکین کو کھانا کھلا کر ایصالِ ثواب کرتے ہیں اور اِن حضرات کے فیوض و برکات سے فیضیاب ہوتے ہیں اب رہا یہ سوال کہ بعض اعراس میں مزارات طیبہ پر خلافِ شرع حرکتوں، ناچ رنگ کی مجلسیں، ڈھول تماشہ وغیرہ خرافات لہو و لعب کا پایا جانا تو یہ سب امور تو ہر جگہ ناجائز و حرام ہیں خاص طور پر مقامات مقدسہ پر تو اور اشد و ممنوع ہیں ان سب سے اجتناب لازم ہے لیکن ان افعال شنیعہ سے نفس حاضری و ایصال ثواب پر کیا اثر پڑے گا۔ نفس عرس تو بہر حال جائز ہے اور جائز رہے گا۔

جعفر طیّار رضی اللہ عنہ جنگ موتہ میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت جعفر طیّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زید بن حارثہ کے بعد لشکر اسلام کی سپہ سالاری کے لیے حکم فرمایا تو آپ عَلَمِ اسلام سنبھالے ہوتے خود بھی جنگ میں حصہ لے رہے تھے کہ کسی بدنصیب کی تلوار سے آپ کا ایک دست مبارک کٹ گیا۔ مگر آپ اِس کی پرواہ کیئے بغیر دشمنانِ اسلام سے نبرد آزما رہے کہ تھوڑی دیر بعد کسی شقی ازلی نے دوسرے ہاتھ پر تلوار مار کر کاٹ دیا فوراً آپ نے پرچم اسلام کو اپنے دانتوں سے سنبھال لیا اور میدان میں اڑتے رہے دونوں دستان مبارک راہ خدا میں قربان ہو چکے ہیں مگر حمایت دین میں آخری وقت تک قائم رہے۔ یہاں تک کہ جام شہادت نوش فرما لیا اس کے متعلق سرکار فرماتے ہیں۔ حدیث

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ جَعْفَرًا یَطِیْرُ فِی الْجَنَّۃِ مَعَ الْمَلَائِکَۃِ

(اسد الغابہ جز اول صفحہ ۲۸۷ مصری)

ترجمہ:۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے جعفر کو جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے دیکھا۔

Marfat.com

دُوسری حدیث میں ہے کہ سرکار نے فرمایا کہ جبریل (علیہ السلام) نے مجھ کو خبر دی کہ
ان اللہ قد جعل لجعفر جناحین مضرجین بالدم
یطیر بہما مع الملائکۃ (اسد الغابہ اول صفحہ ۲۸۹ مصری)

ترجمہ:۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے جعفر کو دو ایسے پَر عطا فرمائے ہیں جو خون میں لتھڑے ہوتے ہیں اور وہ اُنھیں پَروں سے فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہیں
سُبحان اللہ راہ حق میں جو اپنے کو قربان کر دے انعام واکرام خداوندی اس کو آغوشِ رحمت میں ڈھانک لیتے ہیں۔

شعر
فدا کر دے جو بہر دین وایماں سر بھی سینہ بھی
مُبارک اِس کا مرنا بھی مُبارک اسکا جینا بھی

تین شامی قیدی امام المحدثین خاتم الحفاظ حضرت علامہ جلال الدین سیُوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ وہ بزرگ امام ہیں جن کی تصنیفات میں اسلام کا ایک عظیم سرمایہ محفوظ ہے اور ہندوستان کے تقریباً سبھی فرقے والوں کے نزدیک مسلّم ومعتمد علیہ ہیں چنانچہ علمِ تفسیر میں ان کی مایۂ ناز کتاب تفسیرِ جلالین شریف درسِ نظامیہ ودرسِ عالیہ دونوں میں داخل نصاب ہے۔ علامہ موصُوف اپنی کتاب شرح الصدور فی احوال الموتیٰ والقبور کے صفحہ ۸۹ پر یہ ذیل کا واقعہ تحریر فرماتے ہیں کہ ملک شام کے تین بھائی جو بڑے جری اور بہادر بہترین سوار تھے۔ جہاد فی سبیل اللہ ان کا مشغلہ تھا۔ ایک مرتبہ رومیوں نے ان تینوں کو گرفتار کر لیا اور بادشاہ روم کے دربار میں پیش کیا شاہِ روم نے ان حضرات کو ملک دینے اور شہزادیوں سے شادی کر دینے کا لالچ دلایا اور دینِ اسلام چھوڑ کر دینِ عیسائیت قبول کرنے کو کہا۔ مجاہدین نے شاہ رُوم کی پیشکش کو ٹھکرا دیا اور جب دیکھا کہ اب دشمنوں کے نرغے میں پھنس گئے ہیں نجات کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی تو فوراً یا محمداہ یعنی یارسُول اللہ کہہ کر سرکار کو پکارا۔ شاہ رُوم نے حکم دیا کہ تین دیگوں میں زیتون کا تیل تین دن تک کھولایا جائے۔ تین دن تک تیل کھولتا رہا اور ہر روز ان مجاہدین اسلام

Marfat.com

کو دکھایا جاتا اور دینِ عیسائیت کی دعوت دیتے لیکن یہ حضرات انکار ہی کرتے رہے۔ بادشاہ روم جب اپنے ناپاک ارادے میں ناکام رہا تو پہلے بڑے بھائی کو اس کو کھولتے ہوئے تیل میں ڈلوایا اس کے بعد منجھلے کو پھر چھوٹے کو قریب لایا گیا۔ اس وقت ایک درباری نے بادشاہ سے عرض کیا: اے بادشاہِ سلامت اس جوان کو آپ میرے سپرد کردیں میں اپنی تدبیر سے اس کو دینِ اسلام سے منحرف کرلوں گا۔ بادشاہ نے دریافت کیا کس طرح تم اس کو ورغلاؤ گے؟ درباری نے عرض کیا کہ حضور عربی لوگ عورتوں کے شائق ہوتے ہیں اور ملکِ روم میں میری لڑکی سے بڑھ کر کوئی عورت حسن و جمال نہیں رکھتی ہے میں اس جوان کو اس کے سپرد کردوں گا وہ اس پر ڈورے ڈال کر اپنی طرف متوجہ کرلے گی جب اس کے دل میں لڑکی کا عشق پیدا ہو جائیگا تو اس کو حاصل کرنے کے لیے یہ جوان اپنے دین سے پھر جائے گا۔ اسکے لیے مجھے چالیس روز کی مہلت دی جائے۔ چنانچہ درباری نے مہلت لے کر مجاہد کو اپنی بیٹی کے حوالے کرکے حالات سے باخبر کردیا لڑکی بولی اباجان آپ بے فکر رہیں اس جوان کو اپنے دامِ حسن میں پھنسا لینا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ یہ تو منٹوں میں کرلوں گی۔ مگر اس لڑکی کو کیا خبر کہ یہ شخص نوجوان تو ضرور ہے لیکن کچے دھاگے میں نہیں بندھا ہے اس کے رگ و ریشہ میں عشقِ رسول سرایت کرچکا اور اسلام کی حقانیت سے اس کا سینہ معمور ہوچکا ہے اور بقولِ شاعر

سما سکتی ہے کیونکر حبِ دنیا کی ہوا دل میں
بسا ہو جب کہ نقشِ حبِ محبوبِ خدا دل میں

چنانچہ مجاہد جب درباری کے مکان پر پہنچے تو انہوں نے اپنا معمول بنالیا کہ دن بھر روزہ سے رہتے اور ساری رات عبادت میں گزار دیتے۔ یہاں تک کہ چالیس دن کی مقررہ مدت قریب الختم ہو گئی لڑکی رات دن اس فکر میں رہتی کہ کوئی موقعہ ملے تو میں جوان کو اپنے اوپر فریفتہ کرلوں۔ لیکن وہ اپنے مقصد میں ناکام رہی۔ ایک دن درباری نے بیٹی سے دریافت کیا کہ تم اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی یا نہیں؟ لڑکی نے کہا میں بالکل ناکام ہوں چونکہ اسی شہر میں اس کے دو بھائی مارے گئے ہیں اس لیے مجھے اندیشہ ہے کہ اسی وجہ سے وہ میری جانب التفات نہیں کرتا لہٰذا مناسب یہ ہے کہ بادشاہ سے

Marfat.com

اور کچھ دنوں کی مہلت مانگ لیجئے اور اس جوان کو میرے ساتھ کسی دُوسرے شہر میں رہنے کا انتظام کرا دیجئے اگرچہ یہ سب انتظام بھی ہو گیا۔ لیکن اس شامی نوجوان نے وہاں پر بھی پہونچ کر اپنے معمُولات کو برقرار رکھا یہاں بھی وہی دن بھر روزہ، رات بھر نماز، جب دُوسری مدت بھی ختم ہونے کو آئی تو ایک رات کو لڑکی نے کہا اے نوجوان تجھے تیرے رب کی قسم ہے تجھ کو اِس عبادات وریاضت میں مشغول دیکھ کر میرے دل کی تو دُنیا ہی بدل گئی۔ میں شکاری بن کر تجھے شکار کرنا چاہتی تھی لیکن اب میں خود تیرا شکار ہو چکی ہوں اور میں اپنا دین ومذہب چھوڑ کر تیرے دین کو قبول کر چکی ہوں۔

شعر
تِرے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خُدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

اب نوجوان مجاہد اِس لڑکی کی طرف متوجہ ہوا اور دونوں صلاح ومشورہ کر کے رات کے وقت گھوڑوں پر سوار ہو کر خاموشی کے ساتھ اس جگہ سے نکل پڑے صرف رات میں سفر کرتے اور دن میں چھُپ کر کہیں پناہ گزیں ہو جاتے۔

ایک رات دونوں گھوڑے پر سوار جا رہے تھے کہ انہیں پیچھے سے کچھ گھوڑوں کے آنے کی آواز سنائی دی دیکھا تو نوجوان مجاہد کے دونوں شہید بھائی تھے جن کو شاہِ روم نے تیل کی کھولتی ہوتی دیگ میں ڈلوا دیا تھا اور ان کے ساتھ فرشتوں کا ایک گروہ بھی ہے جب وُہ قریب آگئے تو نوجوان نے سلام کیا اور حالات دریافت کئے۔ انہوں نے بتایا کہ بس وہ تو ایک غوطہ تھا جو تم نے ہمیں کھولتے ہوئے تیل میں لگاتے دیکھا پھر ہم جنت الفردوس میں جا کر نکلے خداوندِ قدوس نے ہمیں اس وقت تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ اس نومسلم لڑکی سے تمہاری شادی کرا دیں۔ چنانچہ شادی کر کے دونوں شہید واپس ہو گئے۔

درسالہ مبارکہ الانوار الانتباہ وش صفحہ ۸۹

سبحان اللہ شہیدوں کی شہادت اور فرشتوں کی نورانی بارات میں یہ مُبارک شادی رچائی جا رہی ہے کیوں نہ ہو

فدا کر دے جو بہر دین والیاں سر بھی سینہ بھی
مبارک اسکا مرنا بھی مُبارک اس کا جینا بھی

Marfat.com

اس نورانی واقعہ سے ثابت ہوا کہ مصیبت و پریشانی کے وقت مجاہدین اور غازی حضرات یا رسول اللہ کہہ کر حضور اکرم دافع رنج والم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مدد طلب کرتے تھے یہ بھی ثابت ہوا کہ شہید زندہ ہوتے ہیں۔ حیات جسمانیہ حسیہ کے ساتھ اور انہیں عالم میں آنے جانے اور عزیزوں کی فریادرسی کرنے کی قدرت ہوتی ہے[1]۔ وہ حضرات اپنے اعزہ واحباب کی شادی وغمی میں شرکت فرماتے ہیں اور ان کے ہمراہ فرشتوں کا نورانی گروہ بھی ہوتا ہے یہ سچ ہے۔

شعر سیعطی الصادقین بفضل صدق
نجات فی الحیات و فی الممات

فقیہ عبدالرحمن نویری آپ شہر سنتورہ کے رہنے والے تھے جس وقت عیسائیوں کا اس شہر پر قبضہ ہوا تو انہوں نے مسلمانوں کو گرفتار کر کے انکا قتل عام شروع کر دیا۔ جس وقت عیسائی حضرت عبدالرحمن نویری کو گرفتار کرنے آتے اس وقت آپ قرآن کریم کی آیت مبارکہ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الخ تلاوت فرما رہے تھے کہ جو لوگ خدا کی راہ میں قتل کر دیئے گئے انھیں مردہ مت خیال کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس سے روزی پاتے ہیں۔

گرفتار کرنے کے بعد جب عیسائیوں نے آپ کو شہید کرنا چاہا اس وقت ایک عیسائی نیزہ (بلم) ہاتھ میں لیے ہوتے آیا اور آپ کے سر مبارک پر نیزہ مار کر شہید کر

---

[1] بیہقی زماں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ان اللہ تعالیٰ یعطی للارواح قوۃ الاجساد فیذھبون من الارض والسماء والجنۃ حیث یشاؤن وینصرون اولیائھم ویدمرون اعدائھم ان شاء اللہ تعالیٰ (اللہ تعالیٰ انکی ارواح کو جسم کی سی قوت عطا فرماتے ہیں کہ اسکے ذریعے وہ زمین، آسمان اور جنت وغیرہ جہاں چاہتے ہیں سیر کرتے ہیں اور اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہیں اور اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں)

(تفسیر مظہری زیر آیت وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ الخ)

Marfat.com

شہید کر دیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور کہا کہ اے مسلمانوں کے عالم گرفتار ہونے سے پہلے تو کہتا تھا کہ شہید مرتے نہیں زندہ رہتے ہیں اب تیری زندگی کیا ہوئی؟ عیسائی کی زبان سے اتنا سننا تھا کہ آپ نے فوراً سر اٹھایا اور فرمایا حَيٌّ وَّ رَبِّ الْكَعْبَةِ مَرَّتَيْنِ کعبہ کے رب کی قسم میں زندہ ہوں۔ یہ کلمہ دو مرتبہ فرمایا۔ عیسائی یہ منظر دیکھ کر فوراً سواری سے نیچے اُتر پڑا اور سر مبارک کو بوسہ دینے لگا۔ اور لاش مبارک کو اپنے شہر اٹھا لے گیا۔

شعر فرازِ دار پر پہنچا زمانے سے خفا ہو کر ۔ (دش ص صفحہ ۸۶)
حیاتِ جاوداں پائی راہِ حق میں فنا ہو کر

اسی طرح کا دوسرا واقعہ صاحب شرح الصدور نقل فرماتے ہیں کہ ابو سعید خزار نے بیان کیا کہ میں مکہ معظمہ میں تھا کہ باب بنی شیبہ کے قریب ایک جوان کو مردہ دیکھا جب اس پر میری نگاہ پڑی تو وہ مسکرا کر فرمانے لگے اے ابو سعید کیا تو نہیں جانتا کہ

إِنَّ الْأَحِبَّاءَ أَحْيَاءٌ وَإِنْ مَاتُوا وَإِنَّمَا يُنْقَلُونَ مِنْ دَارٍ إِلَىٰ دَارٍ

ترجمہ:۔ بیشک اللہ کے محبوب بندے مرنے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں ان کی موت صرف یہ ہے کہ وہ ایک مکان سے دوسرے مکانوں میں منتقل کر دیئے جاتے ہیں۔ (دش ص صفحہ ۸۶)

شعر اولیا کو مت سمجھو مر گئے وہ تو اس دنیا سے اپنے گھر گئے

امام عالی مقام کا سر مبارک

جب یزیدیوں نے امام عالی مقام اور آپ کے رفقاء کو شہید کر دیا اور اہل بیت کے شہزادوں اور شہزادیوں کو گرفتار کر لیا اور شہیدوں کے سروں کو نیزوں پر رکھ کر شہر بہ شہر پھراتے ہوئے دمشق میں پہنچے ابن عساکر کی روایت ہے کہ منہال بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے بچشم خود دیکھا کہ ایک شخص سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک کے سامنے سورہ کہف پڑھ رہا تھا جب وہ اس آیت پر پہنچا۔

Marfat.com

اِنَّ اَصْحٰبَ الْکَھْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا

ترجمہ:۔ یعنی بیشک اصحاب کہف اور رقیم ہماری نشانیوں میں سے عجیب تھے اِس وقت اللہ تعالیٰ نے سر مُبارک کو گویائی دی اور بزبان فصیح فرمایا۔

اَعْجَبُ مِنْ اَصْحٰبِ الْکَھْفِ قَتْلِیْ وَحَمْلِیْ

ترجمہ:۔ کہ اصحاب کہف کے واقعہ سے میرا قتل اور میرے سر کو لیے پھرنا عجیب تر ہے۔

کیونکہ اصحاب کہف پر کافروں نے ظلم کیا تھا اور حضرت سیدنا امام حسین کو ان کے نانا جان کی امت نے مہمان بنا کر بلایا پھر بیوفائی کر کے پانی تک بند کر دیا اور آپ کے آل و اصحاب کو آپ کے سامنے شہید کیا پھر خود حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی شہید کر دیا اور اِسی پر بس نہ کیا بلکہ اہل بیت کی شہزادیوں اور شہزادوں کو گرفتار کیا اور شہداء کے سروں کو نیزوں پر رکھ کر گلی گلی پھرایا۔ اصحاب کہف کا سالہا سال کی طویل نیند کے بعد بولنا ضرور عجیب ہے۔ لیکن حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مُبارک کا جسم پاک سے جدا ہونے کے بعد کلام فرمانا اِس سے بھی زیادہ تعجب کی بات ہے۔

(سوانح کربلا صفحہ ۱۴۴)

صدیقِ اکبرؓ نے شہید کی وصیت کو مان لیا جنگ یمامہ جو خلیفۂ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں واقع ہوئی اس میں حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شہید ہو گئے تو کسی مُسلمان نے اِن کی زرہ اتار لی چنانچہ دُوسرے دن ایک مجاہد نے خواب میں حضرت ثابت بن قیس کو دیکھا وہ فرماتے ہیں کہ میں تجھ سے ایک وصیت کرتا ہوں، تم اس کو خواب و خیال سمجھ کر ٹال مت دینا۔ واقعہ یہ ہے کہ کل جب میں شہید ہوا تو ایک مسلمان نے میری زرہ اتار لی اس کا خیمہ سب سے پیچھے ہے اور اس کے خیمہ کے پاس ایک گھوڑا لمبی رسی سے بندھا ہوا ہے اس شخص نے زرہ کو خیمہ کے اندر دیگ کے نیچے چھپا کر اُوپر سے کجاوہ رکھ دیا ہے لہٰذا تم سپہ سالارِ اسلام حضرت خالد بن ولید

Marfat.com

کے پاس جاؤ اور ان سے کہہ دو کہ وہ کسی کو بھیج کر اس زرہ کو منگوالیں پھر جب تم مدینہ منورہ جاؤ تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کر دینا کہ میرے اُوپر اس قدر قرضہ ہے اور میرے فلاں فلاں غلام آزاد ہیں جب وہ صحابی خواب سے بیدار ہوتے تو حضرت خالد بن ولید سپہ سالارِ اسلام کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اپنا خواب بیان کیا انہوں نے اسی پتہ پر زرہ لانے کے لیے آدمی بھیجا تو ان کے بیان کیمطابق اسی مقام پر زرہ پائی گئی۔ اس کے بعد جب وہ خواب دیکھنے والے مجاہد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دربار میں حاضر ہوتے تو اپنا پورا خواب آپ سے بیان کیا حضرت نے سُن کر ثابت بن قیس کی وصیّت کو قبول فرما کر اس پر پورا پورا عمل فرمایا یعنی ثابت بن قیس کا قرض ادا کر دیا اور ان کے غلاموں کو آزادی کا حکم صادر فرمایا۔

(اسد الغابہ اوّل صفحہ ۲۳ و خازن جلد چہارم صفحہ ۱۶۵)

شعر

آواز آرہی ہے شہیدوں کی خاک سے
بخشی گئی ہے زندگی جاوداں مجھے

شہداء فی البحر کی حفاظت حضرت عبید اللہ بن سعید فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آتے جن کی آنکھیں ہری تھیں۔ حضرت حسن نے دریافت کیا کہ تمہاری آنکھ کا یہ رنگ پیدائشی ہے یا عارضی؟ اس شخص نے جواب دیا کہ کیا آپ مجھے پہچانتے نہیں؟ حضرت حسن نے فرمایا تم کون ہو اس پر اس شخص نے اپنا نسب بیان کیا تو سب حاضرینِ مجلس نے اس کو پہچان لیا اور دریافت کیا کہ آخر تمہاری حالت ایسی کیوں ہوگئی؟ اس نے اپنی سرگزشت اس طرح بیان کی کہ میں اپنا سب مال لے کر کشتی پر سوار ملک یمن جارہا تھا بادِ مخالف چلی جس سے کشتی ڈوب گئی سارا مال و اسباب ہلاک ہوگیا میں ایک تختہ پر بیٹھ کر سمندر کے ساحل پر پہنچا اور تقریباً چار ماہ تک اِدھر اُدھر سرگرداں رہا اور درختوں کا پھل کھاتا اور سمندر کا پانی پیتا۔ جب نجات کی کوئی سبیل نظر نہ آئی تو ایک جانب ہمت کر کے چل پڑا کہ اگر زندگی باقی ہے تو

Marfat.com

سلامتی سے نکل جاؤں گا۔ کچھ ہی دُور چلا تھا کہ ایک عالیشان محل دکھائی دیا وہاں پہنچ کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا دیکھا تو محل کے اندر طاقوں میں موتی کے صندوق ہیں جو مقفل ہیں لیکن ان پر نگاہ پڑتے ہی کھل جاتے ہیں۔ میں نے ایک صندوق کھولا تو کے اندر سے عمدہ قسم کی خوشبو آئی اور اس میں ریشم کے کپڑوں میں کچھ آدمی لپٹے ہوتے نظر آتے ان کو ہلایا تو معلوم ہوا کہ مردہ ہیں لیکن بالکل زندوں کی طرح دکھائی دیتے ہیں میں نے فوراً صندوق بند کر دیا اور محل سے نکل آیا تھوڑی دُور اور آگے چلا تو دو شخص گھوڑے پر سوار نظر آئے جو بہت ہی حسین وجمیل ہیں انہوں نے مجھ سے حالات دریافت کئے میں نے اپنا پورا واقعہ سنایا۔ دونوں سواروں نے کہا اچھا اور آگے جاؤ ایک بزرگ درخت کے نیچے نماز میں مشغول ملیں گے ان سے اپنا قصہ بیان کرو وہ تمہاری مدد فرمائیں گے میں نے ان بزرگ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور واقعہ بیان کیا محل کا واقعہ سُن کر ان کو کچھ گھبراہٹ ہوئی فرمایا تم نے وہاں پر کیا کیا؟ میں نے کہا صندوق اور دروازہ سب بند کر دیا اب ان کو اطمینان ہوا فرمایا اچھا تم بیٹھو اتنے میں ایک بادل آیا جس نے کہا۔ السلام علیک یا ولی اللہ۔ بزرگ نے فرمایا کس طرف کا ارادہ ہے؟ بادل نے جواب کہ فلاں مقام پر جانا ہے اس کے بعد دُوسرا بادل حاضر ہوا۔ اس نے کہا میں بصرہ کو جا رہا ہوں اسی بزرگ نے اس کو حکم دیا اچھا تم نیچے اُتر آؤ وہ فوراً اُتر کر حاضر خدمت ہوا بزرگ نے اس شخص کو سوار کر کے اس کی منزل تک پہنچا دو جب میں اس بادل پر سوار ہوا تو ان بزرگ کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ کو اس ذات کا واسطہ جس نے آپ کو یہ بلند مرتبہ عنایت فرمایا مجھے یہ بتا دیں کہ وہ محل کیسا ہے اور وہ گھوڑے سوار کون لوگ ہیں؟ اور آپ کون ہیں؟ بزرگ نے جواب دیا جو محل تم نے دیکھا ہے وہ سمندر میں شہید ہونے والوں کے لیے ہے۔ جو سمندر میں شہید ہو جاتے ہیں تو کچھ فرشتے مقرر ہیں جو انہیں اُٹھا کر اس محل میں صندوق کے اندر ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر رکھ دیتے ہیں۔ اور وہ دونوں گھوڑے سوار ہر صبح وشام اللہ رب العزت کی جانب سے سلامتی کی خوش خبری سناتے ہیں اور میں خضر ہوں (علیہ الصلوٰۃ والسلام) میں نے دربارِ الٰہی

Marfat.com

میں سوال کیا ہے کہ میرا حشر تمہارے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے ساتھ ہو۔ بعدازاں میں اس جگہ سے بادل پر سوار ہو کر چلا تو مجھ پر ایسا خوف وہراس طاری ہوا کہ جس سے میری صورت متغیر ہو گئی۔ جیسا کہ اس وقت آپ لوگوں کو نظر آرہی ہے۔ اس واقعہ کو علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب، اصابہ فی معرفت الصحابہ میں نقل فرمایا ہے (بحوالہ ش م صفحہ ۱۷۹)

قرآن کریم کی نصوص ظاہرہ و فرامین نبویہ اور تاریخی واقعات سے شہداء کرام کی حیات طیبہ جسمانیہ واضح طور پر ثابت ہو چکی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ حضرات باذنہٖ تعالےٰ مختلف مقامات پر تشریف لیجاتے اور رنج و مصیبت میں مبتلا ہونے والوں کی امداد واعانت فرماتے اور فریاد رسی کو پہنچتے ہیں جو ان حضرات کی حیات مبارکہ میں شک وشبہ ظاہر کرے یا انکار کرے وہ قرآن و حدیث کا مخالف ہے اور عقیدۂ اسلام سے منحرف ہے ان واضح اور روشن دلائل کے باوجود اگر کسی بدقسمت کو حق نہ نظر آتے تو اس کا کیا علاج۔

شعر

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

Marfat.com

تیسرا باب

اولیاء وصلحاء کی حیاتِ برزخی

قرآنِ حکیم کا ارشاد ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ہ

ترجمہ:۔ خبردار بلاشبہ اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ ملال۔

مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ

ترجمہ:۔ جو اللہ والا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔

بلاشبہ جو اللہ کا محبوب اور پیارا ہو جاتا ہے اس کو نہ تو دنیا میں کسی کا خوف وخطر رہتا ہے اور نہ آخرت ہی میں ان حضرات کو کوئی رنج وغم ہے۔ دنیا کی زندگی میں حاجتمندوں کی حاجت روائی فرماتے ہیں اور نامرادوں کی مرادیں بر لاتے ہیں بلاؤں کو رد فرماتے ہیں مظلوموں کی فریاد رسی کرتے ہیں، درندے، آگ، پانی، ہوا اور زمین سب ان حضرات کیلئے مسخر کر دی جاتی ہے جیسا کہ اولیاء کرام کے حالات کے مطالعہ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی ہوا میں اڑتا نظر آتا ہے تو کوئی پانی پہ نماز ادا کر رہا ہے وغیرہ وغیرہ ایسطرح وصال کے بعد بھی اپنے فیوض وبرکات سے معتقدین وزائرین کو مستفیض فرماتے اور اہل حاجت کی حاجت روائی فرماتے رہتے ہیں جس کو جس قدر ان حضرات سے قرب حاصل ہوگا۔ اسی قدر فیضیاب ہوگا۔ اور رحمت خداوندی کا مستحق ہوگا چنانچہ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ بندہ نفلی عبادات کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب وپیارا بنا لیتا ہوں۔ اور جب وہ میرا محبوب وپیارا ہو جاتا ہے تو میں اس بندے کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سُنا کرتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے چلتا ہے اور اگر مجھ سے کچھ طلب کرتا ہے تو میں اس کو ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ

Marfat.com

میں آنا چاہتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں۔ میں اس کے کسی سوال کو رد نہیں کرتا۔

شعر

گفتۂ او گفتۂ اللہ بُود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بُود

اسی حدیث قدسی میں اللہ رب العزت جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے مَنْ عَادَلِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ

ترجمہ:۔ جس (بدنصیب) نے میرے کسی ولی سے عداوت کی اس کو میری طرف سے اعلانِ جنگ ہے۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۹۷)

توضیح حدیث:۔ اللہ تعالےٰ جسم و جسمانیات سے منزہ ہے لہذا کسی بندے کا ہاتھ پاؤں آنکھ کان وغیرہ ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو مقام قرب میں پہنچ کر من جانب اللہ وہ طاقت و قدرت بخش دی جاتی ہے جو عام انسانوں سے بدرجہا اتم و اکمل ہوتی ہے اور جب وہ بندہ اپنی اس خداداد طاقت و قوت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ جیسے مہینوں کی مسافت منٹوں میں طے کر لینا۔ دور دراز کی چیزوں کو دیکھ لینا۔ مردہ کو زندہ کر دینا ایک وقت میں مختلف مقامات میں موجود ہونا وغیرہ تو اس کو کرامت کہتے ہیں۔

حدیث پاک سے کھلے طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے ان محبوبوں کی شان میں بے ادبی و گستاخی کرنا ان سے بغض و عداوت کرنا رب تعالیٰ کی ناراضگی ہے ذرا سوچیں وہ لوگ جو ان محبوبانِ حق کو اپنے جیسا کہتے ہیں اور مٹی کا ڈھیر بتاتے ہیں اور بتوں اور تھانوں سے تشبیہ دیتے ہیں اور ان کے مزارات طیبہ پر حاضری کو شرک و بدعت قرار دیتے ہیں۔ اور طرح طرح کے گستاخانہ کلمات استعمال کرتے ہیں کیا محبت و عقیدت کی یہی دلیل ہے۔ یا بغض و عداوت کی کھلی ہوئی علامت ہے۔

لَوْ کَانَ حُبُّکَ صَادِقًا لَاَطَعْتَہٗ
اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ یُّحِبُّ مُطِیْعٌ

باقی رہنے والی محبت قرآن کریم کا ارشاد ہے۔

Marfat.com

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ

ترجمہ:۔ گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار (ترجمہ رضویہ پارہ ۲۵ ع ۱۲)

اللہ والوں سے عقیدت و محبت وہ مضبوط رشتہ ہے جو دنیا و آخرت دونوں جگہ قائم رہنے والا ہے قیامت کے دن جب کہ نفسی نفسی کا عالم ہو گا۔ کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہو گا۔ اس وقت یہ جماعت بے خوف ہو گی اور اپنے محبین کی دستگیری کرے گی۔

شعر

اُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰہَ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

اولیاء اللہ، بزرگان دین کا دنیا و آخرت دونوں مقام پر امداد و اعانت کرنا، فریاد رسی کرنا، احادیث نبویہ سے ثابت ہے ملاحظہ فرمائیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا اِخْتَصَّهُمْ بِحَوَائِجِ النَّاسِ یَفْزَعُ النَّاسُ اِلَیْهِمْ فِیْ حَوَائِجِهِمْ اُولٰٓئِكَ الْاٰمِنُوْنَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

ترجمہ:۔ اللہ عزوجل کے کچھ بندے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں حاجت روائی خلق کے لیے خاص فرما دیا ہے لوگ گھبرائے ہوتے اپنی حاجتیں ان کے پاس لاتے ہیں اور ان بندوں کا خود یہ حال ہے کہ عذاب الٰہی سے امان میں ہیں الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ بسند حسن (بحوالہ الامن والعلیٰ، امام احمد رضا صفحہ ۳۰)

دوسری حدیث:۔ سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَیْرًا صَیَّرَ حَوَائِجَ النَّاسِ اِلَیْهِ

ترجمہ:۔ اللہ تعالےٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو لوگوں کا مرجع حاجات بناتا ہے (کہ لوگ اپنی حاجتیں اس کے پاس لے جائیں اور وہ حاجت برآری فرمائیں) (حوالہ مذکورہ صفحہ ۳۱)

Marfat.com

ان ارشادات سے ظاہر ہوا کہ اولیاء کرام وصال کے بعد بھی عالم کے اندر تصرف کرتے اور اس کے کاموں کی تدبیر فرماتے ہیں۔

امام غزالی وامام رازی علامہ احمد بن محمد شہاب خفاجی کفایۃ الراضی میں امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی وامام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ

اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا من اصحاب القبور الا انہ لیس بحدیث کما توھم ولذا اتفق الناس علی زیارۃ مشاھد السلف والتوسل بھم الی اللہ تعالیٰ وان انکرہ بعض الملاحدہ فی عصرنا والمشتکی الیہ ھو اللہ (الامن والعلیٰ صفحہ ۴۷)

ترجمہ:۔ جب تم اپنے کاموں میں متحیر ہو تو مزارات اولیاء سے مدد مانگو مگر یہ حدیث نہیں ہے جیسا کہ بعض لوگوں کو وہم ہوا ہے اور اسی لیے بزرگانِ دین واولیاء کرام کی زیارت کرنے اور انھیں اللہ عزوجل کی طرف وسیلہ بنانے پر مسلمانوں کا اتفاق ہے اگرچہ ہمارے زمانہ میں بعض ملحد بے دین لوگ اس کے منکر ہوتے اور خدا ہی کی طرف اس فساد کی فریاد ہے۔

سبحان اللہ کیا صاف وصریح فرمان ہے اہل سنت کو بدعتی کہنے والے دیکھیں کہ بدعتی کون ہے؟ اولیاء کرام سے عقیدت ومحبت رکھنے والے اور ان سے مرادیں مانگنے والے ان کو وسیلہ ٹھہرانے والے یا ان سب امور مستحبہ ومتفقہ کو شرک وبدعت کہنے والے امام غزالی وامام فخر الدین رازی رحمہما اللہ تعالیٰ عنہما زیارتِ قبور اور اہل قبور سے طلب استعانت کو مسلمہ اور متفقہ مسئلہ فرماتے ہیں اور مخالفت کرنے والوں کو بے دین اور ملحد فرماتے ہیں ان پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

غیر اللہ سے مدد مانگنا حدیث شریف میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

Marfat.com

اذا ضل احدکم شیئًا او اراد عونا وھو بارض لیس بھا انیس فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی فان للہ عبادًا لا یراھم

(بحوالہ برکاتہ الامداد امام احمد رضا صفحہ ۱۶)

ترجمہ:۔ جب تم میں سے کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے۔ یا راستہ بھول جائے اور رہنمائی میں مدد چاہتا ہو مگر ایسی جگہ ہو کہ وہاں کوئی ہمدم نہیں تو اس کو چاہیئے اس طرح پکارے تین مرتبہ کہ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو کیونکہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو یہ نہیں دیکھتا وہ اس کی مدد کریں گے۔

طبرانی و ابن حبان وغیرہ محدثین نے نقل فرمایا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا

اطلبوا الفضل عند الرحماء من امتی تعیشوا فی اکنافھم فان فیھم رحمتی۔

ترجمہ:۔ میرے رحمدل امتیوں سے فضل طلب کرو کہ ان کے سایہ میں چین کرو گے کیونکہ ان میں میری رحمت ہے۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ

اطلبوا الحوائج الی ذوی الرحمۃ من امتی ترزقوا وتنجحوا

ترجمہ:۔ اپنی حاجتیں میرے رحمدل امتیوں سے مانگو رزق پاؤ گے مرادیں پوری ہوں گی۔

دوسری جگہ حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے رحمدل بندوں سے فضل طلب کرو ان کے دامن رحمت میں عیش کرو گے کیونکہ میں نے ان کے اندر اپنی رحمت رکھی ہے۔ (حوالہ مذکورہ)

طوالت کے خوف سے اسی قدر پر اکتفا کرتا ہوں ورنہ اس باب میں متعدد آیات قرانیہ و احادیث نبویہ پیش کی جاسکتی ہیں جن کے اندر غیر اللہ سے مدد مانگنے اور وسیلہ ٹھہرانے کی صراحت ثابت ہوتی ہے لہٰذا اس سے انکار بلا شبہ اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ و

وآلہٖ وسلم کے فرمان کی مخالفت ہے جو یقیناً بدعت وگمراہی ہے۔

اسلامی عقیدہ مذکورہ بالا دلائل سے واضح طور پر ثابت ہو گیا کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا مرادیں چاہنا حاجت روا ماننا جائز ہے لیکن ان سے مدد مانگنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ان کو موثر حقیقی اور مختار مطلق مان لیا جائے بلکہ فیض یافتہ وفیض رساں جان کر وسیلہ ٹھہرائے اور یہی ہر مسلمان صاحب ایمان سمجھتا بھی ہے کہ

توسل کر نہیں سکتے خدا سے
اسے ہم مانگتے ہیں اولیا سے

ورنہ کوئی جاہل سے جاہل مسلمان ہرگز ہرگز کسی ولی یا بزرگ کو خدا یا موثر حقیقی سمجھ کر معاذ اللہ مراد نہیں مانگتا۔ ہمارے طرف گنواروں میں یہ مثل مشہور ہے کہ گاجی میاں کا دگھرے آنکھ دیہیں؟ یعنی کیا سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی کو آنکھ گھر سے دیں گے؟ دیگا رب لیکن ان کے وسیلے اور ان کی دعا سے چنانچہ علامہ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ القوی فرماتے ہیں کہ

لَیْسَ الْمُرَادُ نِسْبَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْخَلْقِ وَالْاِسْتِقْلَالِ بِالْاَفْعَالِ ھٰذَا لَا یَقْصِدُہٗ مُسْلِمٌ فَصَرْفُ الْکَلَامِ اِلَیْہِ وَمَنْعُہٗ مِنَ التَّلْبِیْسِ فِی الدِّیْنِ وَالتَّشْوِیْشِ عَلٰی عَوَامِ الْمُوَحِّدِیْنَ۔

ترجمہ:۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مدد مانگنے کا یہ مطلب نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خالق اور فاعل مستقل ٹھہراتے ہوں یہ تو کوئی مسلمان ارادہ نہیں کرتا۔ لہٰذا اس معنی پر کلام کو ڈھال کر استعانت سے منع کرنا دین میں مغالطہ دینا اور عام مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے۔

امام ابن حجر مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

اَلتَّوَجُّہُ وَالْاِسْتِعَانَۃُ بِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِغَیْرِہٖ لَیْسَ لَھَا مَعْنًی فِیْ قُلُوْبِ الْمُسْلِمِیْنَ غَیْرُ

Marfat.com

ذٰلِكَ وَلَا يَقْصِدُ بِهَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ سِوَاهُ فَمَنْ لَّمْ يَنْشَرِحْ صَدْرُهٗ لِذٰلِكَ فَلْيَبْكِ عَلٰى نَفْسِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ (برکاتہ الامداد صفحہ ۳۵)

ترجمہ:- یعنی سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا حضور کے سوا انبیاء او لیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء کی طرف توجہ کرنا اور ان سے فریاد چاہنے کے یہی معنی مسلمانوں کے دل میں ہیں اس کے سوا کوئی بھی مسلمان دوسرے معنی مراد نہیں لیتا لہٰذا اگر کسی کا دل اسے قبول نہ کرے یا اس کی سمجھ میں نہ آئے تو اس کو اپنی قسمت پر رونا اور اپنے اُوپر ماتم کرنا چاہیئے (کہ ایسی ناقص فہم اسے ملی)

کسی کی کم فہمی یا لاعلمی کی بنا پر اللہ ورسُول کا حکم تو نہیں بدل دیا جائیگا۔

شعر

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

حقیقۃً فریاد اللہ عزوجل کے حضور ہے، اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ رب العزت اور بندے کے درمیان واسطہ اور ذریعہ ہیں۔

امام شافعی امام اعظم کے مزار پر سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پاک پر علماء ومشائخ وعوام الناس کا ایک اژدھام ہوتا لوگ اپنی حاجتیں ومرادیں ان کے وسیلہ سے طلب کرتے اور بامراد واپس ہوتے آپ کا مزار اہل حاجت کے لیے تریاق کا اثر رکھتا ہے اسی لیے عوام تو عوام ائمہ وقت بھی ضرورت کے وقت حاضری دیتے۔ چنانچہ سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مجتہدِ وقت امام زمانہ اور صاحب مذہب بھی ہیں آپ کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی یا کسی مسئلہ میں پیچیدگی ہوتی تو آپ امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مزار پاک پر بصد عزت واحترام حاضر ہوتے اور مسلک حنفی پر دوگانہ ادا فرماتے، اور ارشاد فرماتے ہیں کہ اس جلیل القدر امام کے سامنے اس کے مذہب کے خلاف نماز ادا کروں مجھے شرم آتی ہے۔ چنانچہ الخیرات الحسان میں حضرت علامہ شہاب الدین بن حجر مکی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں۔

Marfat.com

اعلم انه لم يزل العلماء وذو و الحاجات یزورون قبره ويتوسلون عنده فی قضاء حوائجهم ويرون نجح ذالك منهم الامام الشافعی رحمۃ الله تعالی لما كان ببغداد فانه جاء عنه انه قال انی لا تبرك بابی حنيفة واجیٔ الی قبره فاذا عرضت لی حاجة صليت ركعتين وجئت الی قبره وسالت الله عنده فتقضی سريعا وذكر بعض المتكلمين علی منهاج النووی ان الشافعی صلی الصبح عند قبره فلم يقنت فقيل له لم قال تادبا مع صاحب هذا القبر وذكر ذلك غيره ايضاً وزاد انه لم يجهر بالبسملة

(الخيرات الحسان صفحہ ٦٣ مطبوعہ مصر)

حضرت علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں علماء و اہل حاجت حضرات ہمیشہ امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر پاک کو وسیلہ بناتے اور ان کی حاجتیں پوری ہوتی تھیں ان علماء میں سے ایک تو خود حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں جس وقت آپ بغداد میں قیام فرماتے تو فرماتے ہیں ——— کہ میں امام ابو حنیفہ سے فیوض و برکات حاصل کرتا ہوں جب مجھے کوئی ضرورت در پیش ہوتی ہے تو دو رکعت نماز پڑھ کر آپ کے مزار کی جانب متوجہ ہوتا ہوں۔ اور مزار کے قریب کھڑا ہو کر اللہ سے سوال کرتا ہوں فوراً میری ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ بعض متکلمین فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فجر کی نماز امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کے پاس ادا کی لیکن دعاء قنوت نہیں پڑھی۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ بسم اللہ بھی بلند آواز سے نہیں پڑھی (حالانکہ امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ بلند آواز سے اور فجر میں دعاء قنوت کے پڑھنے کا حکم ہے) لوگوں نے آپ سے سوال کیا کہ آپ نے اپنے مسلک کیخلاف کیوں کیا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ اس مزار پاک میں آرام فرمانے والے کے ادب و احترام کی وجہ سے۔

Marfat.com

ابن جوزی جو مخالفین کے معتمد علیہ ہیں اپنی کتاب صفوۃ الصفوہ میں لکھتے ہیں۔

اِسْنَادُ کَانَ اِبْرَاهِیْمُ الْجَزْلِیْ یَقُوْلُ قَبْرُ مَعْرُوْفٍ کَرْخِیِّ التِّرْیَاقُ الْمُجَرَّبُ

ترجمہ:۔ ابراہیم جزلی فرماتے ہیں کہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مزار پاک دعا کی اجابت کے لیے تریاق مجرب ہے۔

ان آئمہ اسلام و علماء کرام کے مزارات طیبہ پر حاضری دینا اور ان کے توسل سے اپنی مرادیں مانگنا یقیناً جائز و درست ہے اس کو ناجائز و شرک و بدعت کہنا بلاشبہ محرومی و خسران ہے لیسے بے ادبوں اور گستاخوں سے اجتناب لازم ہے۔

مزار موسیٰ کاظم و امام شافعی

حاشیہ مشکوٰۃ باب زیارۃ القبور میں ہے۔

اَمَّا الْاِسْتِمْدَادُ بِاَهْلِ الْقُبُوْرِ فِیْ غَیْرِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَوِ الْاَنْبِیَاءِ فَقَدْ اَنْکَرَهٗ کَثِیْرٌ مِّنَ الْفُقَهَاءِ وَاَثْبَتَهُ الْمَشَائِخُ الصُّوْفِیَةُ وَبَعْضُ الْفُقَهَاءِ قَالَ الْاِمَامُ الشَّافِعِیُّ قَبْرُ مُوْسَی الْکَاظِمِ تِرْیَاقٌ مُجَرَّبٌ لِاِجَابَةِ الدُّعَاءِ وَقَالَ الْاِمَامُ الْغَزَالِیْ مَنْ یُسْتَمَدُّ فِیْ حَیَاتِهٖ یُسْتَمَدُّ بَعْدَ وَفَاتِهٖ صفحہ ۱۵۴

ترجمہ:۔ حضور علیہ السلام و دیگر انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اور اہل قبور سے مدد مانگنے کا بہت سے فقہاء نے انکار کیا اور مشائخ صوفیہ اور فقہاء کی ایک جماعت نے اس کو جائز قرار دیا ہے چنانچہ سیدنا حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام موسیٰ کاظم کی قبر شریف دعا کی قبولیت کے لیے آزمودہ تریاق ہے اور سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس شخص سے زندگی میں مدد مانگی جاسکتی ہے اس سے بعد وفات بھی مدد مانگی جاسکتی ہے اس سے ثابت ہوا کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے مدد طلب کرنے میں تو کسی کو انکار ہی نہیں بلکہ علماء و بزرگان دین سے بھی مدد طلب کرنا جائز ہے۔

Marfat.com

کفن چور کی مغفرت

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں کہ ایک شخص کفن چور تھا۔ اس کا کام ہی تھا مُردوں کو تلاش کر کے قبر سے کفن چرا لینا۔ ہر اچھے بُرے کے جنازہ میں شریک ہوتا۔ چنانچہ ایک صالحہ عورت کا انتقال ہوا۔ یہ کفن چور جنازہ میں شریک ہوا تاکہ قبر پر نشان مقرر کرے اور رات کو تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ جب لوگ دفن سے فارغ ہو کر اپنے اپنے گھروں کو پلٹے رات ہوئی حسبِ معمول کفن چور پہنچا اور قبر کھود کر کفن نکالنا چاہا کہ اتنے میں اس صالحہ عورت سے آواز آتی ہے۔ سبحان اللہ جنتی آدمی جنتی عورت کا کفن لیجانا چاہتا ہے یہ کلام سُن کر کفن چور متحیر ہو گیا اور پُوچھا کہ کیا اللہ تعالےٰ نے تجھے اور مجھے دونوں کو بخش دیا؟ اس نیک عورت نے جواب دیا کہ خداوند قدوس نے میری مغفرت تو فرما ہی دی بلکہ ہر اس شخص کو بخش دیا جو میری نمازِ جنازہ میں شریک تھا۔ تم بھی میری نماز میں تھے اس لیے اللہ تعالےٰ نے تمہاری بھی مغفرت فرما دی۔ اس کفن چور نے اتنا سُنا تو فوراً قبر کو برابر کر دیا اور اس بُرے کام سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تائب ہو گیا (ش ص صفحہ ۸۶)

سبحان اللہ۔ اللہ والوں کی یہ شان ہے کہ ان کی نمازِ جنازہ میں شرکت مغفرت کا ذریعہ بن جاتی ہے اور وصال کے بعد بھی بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہِ راست دکھاتے رہتے ہیں۔

اللہ والوں کا قبر میں اعزاز

شرح صدور میں علامہ موصوف روضۃ الریاحین سے ایک بزرگ کا واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ میں ایک عابد کے لیے قبر کھود رہا تھا ابھی کھدائی مکمل نہ کر سکا تھا کہ اچانک بغل والی قبر سے ایک اینٹ گر پڑی اور وہ قبر کھل گئی۔ اس قبر کی طرف دیکھا تو اچنبھا سا ہو گیا۔ دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ قبر میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے جسم پر سفید کپڑا ہے جو حرکت کر رہا ہے اور گود میں قرآن مجید سونے کے حرفوں سے لکھا ہوا رکھا ہے اور وہ اللہ والے بزرگ اس کی تلاوت کر رہے ہیں میری جانب سر اٹھا کر دیکھا اور پُوچھا کیا قیامت قائم ہو گئی میں نے عرض کیا ابھی نہیں، بزرگ نے فرمایا۔ اچھا اس اینٹ کو اس کی جگہ درست کر دو اللہ تم پر رحم فرمائے اور محفوظ رکھے (ش ص صفحہ ۸۵)

شعر

اگر گیتی سراسر باد گردد   چراغ مقبلاں ہرگز نہ میرد

Marfat.com

حکایت قاضی بہاء الدین فرماتے ہیں کہ ہم چند آدمی قاہرہ جا رہے تھے کہ راستہ میں ہمارے ایک ساتھی شیخ امین الدین کا انتقال ہوگیا جس وقت ہم لوگ ان کی لاش لے کر قاہرہ کے دروازے پر پہنچے تو پہرہ داروں نے اندر داخل ہونے سے روک دیا کہ شہر کے اندر مردہ لے کر جانے کی اجازت نہیں ہے اتنے میں ہم کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت شیخ امین الدین نے اپنے ہاتھ کو اٹھا دیا پہرہ داروں نے سمجھا کہ یہ شخص زندہ ہے اس لئے اندر جانے کی اجازت دے دی

(ش ص صفحہ ۸۶)

اسکندریہ کا قلعہ اسلامی لشکر شہر اسکندریہ پر حملہ آور تھا اسکندریہ کا بادشاہ خود بھی اس جنگ میں شریک تھا اور بڑے زور و شور سے لڑائی کا انتظام کر رہا تھا۔ کافروں کی فوج ایک بہت بڑے مضبوط قلعہ کے اندر تھی اور لشکر اسلام قلعہ کے سامنے ایک بڑے میدان میں خیمہ زن تھا زیادہ دنوں تک باہم جنگ ہوتی رہی مگر چونکہ کفار قلعہ کے اندر بند تھے اس لیے انہیں کچھ نقصان نہ پہنچا ایک دن صحابی رسول حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفار سے فرمایا کہ اے کافرو اس وقت ہمارے لشکر میں اللہ کے ایسے پیارے بندے بھی موجود ہیں کہ اگر اس قلعہ کی دیواروں کو حکم دے دیں کہ زمین میں دھنس جائے تو فوراً قلعہ زمین کے اندر دھنس جائیگا اتنا فرما کر اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور ہاتھ سے قلعہ کی فصیل کو دھنس جانے کا اشارہ کیا۔ فوراً پورا قلعہ جو اس قدر مضبوط اور سنگین تھا زمین میں اتر گیا۔ اور جتنے قلعہ کے اندر تھے آن کی آن میں کھلے میدان میں کھڑے نظر آنے لگے یہ منظر دیکھ کر اسکندریہ کے بادشاہ کے ہوش اڑ گئے بادشاہ پوری فوج لے کر بھاگ نکلا اور شہر مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا۔

(دیکھی حکایات حصہ دوم صفحہ ۸۰)

بیشک اللہ والوں کی زبان سے جو بات نکلتی ہے۔ وہ فوراً پوری ہو کر رہتی ہے اللہ کے محبوبوں اور پیاروں کی شان یہ ہے کہ سوکھے دریا کو حکم دے دیں تو رواں ہو جاتے اور بہتے ہوئے دھارے پر قدم رکھ دیں تو خشکی پیدا ہو کر راہ دے دے بلاؤں کے رد ہونے مصائب کے دور ہونے کی دعائیں فرما دیں تو پروردگار عالم قبول فرما لیتا ہے۔ وَلٰکِنَّ الْحُسَّادَ لَا یَفْقَهُوْنَ۔

چوتھا باب

عام احوالِ برزخ

دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالم ہے جس کو برزخ کہتے ہیں مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام اِنس وجن کو حسبِ مراتب اِس میں رہنا ہوتا ہے اور یہ عالم اس دُنیا سے بہت بڑا ہے دنیا کو عالم برزخ کے ساتھ ایسی ہی نسبت ہے جیسے کہ ماں کے پیٹ کو دنیا کے ساتھ۔

برزخ میں کسی کو تکلیف ملتی ہے کسی کو آرام کفار ومشرکین اور منافقین تو ہمیشہ عذاب قبر میں مبتلا رہیں گے کبھی انھیں چھٹکارا نہیں ملے گا مُسلمان اگر عصیان ونافرمانی کی بنا پر عذاب میں مبتلا بھی ہوگا تو کچھ دیر کے لیے ایمان والے پر ہمیشگی کا عذاب نہیں ہوگا بلکہ مؤمنین کی فاتحہ خوانی اور دُعا، و استغفار سے مسلمانوں پر عذاب قبر کی تخفیف ہوتی ہے اوران کے گناہ معاف ہوتے اور مراتب کی بلندی ہوتی ہے۔

اُمّتِ مرحومہ اخرج الطبرانی فی الاوسط عن انس مرفوعًا امتی امۃ مرحومۃ تدخل قبورھا بذنوبھا وتخرج من قبورھا لاذنوب علیھا تمحص عنھا باستغفار المومنین لھا

ترجمہ:۔ طبرانی نے اوسط میں حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث روایت کی ہے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا میری اُمّت امتِ مرحومہ ہے۔ قبروں میں گناہ کی حالت میں داخل ہوتی ہے لیکن جب وقت قبر سے اُٹھے گی تو مومنین کے استغفار اور دعاؤں کی وجہ سے گناہوں سے پاک وصاف ہوکر نکلے گی۔ (شرح الصدور صفحہ ۱۲۸)

حدیث:۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔

Marfat.com

ان الصدقة لتطفی عن اھلھا حر القبور (حوالہ مذکور)

ترجمہ:- بیشک صدقہ کرنا صدقہ کرنے والے سے حرارت قبر کو ٹھنڈا کرتا ہے
حدیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ زندوں کا دعا، استغفار کرنا فاتحہ پڑھنا، تلاوت قرآن مجید
صدقہ وخیرات کرنا، مردوں کے لیے نفع بخش ہیں۔

قبر کا تحفہ اخرج الطبرانی فی الاوسط عن انس سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول ما من اھل میت یموت منھم میت فیتصدقون عنه بعد موته الا اھداھا له جبریل علی طبق من نور ثم یقف علی شفیر القبر فیقول یا صاحب القبر العمیق ھذه ھدیة اھداھا الیك اھلك فاقبلھا فتدخل علیه فیفرح بھا ویستبشر ویحزن جیرانه الذین لا یھدی الیھم شیئ (ش ص صفحہ ۱۲۹)

ترجمہ:- طبرانی نے انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت فرمایا کہ میں نے حضور آقائے دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص مرجاتا ہے اور اس کے عزیز واقارب اس کے لیے صدقہ وایصالِ ثواب کرتے ہیں تو حضرت جبریل علیہ السلام نورانی طشت میں رکھ کر اس مردے کے پاس لے جاتے ہیں اور قبر کے کنارے کھڑے ہوکر پکارتے ہیں کہ اے قبر کی گہرائی میں رہنے والے تمہارے گھر والوں نے یہ تحفہ تمہیں بھیجا ہے اِسے قبول کرلو مردہ اسے حاصل کرکے خوش ہوگا اور دوسروں کو خوشخبری سناتے گا۔ اس کے پڑوسیوں میں جس کے لیے کوئی ہدیہ نہیں بھیجا گیا ہوگا، وہ یہ سُن کر رنجیدہ اور مغموم ہوگا۔

Marfat.com

مالک بن دینار ایک قبرستان میں ابن بخار نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے کہ حضرت مالک بن دینار رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ جمعرات کو ایک قبرستان میں پہنچا۔ اچانک ایک چمکدار روشنی دیکھی تعجب سے لا الٰہ الا اللہ کہا اور میں نے سمجھا کہ اس قبرستان کے تمام مردوں کی مغفرت کر دی گئی ہے اتنے میں ایک غیبی آواز مجھے سنائی پڑی کہ اے مالک بن دینار جو تمہیں اس قبرستان میں نور دکھائی دے رہا ہے، یہ ایک مسلمان کا بھیجا ہوا تحفہ ہے جو اس نے اس قبرستان کے مُردوں کے لیے بھیجا ہے میں نے اس پکارنے والے سے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے تجھے بولنے کی قدرت دی ہے یہ بھی بتادے کہ یہ ہدیہ کس قسم کا ہے اس پر اس ہاتف نے فرمایا کہ آج رات ایک مومن نے اُٹھ کر وضو کیا اور عمدہ وضو کیا اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھی اس میں سورۃ فاتحہ کے بعد قُلْ یَا اَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھا اور اس دو رکعت کا ثواب قبرستان کے مسلمانوں کی ارواح کو ہدیہ کر دیا جس کو اللہ رب العزت نے نورانی شکل میں ان لوگوں کو عطا فرمایا ہے جس کی وجہ سے پورا قبرستان بقعۂ نور بنا ہوا ہے۔

حضرت مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد سے میں نے ہر جمعرات کو پابندی کے ساتھ دو رکعت پڑھ کر ایصالِ ثواب کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ ایک رات کو میری قسمت کا ستارہ بلندی پر آیا اور خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سراپا کرامت سے مشرف ہوا۔ آقائے دو جہاں نے فرمایا اے مالک ابن دینار تم نے میری اُمت کو جو تحفے بھیجے اللہ تعالےٰ نے ان سب کو قبول فرما لیا اور اس کے نور کے برابر تیری مغفرت فرما دی اور ان نمازوں کا تجھے ثواب بھی ملا اور قصرِ جنت میں ایک محل تیرے واسطے خاص کر دیا جس کا نام منیف ہے (ش ص صفحہ ۱۲۸)

بیشک ہماری چھوٹی چھوٹی عبادتیں اگر دربار خداوندی میں قبولیت حاصل کر لیں تو وہ عظیم مرتبہ والی ہو جاتی ہیں لہٰذا ہمیں ایصال ثواب کرنے میں اس کا کبھی خیال نہیں کرنا چاہیے کہ یہ معمولی چیز ہے یا تھوڑی عبادت ہے بلکہ اس میں خلوص و محبت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

Marfat.com

——— ریاکاری اور نام و نمود دکھاوے کا شائبہ بھی نہ ہونا چاہیئے اور نہ کوئی دنیوی غرض اِس سے وابستہ ہو بلکہ خلوص و صداقت کیساتھ کارِ خیر کیا جائے اور اس کا ایصالِ ثواب اپنے والدین واعزہ واحباب کو نذر کر دیا جائے تو اِس سے ان کو بھی فائدہ پہنچے گا اور کرنیوالا بھی اجر و ثواب کا مستحق ہو گا۔

نورانی طشت حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک قبرستان کو خواب میں اِس حال میں دیکھا کہ قبریں پھٹی ہوئی ہیں مردے قبروں سے باہر نکل کر بیٹھے ہوتے ہیں اور سب کے سامنے ایک ایک طشت نور کا موجود ہے لیکن ایک آدمی کو دیکھا کہ اِس کے سامنے نورانی طشت نہیں ہے میں نے اِس سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ سب کے سامنے نورانی طشت ہے مگر تمہارے سامنے نہیں ہے ہا پس اس نے جواب دیا کہ اے ابو قلابہ جن لوگوں کے سامنے آپ نورانی طشت دیکھ رہے ہیں۔ دُنیا کے اندر ان سب کے نیک بخت صالح اولادیں اور دوست و احباب ہیں جو ان کے لیے دُعا و استغفار اور ایصالِ ثواب کرتے رہتے ہیں، صدقات و خیرات دیتے ہیں، یہ نور جو تم دیکھتے ہو اِنھیں باتوں کی وجہ سے ہے اے ابو قلابہ ایک لڑکا میرا بھی دُنیا میں ہے، لیکن نالائق ہے نہ تو کبھی دُعا کرتا ہے نہ کسی چیز کا ایصالِ ثواب ہی کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ میرے سامنے کوئی نور نہیں ہے جس سے میں اپنے پڑوسیوں کے رُو برُو سخت شرمندہ ہوتا ہوں حضرت ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ جب میں نیند سے بیدار ہوا تو اِس شخص کے لڑکے کو بلا کر پُورا واقعہ سنایا۔ اِس لڑکے نے فوراً اپنے بُرے اعمال و عادات سے توبہ کی اور وعدہ کیا کہ آج سے سب بُرے کام چھوڑ کر اعمالِ صالحہ و عبادت کی جانب متوجہ رہوں گا اب اِس لڑکے نے اپنے باپ کے لیے دُعا و استغفار و ایصالِ ثواب، خیرات و صدقات کرنا شروع کر دیا۔ کچھ دنوں بعد دوبارہ اسی قبرستان کو خواب میں دیکھا کہ قبریں پھٹی ہوئی ہیں اور مردے قبروں سے باہر بیٹھے ہوتے ہیں لیکن پہلی مرتبہ جس مردہ کے سامنے نورانی طشت نہیں نظر آیا تھا آج دیکھا کہ اس کے سامنے سب سے زیادہ نور ہے جو آفتاب کی طرح

Marfat.com

جگمگا رہا ہے اس شخص نے کہا اے ابو قلابہ! اللہ تعالیٰ تم کو میری طرف سے جزاء خیر عطا فرمائے۔ کیونکہ تمہاری نصیحت سے میرا لڑکا جہنم کی آگ سے نجات پا گیا اور میں اپنے پڑوسیوں میں شرمندگی سے بچ گیا فالحمد للہ علی ذالک (قلیوبی)

تنبیہ:۔ مسلمانو! ذرا غور کرو کہ تم اپنی بے راہ روی اور اپنی غفلتوں و بداعمالیوں سے اپنے والدین واعزہ واحباب کو جو اس دنیا سے تم سے جدا ہو گئے ہیں کس قدر انھیں دُکھ اور رنج پہنچاتے ہو کبھی بھولے سے بھی ان کو یاد نہیں کرتے ذرا سوچو تو یہ وہی لوگ تو ہیں جن کے لیے زندگی میں تم ہر طرح کا آرام وآسائش پہنچانے کی کوشش کرتے تھے وقت آجانے پر جان و مال قربان کرنے کو تیار ہو جاتے تھے۔ اگر وہ کسی تکلیف و پریشانی میں مبتلا ہوتے تو تم بے چین ہو جاتے مگر آج جبکہ وہ تم سے ظاہری زندگی میں جدا ہو گئے تو تم نے انکو ایسا بھلا دیا کہ کبھی انکی قبر پر جاکر درود و فاتحہ اور ایصال ثواب کی بھی یاد نہیں آتی حالانکہ آج ان کے ساتھ بھلائی اور حسن سلوک کی زیادہ ضرورت ہے، آج تمہاری معمولی نیکیاں ان کے لیے بہت بڑا سرمایہ ثابت ہوں گی کیونکہ اس وقت ان کے نیکی اور بھلائی کرنے کا زمانہ ختم ہو چکا ہے اپنی زندگی میں جو کچھ کرنا تھا کر لیا۔

یاد رکھو! ایک دن تمہارے لیے بھی ایسا ہی آنیوالا ہے جب کہ قبر کی تاریکی میں تنہائی کے عالم میں ہوگے نیکیوں کا زمانہ ختم ہو چکا ہوگا۔ کراماً کاتبین دفتر اعمال تہہ کر چکے ہوں گے۔ اس وقت تم بھی یہ خواہش کروگے کہ تمہارا کوئی عزیز کوئی دوست تمہاری قبر پر آکر فاتحہ پڑھ جاتے ایصال ثواب کر دے، دُعاء مغفرت کر دے لہٰذا تم پر لازم ہے کہ اپنے بزرگوں اور دوستوں کی قبروں پر پابندی سے حاضری دیا کرو اور قرآن مجید کی تلاوت و درود فاتحہ و ایصال ثواب سے ان کو خوش رکھو۔ ان کے پڑوسیوں کے رُوبرُو انھیں شرمندگی اور رسوائی سے بچاؤ اس سے دو فائدے ہوں گے۔ ایک تو ان کی خوشنودی حاصل ہوگی دُوسرے تمہاری اولاد اگر آج ان اعمال پر تمہیں دیکھے گی تو کل تمہارے ساتھ اسی طرح کا حسن سلوک کریگی۔

شعر:۔ چوں خواہی کہ نامت بود در جہاں — مکن نام نیک بزرگان نہاں

Marfat.com

ام سعد کا کنواں اس میں علماء و مشائخ اہلِ سنت کا اتفاق ہے کہ زندوں کے اعمال خیر مردوں کے لیے نفع بخش ہوتے ہیں چنانچہ علامہ تفتازانی علیہ الرحمۃ شرحِ عقائد میں فرماتے ہیں کہ

فِی دُعَاءِ الْاَحْیَاءِ لِلْاَمْوَاتِ وَ صَدَقَتِھِمْ عَنْھُمْ نَفْعٌ خِلَافًا لِلْمُعْتَزِلَۃِ

ترجمہ:۔ زندہ لوگ اگر مردوں کے لیے دعا کریں یا مردوں کی طرف سے صدقہ کریں تو مردوں کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے۔ اس مسئلہ میں گمراہ فرقہ معتزلہ ہی کا اختلاف ہے۔

اسی طرح ہدایہ میں امام برہان الدین مرغینانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

ان الانسان لہ ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوۃ او صوما او صدقۃ او غیرھا عند اھل السنۃ والجماعۃ

(ھدایہ اولین صفحہ ۲۷۶)

ترجمہ:۔ بلاشبہ ہر انسان کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے عمل کا ثواب کسی غیر کو بخش دے چاہے نماز ہو یا روزہ، صدقہ ہو یا اس کے علاوہ اہل سنت و جماعت کا یہی مذہب ہے۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ماں کا اچانک میری عدم موجودگی میں انتقال ہوگیا تو کیا میرے کسی عمل سے انکو نفع پہنچ سکتا ہے یا نہیں؛ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کیوں نہیں! تم کنواں کھدوا کر اپنی ماں کے نام ایصالِ ثواب کردو۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کنواں بنوایا اور اس کے قریب کھڑے ہوکر فرمایا ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ کہ یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے۔ (بخاری واحمد و طبرانی بحوالہ شرح الصدور صفحہ ۱۲۸)

طبرانی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

نے آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میری ماں کا انتقال ہوگیا اور اس نے حج نہیں کیا تو کیا میں اس کی طرف سے حج بدل کر سکتی ہوں۔ حضور نے فرمایا اگر تیری ماں قرضدار ہوتی اور تو اس کی طرف سے قرض ادا کر دیتی تو کیا قرضہ ادا ہو جاتا یا نہیں؛ صحابیہ نے عرض کیا یارسول اللہ ضرور ہو جاتا حضور نے فرمایا تو تم اپنی ماں کی جانب سے حج کرو۔

یہاں پر انہیں دو حدیثوں کے ذکر پر اکتفا کرتا ہوں یوں تو زندوں کے اعمال سے مردوں کو فائدہ پہنچنے کے ثبوت میں بیشمار احادیث کریمہ وارد ہیں خود اس کتاب میں بھی مختلف مقامات پر اس سے متعلق احادیث ملیں گی

حدیث مذکور میں خاص طور پر قابل غور بات یہ ہے کہ صحابی رسول حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمانا کہ ھذہ لام سعد کنویں کو اپنی والدۂ ماجدہ کے نام سے موسوم کر دیا اور اس پر اپنی ماں کا نام پکارا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو سیدھے سادھے سنیوں کو وَمَا اُھِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ کی آیت کریمہ پڑھ کر مرعوب کرتے اور اپنے عوام کو دھوکہ دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ غوث پاک کے نام گیارھویں کا مرغا اس لیے حرام ہے کہ اس پر غیر اللہ کا نام پکار دیا گیا بڑے پیر کا بکرا اس لیے حرام ہے کہ غیر اللہ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے کیا وہ لوگ ام سعد کے کنویں کے پانی پینے کو بھی حرام ہونے کا فتویٰ دیں گے؟ جس کو صحابہ کرام نے نوش فرمایا اور کسی نے ناجائز وحرام ہونے کا حکم نہیں دیا نہ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سعد کو اس نسبت کرنے سے منع فرمایا اگر وہابیوں اور دیوبندیوں کے نزدیک وَمَا اُھِلَّ بِہٖ کی آیت کریمہ کا وہی مطلب ہے جو وہ بیان کرتے ہیں تو پھر ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ کا کیا مطلب نکالیں گے۔ غوث پاک کا بکرا اور مرغا اور ام سعد کا کنواں دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ فَمَا ھُوَ جَوَابُکُمْ فَھُوَ جَوَابُنَا

شعر۔ الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

وَمَا اُھِلَّ بِہٖ الخ آیت کریمہ کا پھر بھی وہ مطلب نہیں جو غوث پاک و اولیاء کرام کے

Marfat.com

مخالفین لیتے ہیں بلکہ اس کا مطلب وہ ہے جو صحابہ کرام نے لیا جو مفسرین و فقہاء نے بیان کیا کہ اگر کسی جانور کے ذبح کے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا اور اسی پر ذبح کر دیا گیا۔ بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح نہیں کیا یا بسم اللہ اللہ اکبر کے ساتھ غیر خدا کو بھی شریک کر لیا۔ تو وہ جانور حرام ہو گیا اس کا کھانا جائز نہیں الحمد للہ ہم اہل سنت کا یہی مسلک ہے غوث پاک کا بکرا اور مرغا ضرور پکارا جاتا ہے لیکن ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا جاتا ہے اس وقت غوث پاک کا نام ہرگز ہرگز کوئی سنی نہیں لیتا یہ منکرین کا دھوکہ دینا ہے اس سے انکا مقصد اولیاء کرام و بزرگان دین سے عوام کو پھیرنا ہے جو ان کا اصل مُدعا ہے۔

رسُولِ پاک کا فرمان اُمت کے نام

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعًا فَلْيَجْعَلْهَا عَنْ أَبَوَيْهِ فَيَكُوْنُ لَهُمَا أَجْرُهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا (شرح صفحہ ۱۲۹)

وَفِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْبِرِّ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِمَا مَعَ صَلٰوتِكَ وَأَنْ تَصُوْمَ عَنْهُمَا مَعَ صِيَامِكَ وَأَنْ تَتَصَدَّقَ عَنْهُمَا مَعَ صَدَقَتِكَ (حوالہ مذکورہ)

ترجمہ:۔ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی صدقہ نافلہ کرے تو اسے چاہیئے کہ اس صدقہ میں اپنے والدین کو بھی شریک کر لے تو ان کو بھی ثواب ملیگا اور اس صدقہ کرنے والے کے بھی اجر میں کمی نہیں ہوگی اور فرمایا کہ والدین کے ساتھ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ جب تم نماز پڑھو تو ان کے لیے بھی پڑھ لیا کرو اور جب تم روزہ رکھو تو ان کے واسطے بھی رکھو اور جب تم صدقہ و خیرات کرو تو ان کے نام بھی کر دیا کرو۔

ان حدیثوں میں سرکار والدین کے ساتھ ان کے انتقال کے بعد حسن سلوک کرنے کو خاص طور

طور پر تاکید فرماتے ہیں اس سے مردوں تک ہمارے اعمالِ حسنہ کے اجر و ثواب پہونچنے کا واضح طور پر ثبوت ملتا ہے لہٰذا ہمیں اس فرمانِ رسول پر عمل کر کے والدین کے ساتھ زیادہ سے زیادہ حسنِ سلوک کرنا چاہیئے تاکہ ان کی خوشنودی حاصل ہو جن کی رضامندی میں اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی ہے مولیٰ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس کا عامل بنائے۔ آمین۔

مُردوں کی شکایت سے بچو حضرت ابو قلابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ملک شام سے بصرہ کی طرف جا رہا تھا راستہ میں ایک خندق پڑی۔ اس سے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی رات کا وقت تھا ایک قبر سے ٹیک لگا کر سو گیا۔ جب میں نیند سے بیدار ہوا تو صاحب قبر نے مجھ سے بطور شکایت کہا کہ اے ابو قلابہ آج رات بھر تم نے مجھے تکلیف پہنچائی۔ اے ابو قلابہ جو دو رکعت نماز تم نے پڑھی ہے اس کی قدر و منزلت کا تم زندوں کو علم نہیں اس کی اہمیت کو ہم مردے ہی سمجھتے ہیں یہ دو رکعت دُنیا کی ساری نعمتوں سے بہتر و افضل ہیں لیکن ہم مجبور ہیں کہ ہمارے عمل کا زمانہ ختم ہو چکا ثواب کی قدر ہم اچھی طرح جانتے ہیں مگر کر نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ دُنیا والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اے ابو قلابہ زندوں سے میرا سلام کہنا بے شک ان کی دُعائیں اور استغفار و ایصالِ ثواب ہم لوگوں تک نور کا پہاڑ بن کر پہنچتا ہے۔ (ملخص ش ص صفحہ ۱۲۰)

عالمِ برزخ کو پارسل ایک صحابی رسول کی بیوی کا انتقال ہو گیا ایک رات میں انہوں نے خواب دیکھا کہ چند عورتیں ایک جگہ بیٹھی ہیں لیکن ان میں اپنی بیوی کو نہ پایا تو ان عورتوں سے اپنی بیوی کی حالت دریافت کی۔ عورتوں نے بتایا کہ چونکہ تم نے اپنی بیوی کو اچھا کفن نہیں دیا اس لیے وہ لوگوں کے ساتھ نکلنے میں شرم محسوس کرتی ہے جب وہ صحابی خواب سے بیدار ہوتے تو دربارِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہو کر اپنا خواب عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اچھا دیکھو مدینہ میں کوئی ایسا ہے جو مرنے کے قریب ہو۔ ان صحابی نے تلاش کیا تو ایک انصاری کو قریب الموت پایا تو انصاری

Marfat.com

سے اپنا خواب بیان کر کے خواہش ظاہر کی کہ آپ اپنے ہمراہ ایک اچھا عمدہ کفن میری بیوی کے لیے لیتے جائیں انصاری نے فرمایا اگر ایسا ہو سکتا ہے کہ میں تمہاری بیوی تک کفن پہنچا سکوں تو لے جانے کو تیار ہوں چنانچہ جب انصاری کا انتقال ہو گیا تو ان کے ہمراہ دو کپڑے زعفران میں رنگے ہوئے شامل کر دیئے گئے

دوسری شب میں پھر ان صحابی نے خواب میں دیکھا کہ چند عورتیں ایک جگہ جمع ہیں۔ اور آج ان کے ساتھ اپنی بیوی کو بھی دیکھا کہ وہی زعفرانی رنگ کے دونوں کپڑے پہنے ہوئے ہیے۔ (بشری الکئیب صفحہ ۹۳، ۹۴)

اس واقعہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مومنین صالحین پر حالات برزخیہ کا انکشاف ہوتا ہے اور مردے جس عالم میں ہوتے ہیں یہ حضرات کبھی بیداری میں کبھی خواب میں باخبر ہوتے ہیں یہ بھی معلوم ہو کہ مردے کو اس کی حیثیت کے مطابق عمدہ کفن دیا جائے لٹھا گاڑھا، کھادی، کسی ایک کی قید اور پابندی لگانا بیجا ہے بلکہ وہ شخص زندگی میں جس قسم کے کپڑے استعمال کرتا تھا۔ اسی حیثیت کا لحاظ کرتے ہوئے دیا جائے کیونکہ مردے جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو آپس میں فخر و مباہات کرتے ہیں۔

مُردے کا کفن عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حسنوا اکفان موتاکم فانھم یتباھون ویتزاورون فی قبورھم (بشری الکئیب صفحہ ۹۱)

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مردوں کو عمدہ کفن دیا کرو۔ کیونکہ وہ ایک دوسرے کیساتھ فخر کرتے ہیں اور قبروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔

دوسری حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

Marfat.com

اِذَا وَلِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُحْسِنْ کَفَنَہٗ فَاِنَّھُمْ یَتَزَاوَرُوْنَ فِیْ اَکْفَانِھِمْ۔

ترجمہ:۔ جب کوئی شخص تم میں کا کسی بھائی کا وارث ہو تو چاہیئے کہ اس کو اچھا کفن دے کیونکہ مردے ایک دوسرے سے اپنے کفن میں ملاقات کرتے ہیں (اور کفن کے اچھے ہونے پر فخر کرتے ہیں) (شص صفحہ ۱۸۰)

اچھا کفن ابن جوزی اپنی کتاب عیون الحکایات میں محمد بن یوسف سے ایک قیساریہ عورت کا واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ اس کا انتقال ہو گیا اس کے بعد اس کی لڑکی نے خواب میں دیکھا کہ وہ عورت لڑکی سے شکایت کرتی ہے کہ تم لوگوں نے مجھے تنگ کفن دیا۔ جس کی وجہ سے میں اپنی پڑوس کی عورتوں سے شرم محسوس کرتی ہوں اور فلاں عورت فلاں دن ہم لوگوں کے پاس آنے والی ہے مکان کے اندر فلاں جگہ چار اشرفیاں رکھی ہوئی ہیں اس کا کفن خرید کر اس آنیوالی کے ذریعہ میرے پاس بھیجدو لڑکی کا بیان ہے کہ اشرفیوں کو جس جگہ ماں نے بتایا تھا اسی جگہ ہمیں مل گئیں اور جس عورت کو بتایا تھا کہ فلاں دن آنے والی ہے۔ ہم نے اس کو دیکھا تو کوئی بیماری نہیں لیکن اس معینہ دن کے آنے سے پہلے ہی وہ عورت بیمار ہوئی علامہ فریابی فرماتے ہیں کہ وہ لڑکی اور اس کے ورثہ مجھ سے فتویٰ دریافت کرنے آئے کہ لڑکی نے ایسا ایسا خواب دیکھا ہے ہمیں اب کیا کرنا چاہیئے اس وقت مجھے حضورؐ کی وہ حدیث کہ مردے ایک دوسرے سے ملتے ہیں یاد آگئی میں نے اس سے کہا ان اشرفیوں کا کفن خرید لو لڑکی نے جاکر اس عورت سے گفتگو کی کہ جب تمہارا انتقال ہو جاتے تو اپنے ساتھ میری والدہ کے واسطے کفن لیے جانا جب اس عورت کا جس دن لڑکی کی ماں نے بتایا تھا انتقال ہو گیا تو اس کے ہمراہ وہ کفن رکھ دیا گیا لڑکی نے دوبارہ جو اپنی ماں کو خواب میں دیکھا تو لڑکی سے اس کی ماں نے کہا کہ اے بیٹی وہ عورت آگئی اور اس نے تمہارا بھیجا ہوا کفن مجھ تک پہنچا دیا۔ تم نے بہت پسندیدہ کفن بھیجا اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرماتے (شص صفحہ ۸۱)

Marfat.com

ارشادات نبوی وسلف صالحین کے اقوال سے تو یہ ثابت ہو رہا ہے کہ اپنے مُردوں کو اچھے کفن دیئے جائیں کیونکہ جب وہ آپس میں ایک دُوسرے سے ملتے ہیں تو اپنے انہیں کفنوں میں ہوتے ہیں۔ اگر اچھا ہوتا ہے تو فخر ومباہات کرتے ہیں اور اگر ناقص یا معمُولی ہوتا ہے تو دُوسرے کے سامنے شرم وخجالت محسُوس کرتے ہیں ایک طرف تو یہ مُبارک ارشادات ہیں اور کفن کے اچھے دیئے جانے کی تاکید ہو رہی ہے دُوسری جانب دیوبندی مکتبہ فکر کے شیخ الاسلام مولوی مدنی صاحب کا واقعہ ملاحظہ فرمایئے کہ آپ کو کھادی کپڑے سے اِس قدر عشق تھا کہ ایک مرتبہ مراد آباد میں تقریر کے اسٹیج پر پان کی پیک جبہ پر پھوٹ پڑی معتقدین و مریدین نے اپنے اپنے رومال اور دستیاں پیش کیں تاکہ اس سے صاف کرکے جبہ کی گل کاری کچھ مدہم کرلی جائے مگر ان میں چونکہ کوئی کھادی کا رومال نہ تھا اس لیے قبول نہ کیا۔ بسیار تلاش کے بعد جب اپنا ہی کھدر کا رومال ملا تو اس سے جبہ صاف کیا گیا۔ کھادی کا عشق یہاں تک غالب تھا کہ ایک شخص کی نمازِ جنازہ پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا کیونکہ اس کا کفن کھادی کا نہ تھا۔ یہ کسی معمولی آدمی کا عمل نہیں بلکہ ان کی جماعت کے شیخ الکل کا عمل ہے تصدیق کیلئے الجمعیۃ کا شیخ الاسلام نمبر صفحہ ۲۵ ملاحظہ فرمالیجئے۔

بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اِس تقویٰ وطہارت کا اظہار کس آیت اور کس حدیث کی روشنی میں کیا جا رہا ہے جب کہ اللہ کے محبُوب سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد اس کے خلاف ناطق ہے۔

شعر

شیخ کو غیر سے مجھ کو ان سے لگن
اپنی اپنی روش اپنا اپنا چلن

اہل قبور کا زائرین سے اُنس پانا امام بیہقی نے عثمان بن سورہ سے روایت کیا ہے کہ میری والدہ بہت ہی عابدہ صالحہ تھیں لوگ ان کو راہبہ کہتے تھے جب ان کا انتقال ہو گیا تو میں پابندی کے ساتھ ہر جمعرات کو ان کی قبر پر زیارت کے لیے جاتا اور والدہ مرحومہ کے لیے ایصال ثواب کرتا ان کے ساتھ قبرستان کے دُوسرے مردوں کو بھی شریک کرلیتا

کچھ عرصہ کے بعد میں نے خواب میں والدہ کو دیکھا حالات معلوم کئے تو فرمایا کہ اے لختِ جگر نورِ نظر بیشک موت بہت تکلیف دہ ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں برزخ (قبر) میں بہت ہی آرام سے ہوں گل ریحان کا بستر اور سندس و استبرق کی مسند لگی ہے رحمتِ خداوندی سے فیضیاب ہوں۔ میں نے کہا اماں جان کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتائیے فرمایا ہاں بیٹا ایک ضرورت ہے وہ یہ کہ جو تم ہر جمعرات کو میری زیارت کرتے ہو اس کو قائم رکھو۔ کیونکہ تمہارے آنے سے مجھے انسیت ہوتی ہے۔ جس وقت تم مکان سے چلتے ہو۔ مجھے فوراً اطلاع کر دی جاتی ہے کہ اے رابعہ تیرا لڑکا زیارت کرنے آتا ہے۔ اس وقت مجھے بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے اور میرے پڑوس کے مردے بھی خوش ہوتے ہیں لہذا اے بیٹا اس عمل کو مت چھوڑنا اس کو پابندی کے ساتھ کرتے رہنا (ش ص صفحہ ۹۵)

مُردوں کا زائرین کو دیکھنا شرح الصدور میں علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسد بن موسیٰ نے کہا کہ میرے ایک دوست کا انتقال ہو گیا۔ ایک روز خواب میں ملاقات ہوئی شکایت کرنے لگے کہ تم فلاں دوست کی قبر پر آئے اور قرآن مجید پڑھا، دُعا و استغفار کیا مگر میرے پاس تم نہ آئے اور نہ دُعا و استغفار ہی کیا میں نے کہا تم نے کیسے جانا کہ میں فلاں دوست کی قبر پر گیا کہنے لگے میں نے خود تم کو دیکھا تھا میں نے ان سے ازراہِ تعجب دریافت کیا تم قبر کے اندر منوں مٹی کے نیچے چھپے ہوئے ہو پھر مجھ کو کس طرح دیکھ لیا۔ اس نے جواب دیا جس طرح شیشے کے برتن میں رکھا ہوا پانی باہر سے دکھائی دیتا ہے اسی طرح ہم لوگ بھی قبر میں رہتے ہوئے اپنی زیارت کرنے والوں کو دیکھتے ہیں۔

مسلمانو! ان واقعات سے نصیحت حاصل کرو اور عبرت پکڑو۔ اپنے والدین، بھائی، بہن، دوست و احباب اور بزرگوں کی قبروں پر جانے کی پابندی کرو ان کی زیارت سے خود نفع حاصل کرو اور ان کو فائدہ پہنچاؤ اسی میں تمہاری سعادت مندی اور فلاح و بہبودی ہے اس کے خلاف میں محرومی و بدبختی ہے جن بدقسمتوں کا یہ عقیدہ

Marfat.com

ہو کر قبروں پر جانا شرک ہے اور قبر والوں کا ادب واحترام کرنا بدعت ہے وہ فرمان نبوی
کی مخالفت کرتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ارشاد فرمایا۔

زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّھَا تُذَکِّرُ اُمُوْرَ الْاٰخِرَۃِ

ترجمہ:۔ قبروں کی زیارت کرو تمہیں آخرت کی باتیں یاد آئیں گی۔
لہٰذا منکرین زیارت خود بدعتی ہیں ایسے بدعتیوں سے دُور رہو۔

زندوں کے اعمال مُردوں پر پیش ہوتے ہیں ہم دن کے اجالے یا رات کی تاریکی میں جو کچھ بھی اچھے یا بُرے اعمال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ پھر اس کے پیارے رسُول (جل جلالہٗ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کو تو اس کے ذرے ذرے کی خبر رہتی ہی ہے اس میں تو کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں لیکن یہ بھی یاد رکھیے کہ جو ہمارے عزیز واقارب، والدین ہم سے پہلے انتقال کر چکے ہیں ان کو بھی ہمارے اعمال کی اطلاع برابر ہوتی رہتی ہے۔ زندوں سے تو چھپایا جا سکتا ہے، لیکن ان سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا جب ان لوگوں کو ہمارے نیک اور اچھے اعمال کا علم ہوتا ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں اور ہماری بداعمالیوں و نافرمانیوں پر مطلع ہو کر رنجیدہ ہوتے ہیں اور دربارِ خداوندی میں دُعا کرتے ہیں کہ اے مولیٰ تعالیٰ انکو بُرے کاموں سے بچا، نیکیوں کی توفیق عطا فرما۔ جیسا کہ احادیث نبویہ سے ثابت ہے چنانچہ امام ابوعبداللہ قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں۔

کان ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول اللھم انی اعوذ بک ان اعمل عملا تخزی بہ امواتی وکان سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول ان الاموات لتاتیھم اخبار الاحیاء فما من احد لہ حمیم الا ویاتیہ خبرا قاربہ فان کان خیرا سربہ وفرح وان کان شرا عبس لہ وحزن حتی انھم یسالون عن الرجل قد مات فیقول ما فعل فلان فیقول الم یاتکم فیقولون لا واللہ ما جاء۔

Marfat.com

نا ولا من مناسلك به الی امه الهاویة فبئست الام وبئست
الموبیه (تذکرہ قرطبی صفحہ ۹۱)

ترجمہ :۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں دُعا کرتے تھے کہ الہیٰ میں پناہ مانگتا ہوں ہر ایسے عمل سے جو میرے مردوں کے لیے رنج وغم کا باعث بنے اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ بیشک زندوں کی خبریں مردوں کے پاس پہنچتی ہیں اگر مردے کا کوئی قریبی زندہ ہوتا ہے تو اس کے حالات کی اطلاع مردوں کو ہوتی ہے اگر اچھی خبریں ہوتی ہیں تو مردے اسے سُن کر خوش ہوتے ہیں اور بُری خبر کو سُن کر منہ پھیر لیتے ہیں اور رنجیدہ ہوتے ہیں اور جب کسی کا انتقال ہوتا ہے تو جان پہچان والے مردے اس سے ملاقات کرتے اور اپنے متعلقین کے حالات دریافت کرتے ہیں کہ فلاں کس طرح ہے۔ فلاں کیسا ہے۔ اگر کسی ایسے آدمی کو مُردے دریافت کرتے ہیں جس کا انتقال ہو چکا ہے تو یہ نیا مردہ جواب دیتا ہے کیا تمہارے پاس وہ نہیں پہنچا؟ اس کا تو انتقال ہو چکا ہے مردے کہتے ہیں خدا کی قسم وہ ہمارے پاس نہیں آیا ہمارے قریب سے نہ اس کا گزر ہوا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے وہ تو بہت ہی بُری جگہ ہے۔

مردوں کو رنجیدہ مت کرو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

ان اعمالکم تعرض علی عشائرکم واقاربکم من
الموتی فان کان خیرا استبشروا وان کان غیر ذلک
قالوا اللھم لا تمتھم حتی تھدیھم کما ھدیتنا
(تذکرہ قرطبی صفحہ ۱۹ وشرح صدر صفحہ ۱۱۰)

ترجمہ :۔ بیشک تمہارے خاندان کے مردوں کے سامنے تمہارے اعمال

پیش کئے جاتے ہیں۔ اگر اعمال اچھے ہوتے ہیں تو وہ اسے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور اگر بُرے ہوتے ہیں تو بارگاہ الٰہی میں دُعاء کرتے ہیں کہ اے مولیٰ تعالیٰ جس طرح تونے ہم کو ہدایت عطا فرمائی ان لوگوں کو بھی ہدایت دے (کہ وہ عمل صالح کریں)

دُوسری حدیث میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم سب کے اعمال اللہ رب العزت کے دربار میں ہر دوشنبہ وجمعرات کو پیش ہوتے ہیں اور ہر جمعہ کو انبیاء کے دربار میں اور ماں باپ کے رُوبرُو پیش کئے جاتے ہیں اگر تمہارے اعمال میں نیکیاں ہوتی ہیں۔ تو ان کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور مسرت سے ان کے چہرے چمک اُٹھتے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے بُرے اعمال سے مُردوں کو تکلیف مت پہونچاؤ۔

(تذکرہ قرطبی صفحہ ۱۹ وش ص صفحہ ۱۱۰)

ان احادیث کریمہ وواقعات سے ظاہر ہوا کہ مردے آپس میں ایک دُوسرے سے ملاقات کرتے اور دُنیا وعالم برزخ کے حالات دریافت کرتے ہیں اگر اچھی خبر پاتے ہیں تو خوشی وشادمانی کرتے ہیں اور اگر بُری خبر سنتے ہیں تو رنجیدہ ومغموم ہوتے ہیں اور اللہ رب العزت کے دربار میں دُعا کرتے ہیں کہ انھیں نیک توفیق بخشے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مردے خواب میں زندوں سے بھی ملتے ہیں، اور ان سے حالات معلوم کرتے اور اپنے برزخی حالات بیان کرتے ہیں۔

نیند اور موت میں فرق

حضرت عکرمہ ومجاہد کا قول ہے کہ جب انسان سوتا ہے تو اس کی رُوح جسم سے باہر پھیل جاتی ہے جب تک وہ سوتا رہتا ہے اس کی روح جہاں پھرتی رہتی ہے جس وقت بدن میں واپس آجاتی ہے تو سونے والا بیدار ہوجاتا ہے رُوح کے جسم سے جدا ہونے کی مثال ایسی ہے جس طرح آفتاب کی کرنیں کہ وہ سورج کی ٹکیہ کے ساتھ ہوتی ہیں لیکن اس کی روشنی سارے عالم پر بکھری ہوتی ہے۔

ابن مندہ نے بعض علماء کا قول نقل کیا ہے کہ جب آدمی سوتا ہے تو اس کی روح

کے راستہ سے پھیلتی ہے اور اصل روح جسم میں موجود ہوتی ہے اگر پوری روح جسم
سے الگ ہوجاتے تو انسان کو موت آجاتے جس طرح جلتے ہوتے چراغ میں آگ تو صرف
اس کی بتی میں ہوتی ہے مگر اس کی روشنی پورے مکان میں پھیلی ہوتی ہے اس طرح انسان
کی روح نیند کی حالت میں اس کے منخرہ (یعنی ناک کے سوراخ) سے پھیلتی ہے اور عالم
ملکوت کی سیر کرتی ہے جو جو چیزیں اس کو پسند ہوتی ہیں روحوں کا فرشتہ اسے دکھا کر
انسان کے جسم میں اس کو واپس کر دیتا ہے۔ (ش ص صفحہ ۱۱۶)

ابن مندہ نے کتاب الروح اور طبرانی نے اوسط میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالےٰ
عنہ سے روایت کیا وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں
انہوں نے فرمایا کہ

بلغنی اَنَّ اَرْوَاحَ الْاَحْیَاءِ وَالْاَمْوَاتِ تَلْتَقِیْ فِی الْمَنَامِ
فَیَتَسَاءَلُوْنَ بَیْنَھُمْ فَیُمْسِکُ اللّٰہُ اَرْوَاحَ الْمَوْتیٰ وَ
یُرْسِلُ اَرْوَاحَ الْاَحْیَاءِ اِلیٰ اَجْسَادِھَا (ش ص صفحہ ۱۱۲)

ترجمہ:۔ مجھے خبر ملی ہے کہ زندوں اور مردوں کی روحیں خواب میں ایک دوسرے
سے ملاقات کرتی ہیں اور آپس میں حالات معلوم کرتی ہیں اس کے بعد اللہ
رب العزت مردہ کی روح کو روک لیتا ہے اور زندوں کی روح کو اس کے
جسم کی جانب بھیج دیتا ہے (تاکہ وہ اپنی زندگی کے بقیہ ایام گزارے)

اس معنی کی حدیث مختلف روائتوں سے بیان کی گئی ہے جس سے واضح طور پر ثابت ہوتا
ہے کہ زندوں کی روحیں خواب میں مختلف مقامات پر جاتی ہیں اور مردوں کی ارواح سے
بھی ملاقات کرتی اور ایک دوسرے کے حالات کی پوچھ تاچھ کرتی ہیں۔

پانچواں باب

عذاب قبر کے اسباب اور اس سے نجات کے طریقوں میں

عالم برزخ کے عذاب کو عذاب قبر کہتے ہیں اس کی نسبت قبر کی جانب اس وجہ سے ہے کہ اکثر و بیشتر مردے قبر میں دفن ہوتے ہیں ورنہ خداوند قدوس جس میت کو عذاب دینا چاہے تو وہ خواہ قبر میں ہو یا دریا میں کسی جانور کے پیٹ میں ہو یا ہوا میں منتشر ہو۔ آگ میں جلا کر راکھ کر دیا گیا ہو یا کھلے میدان میں پڑا ہو غرض کہ کہیں بھی ہو کسی حالت میں ہو اس کے عذاب سے نجات نہیں پا سکتا ہم اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے۔

عذاب قبر گنہگار مومن پر بھی ہوتا ہے اور کافر و مشرک پر بھی فرق یہ ہے کہ ایمان والوں کے لیے نجات کی صورت ہے اور کفار کے لئے اس سے کبھی نجات نہیں نیز مومن پر محض اس کے برے اعمال کے سبب عذاب ہوتا ہے جس میں قبر کی تنگی وغیرہ ہے اور کافر پر اس کے کفر اور بدکاری کے سبب سخت عذاب ہوتا رہتا ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ (بخاری جلد اول صفحہ ۸۳)

ترجمہ:۔ کہ قبر کا عذاب حق ہے۔

اور سرکار نے تعلیم امت کے لیے خود اس سے پناہ مانگی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ:۔ اے اللہ میں قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔

حدیث:۔ اخرج ابن شیبۃ والشیخان عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ

(بحوالہ ش صفحہ ۶۶)

Marfat.com

ترجمہ:۔ ابن شیبہ و بخاری و مسلم حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ قبر والوں پر ان کی قبروں میں ایسا عذاب دیا جاتا ہے جسے جانور سنتے ہیں۔

عذاب قبر کو جنات و انسانوں سے پوشیدہ رکھنے میں حکمتِ الٰہیہ ہے لیکن کبھی کبھی نصیحت و عبرت حاصل کرنے کے لیے انسانوں کو بھی عذابِ قبر دکھا دیا جاتا ہے تاکہ اس سے بچنے کی کوشش کریں چنانچہ آئے دن ایسے واقعات سنائی دیتے رہتے ہیں۔ اور سلف صالحین سے بکثرت منقول بھی ہیں۔

پہلی منزل جب انسان کا انتقال ہو جاتا ہے تو عالم آخرت کے سفر کی پہلی منزل قبر ہوتی ہے پوری زندگی کے اعمال کی جانچ یہاں سے شروع ہو جاتی ہے جس کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

اَلْقَبْرُ اِمَّا رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ (ش ص صفحہ ۴۷)

ترجمہ:۔ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

اگر یہ پہلی منزل آسان ہو گئی تو ہر منزل آسان ہی ہوتی جائے گی لیکن جس کی یہ منزل دشوار ہوتی ہے اسے ہر منزل پر شدائد سے دوچار ہونا پڑے گا۔ قدم قدم پر اسے ٹھوکریں لگیں گی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مردہ جب قبر کے اندر دفن کر دیا جاتا ہے تو قبر اس سے مخاطب ہو کر کہتی ہے کہ اے انسان کیا تجھے خبر نہیں تھی کہ میں فتنہ اور تاریکی کا گھر ہوں۔ میں تنہائی اور کیڑوں کا مکان ہوں کس نے تجھ کو میرے بارے میں مغالطہ میں رکھا تھا کہ تو مجھ پر اکڑ اکڑ کر چلتا تھا اگر مردہ نیک و صالح ہوتا ہے تو اس کی طرف سے کوئی جواب دینے والا جواب دے گا کہ کیا تو دیکھتی نہیں کہ یہ شخص دنیا میں بھلائیوں

کا حکم دیتا تھا اور برائیوں سے روکتا تھا۔ یہ سُن کر قبر کہے گی جب تو میں اس پر گلزار ہو جاتی ہوں اور اس کا جسم نور بن جائے گا۔ اور رُوح خدا کے پاس چلی جائے گی (تش ص صفحہ ۴)

تنہائی کی منزل عبید بن عمر قریشی کا ارشاد ہے کہ جب انسان مرتا ہے اور قبر کے گڑھے میں مدفون ہوتا ہے تو وہ گڑھا اس سے ہمکلام ہوتا ہے کہ میں تنہائی اور تاریکی اور اکیلے رہنے کا مکان ہوں اگر تو اپنی زندگی میں خدا کا فرمانبردار رہا ہوگا۔ تو آج میں تجھ پر رحمت ثابت ہوں گا اور اگر نافرمان رہا ہوگا تو آج میں تجھ پر عذاب بنوں گا۔

میں وہ جگہ ہوں کہ جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کر کے میرے اندر آئیگا وہ خوش ہو کر نکلے گا اور جو گناہوں اور نافرمانیوں کے ساتھ آئیگا وہ تباہ و برباد ہو کر نکلے گا۔

قبر مردے سے کہتی ہے اے بدنصیب کیا تجھے کسی نے مجھ سے ڈرایا نہیں تھا کہ میں تنہائی کی تنگ جگہ اور ہولناک ہوں، بدبو اور کیڑوں سے بھری ہوئی ہوں میرے پاس تو کون سا سامان لایا ہے۔ (مذاق العارفین جلد ۴ صفحہ ۶۴۲)

قبر کی پکڑ جب مردہ قبر میں دفن ہو جاتا ہے تو قبر مردہ کو دباتی ہے مجرموں کو اس قدر سخت دباتی ہے کہ اس کی داہنی طرف کی ہڈی بائیں طرف کو ہو جاتی ہے اور بائیں طرف کی ہڈیاں دائیں جانب کو۔ لیکن جو مجرم نہیں ہوتا عذاب قبر سے محفوظ رہنے والا ہوتا ہے تو اس کو بھی قبر دباتی ہے۔ مگر اس طرح جیسے دوست اپنے دوست سے گلے ملتے وقت دباتا ہے یا ماں اپنے بچے کو پیار و محبت میں سینے سے چمٹا لیتی ہے۔ جس سے روتا ہوا بچہ کھل کھلا کر ہنس پڑتا ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دفن کیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیر تک تسبیح پڑھتے رہے ہم سب بھی پڑھتے رہے پھر حضور نے تکبیر فرمائی ہم سب نے بھی تکبیر کہا۔ صحابہ

Marfat.com

نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم آپ نے کیوں تسبیح پڑھی ؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس مرد صالح پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے کشادہ فرما دیا۔ (مشکوٰۃ باب اثبات عذاب القبر صفحہ ۲۶)

بھیانک صورتیں جب مردے کو قبر میں دفن کر چکتے ہیں تو اس کے پاس دو فرشتے اپنے دانتوں سے زمین کو چیرتے ہوئے آتے ہیں جو نہایت ڈراؤنی اور ہیبت ناک شکل والے ہوتے ہیں ان کا جسم سیاہ آنکھیں چمکیلی سیاہ اور نیلی دیگ کے برابر شعلہ زن ہوتی ہیں، سر کا بال پاؤں تک لٹکا ہوتا ہے اور ان کے دانت کئی ہاتھ لمبے جس سے زمین چیرتے ہوتے آئیں گے ان میں سے ایک کو منکر دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ مردے کو جھنجوڑتے ہوتے ڈانٹ کر اٹھاتے ہیں اور نہایت سختی کے ساتھ کرخت آوازیں سوال کرتے ہیں۔

پہلا سوال مَنْ رَبُّكَ تیرا رب کون ہے ؟

دوسرا سوال مَا دِيْنُكَ تیرا دین کیا ہے ؟

تیسرا سوال مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ ان کے بارے میں تو کیا کہتا تھا ؟

مردہ اگر مسلمان ہے تو پہلے سوال کا جواب دے گا رَبِّيَ اللّٰهُ میرا رب اللہ ہے اور دوسرے سوال کا جواب دیگا دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے۔ تیسرے سوال کا جواب دیگا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں

شعر

فرشتے پوچھتے کیا ہو لو سینہ چیر کر دیکھو
میرے دل میں شبیہ احمد مختار رکھی ہے

جواب باصواب سن کر فرشتے کہیں گے ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا اس وقت آسمان پر ایک منادی ندا کرے گا، میرے بندے نے سچ کہا اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھاؤ۔ اور جنت کا لباس پہناؤ اور اس کے لیے جنت کی طرف سے ایک دروازہ کھول دو۔ جنت

کی نسیم اور خوشبو اس کے پاس آتی رہے گی اور جہاں تک نگاہ پھیلے گی وہاں تک اس کی قبر کشادہ کر دی جائے گی اور اس سے کہا جائیگا کہ سو جیسے دُلہن سوتی ہے یہ خواص کیلئے عموماً ہے اور عوام میں ان کے لیے جن کو وُہ چاہے ورنہ وسعت قبر حسب مراتب مختلف ہے۔ بعض کیلئے ستر ستر ہاتھ لمبی چوڑی اور بعض کیلئے جتنی وہ چاہے زیادہ فرمادے حتیٰ کہ جہاں تک نگاہ پہنچے (ملخصاً از بہار شریعت)

اور اگر مردہ منافق یا کافر و مشرک ہوگا تو ہر سوال کے جواب میں کہیگا ھَا ھَا لَا اَدْرِیْ ۵ افسوس افسوس مجھے کچھ نہیں معلوم کُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَاَقُوْلُ میں لوگوں کو کچھ کہتے سنتا تھا تو خود بھی کہتا تھا اس وقت ایک پکارنے والا کہے گا پکارے گا کہ یہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا بچھونا بچھاؤ۔ آگ کا لباس پہناؤ اور جہنم کا ایک دروازہ کھول دو تاکہ اس کی گرمی اور لپٹ میں جلتا رہے اس کو عذاب دینے کے لیے دو فرشتے اندھے بہرے مقرر کئے جائیں گے جو ہاتھوں میں لوہے کا گرز لیے ہوں گے کہ اگر پہاڑ پر اس سے مار دیا جائے تو خاک ہو جائے اس سے ماریں گے اور عجیب عجیب قسم کے موزی جانور اس کو تکلیفیں پہنچانے کے لیے قبر میں مقرر کئے جائیں گے جو قیامت تک ایذا دیتے رہیں گے۔

(ماخوذ از بہار شریعت و مشکوٰۃ شریف باب اثبات عذاب القبر)

پیشاب سے نہ بچنے پر عذاب اخرج الشیخان عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مر علی قبرین فقال انھما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدھما فکان لا یستنزہ من البول واما الاخر فکان یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ جریدۃ رطبۃ فشقھا نصفین فغرز فی کل قبر واحدۃ فقالوا یا رسول اللہ لم فعلت ھذا قال لعلہ یخفف عنھما ما لم ییبسا

(بخاری جلد ا صفحہ ۳۵، ش ص صفحہ ۶۲)

ترجمہ :۔ بخاری و مُسلم کی حدیث ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آقائے دو جہاں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ دو قبروں کے پاس تشریف فرما ہوئے تو ارشاد فرمایا ان دونوں قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی ایسی چیز کی بنا پر عذاب نہیں ہو رہا ہے کہ اس سے بچنا دشوار ہوتا ایک پر اسلئے عذاب ہو رہا ہے کہ پیشاب سے نہ بچتا تھا اور دوسرے پر اسلئے کہ چغلی کھاتا تھا پھر سرکار نے کھجور کی ایک تر شاخ لیکر دو حصے کئے اور ہر قبر پر ایک ایک حصہ گاڑ دیا صحابہ کرام نے عرض کیا یارسُول اللہ یہ عمل کس لیے کیا؟ ارشاد فرمایا کہ شاخیں جب تک خشک نہ ہوں گی بیشک عذاب میں کمی ہوتی رہے گی۔

اِس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ چغلی کھانے والے اور پیشاب میں احتیاط نہ کرنے والے پر عذاب قبر ہوتا ہے وہ مسلمان مرد و مسلم خواتین خصوصیت سے توجہ فرمائیں جو پیشاب کر کے بغیر استنجا کے پائجامہ باندھ لیتے ہیں اور چغلی کھانے، اِدھر کی اُدھر کرنے سے سخت اجتناب کریں۔ دونوں فعل بظاہر معمُولی نظر آتے ہیں لیکن یہ معمُولی سی تساہلی اور لغزش کتنے سخت عذاب کا موجب بنتی ہے اے نفس کے فریب میں آنے والے مُسلمانو خدارا اپنے اُوپر رحم کرو اور ہر اس کام سے پرہیز کرو جو اللہ و رسول کی ناراضگی کا سبب ہو اِسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے خدائی قہر سے کوئی نجات دلانے والا نہ ہو گا۔ اور یقین کر لو کہ ہمیشہ اِس دنیا میں نہیں رہنا ہے روزانہ تم دیکھتے ہو کہ جو آج چلتا پھرتا نظر آتا ہے کل اِس کے مرنے کی خبر پاتے ہو۔

شعر

موت۔ سے کس کو رستگاری ہے
آج اس کی کل ہماری باری ہے

نئی روشنی کی تاریکیاں آج کل کے مسلمانوں میں جہاں دین سے بے توجہی اور بہت سی بد اعمالیوں نے جنم لے لیا ہے وہاں اس قوم کے اندر مغربی تقلید کی ایک عام وبا پھیلی ہوئی ہے جس نے مردوں، عورتوں میں ایسی ایسی بے حیائیاں پیدا کر دی ہیں کہ کل تک جو دن کا غازی اور رات کا نمازی تھا آج وہ ایک لنگوٹ باندھے ہاتھ میں

Marfat.com

بجائے ڈھال و تلوار ہاکی لیے ہوئے میدان میں کھلاڑی نظر آرہا ہے اور جو عورت کل خاتونِ خانہ آبروئے کاشانہ تھی جس کی گود میں ولی و غوث، قطب، ابدال، غازی، نمازی پلا کرتے تھے آج وہ کریم پوڈر، اور لپ اسٹک سے ہاتھ منہ رنگے ہوئے ننگی عریانیت کو بھی شرماتے ہوئے بازاروں اور سینما ہالوں اور کلبوں کا چکر لگا کر ننگ خاندان اور شمعِ محفل بنی ہوئی ہیں آج اس کی گود میں پلنے والا نہ غوث ہوتا ہے نہ قطب بلکہ وہ کسی فلم کا ایکٹر بنتا ہے یا کسی ٹیم کا کپتان۔ آج وہ کنیزِ فاطمہ کے بجائے نرگس اور ثریا کی دلدادہ نظر آتی ہے افسوس اس قوم نے اپنی ساری اسلامی خوبیوں کو مغربی بازار میں نیلام کر دیا۔ مغربی تہذیب کی تقلید کا یہ عالم ہے کہ عورتوں اور مردوں کے درمیان فرق و امتیاز دشوار ہو گیا ہے چہرے دونوں کے صاف ہونٹوں اور ناخن پر دونوں کے لپ اسٹک کی سرخی، کوٹ پتلون میں دونوں کندھے سے کندھا ملاتے چلے جا رہے ہیں حال یہ ہے کہ:

شعر

نئی تہذیب کا نقشہ عیاں ہے
میاں بیوی ہے اور بیوی میاں ہے
شباب آور ہے سُرخی اور پوڈر!
کہ ستر سال کی بڑھیا جواں ہے

افسوس جو شرم و حیا کی پتلا تھی آج وہ وحشی جانوروں کی طرح چوکڑیاں بھرتی پھر رہی ہے، وضو، نماز، طہارت وغیرہ تو اس سے کوسوں دُور ہو کر رہ گئے۔ انگریزوں کی نقالی میں پتلون اور ٹائی میں مُسلمان گھوم رہا ہے۔ اگر راستہ چلتے چلتے پیشاب کی حاجت پیش آگئی تو راستے ہی پر پتلون کی بٹن ڈھیلی کی اور جانوروں کی طرح کھڑے کھڑے ضرورت پوُری کر لی اور بٹن چڑھا کر آگے بڑھ گیا، اب جس قدر بھی پیشاب کے قطرے ٹپکیں، پتلون کا کام ہے کہ وہ جذب کرتا رہے جسم پر پسینے پڑیں تو کوئی پرواہ نہیں۔

مصرعہ — شمع مغرب کی جلتی ہے پر تاریکی نہیں جاتی

جو قوم کنتم خیر امۃ کے تاجِ کرامت سے سرفراز کی جا چکی ہو آج وہ دُور دُور

کی تعالیٰ میں ایسی مسخ ہو چکی ہے کہ وہ پہچانی نہیں جاتی جو دُوسروں کو نیکیوں کی تعلیم دینے والی قوم تھی آج غیروں کے اعمال واطوار اپنانے کو دوڑتی نظر آتی ہے۔

مُسلمانوں؟ آج تم سے حکومت چھن گئی۔ تخت وتاج لُٹ گیا، عزت برباد ہو گئی۔ تم دنیا کی نگاہوں میں ذلیل وخوار ہوتے آخر کیوں؟ کبھی تم نے سوچا بھی کہ آخر یہ انقلاب کیوں آیا۔ یاد رکھو اور یقین کر لو کہ کسی قوم پر تباہی وبربادی اس کے ناشائستہ افعال اور اعمال بد ہی کی وجہ سے آتی ہے آج تم نے اللہ اور اس کے محبُوب سرور کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان سے منہ موڑ لیا۔ بزرگوں کی پیروی چھوڑ دی برائیوں میں مبتلا ہو گئے غیروں کی تقلید کرنے لگے۔ سچے دین کی پیاری تعلیم کو بھلا دیا جس کی پاداش میں عذاب خداوندی تم پر مسلط کر دیا گیا اسی طرح ذلت ونکبت کے غار میں گرتے جاؤ گے۔ اب بھی وقت ہے موجودہ روش کو بدل ڈالو اللہ ورسول کی اطاعت وفرمانبرداری پر کمر بستہ ہو جاؤ اپنی صورتوں کو اسلامی بناؤ اور اسلامی لباس پہنو نیکیوں کی تبلیغ کرو برائیوں سے خود بھی بچو اور دوسروں کو بچانے کی کوشش کرو اگر آج تم نے اپنی روش کو بدل لیا تو یقیناً پھر انعام واکرام خداوندی سے مالا مال ہو سکتے ہو۔ اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کر سکتے ہو عظمت وسربلندی میسر ہو سکتی ہے سنو اور گوش عبرت سے سنو۔

شعر

طریقِ مصطفےٰ کا چھوڑنا ہے وجہ بربادی
اِسی سے قوم دنیا میں ہوئی بے اقتدار اپنی
ہمیں کرنی ہے شاہنشاہ بطحا کی رضا جوئی
وہ اپنے ہو گئے تو رحمت پروردگار اپنی

نئی روشنی کے عاشقوں کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک حدیث کا ذکر ضروری خیال کرتا ہوں کہ اس فرمان مصطفوی سے عبرت حاصل کریں۔ حضور ارشاد فرماتے ہیں

استنزھوا من البول فان عامۃ عذاب القبر منہ (نور الانوار)

ترجمہ۔ اے ایمان والو پیشاب سے بچو کیونکہ اکثر عذاب قبر اسی سے ہوتا ہے۔

Marfat.com

گدھے کا عجز اصبہانی نے عوام بن حوشب سے نقل کیا کہ میں ایک مرتبہ ایک قبیلہ میں مہمان تھا اس کے قریب قبرستان تھا عصر کے بعد میں نے ایک قبر کو دیکھا کہ وہ پھٹ گئی اور اس میں سے ایک آدمی نکلا جس کا سر گدھے کا اور باقی جسم انسان کا تھا تین مرتبہ گدھے کی آواز میں چلایا اس کے بعد قبر اس پر بند ہوگئی میں نے اس واقعہ کی لوگوں سے تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ یہ شخص شراب پیتا تھا جب اس کی ماں روکتی کہ بیٹا خدا سے ڈر شراب نوشی چھوڑ دے اس پر وہ بدبخت ماں کو ڈانٹ دیتا کہ کیا ہر وقت گدھے کی طرح چلاتی ہے ماں بیچاری خاموش ہو جاتی جب اس شخص کا انتقال ہوا تو عصر کا وقت تھا چنانچہ اس وقت سے روزانہ کا یہی دستور ہے کہ ہر روز اس کی قبر پھٹتی ہے اور یہ اس میں سے نکل کر تین مرتبہ گدھے کی آواز میں ڈھینچو ڈھینچو کرتا ہے پھر قبر میں بند ہو جاتا ہے اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی عَنْہُ (شرح صدور صفحہ ۱۷۲)

اس سے معلوم ہوا کہ والدین کی نافرمانی اور شراب نوشی دونوں سے قبر میں عذاب ہوتا ہے اللہ رب العزت ہمیں اور آپ سب کو ہر ایسے کام سے جو عذاب الٰہی و غضب خداوندی کا موجب ہو بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

تول میں کمی پر عذاب امام بیہقی نے شعب الایمان میں عبدالحمید بن محمود سے روایت کیا فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا کہ چند آدمی آئے اور عبداللہ بن عباس سے عرض کیا کہ حضور ہم سب حج کے ارادہ سے مکان سے روانہ ہوئے جس وقت "ذات صفاح" کے مقام پر پہنچے ہمارے ایک ساتھی کا انتقال ہوگیا اس کا جنازہ تیار کر کے جب قبر کھودی تو اس کے اندر ایک کالا سانپ نظر آیا جو پوری قبر کو گھیرے ہوئے ہے ہم نے وہ جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ قبر تیار کرنا چاہا لیکن وہاں بھی وہی منظر تھا کہ کالا سانپ قبر میں پھیلا ہوا ہے ہم اس کو اسی حال میں چھوڑ کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں کہ اب کیا کریں؟ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عباس رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ وہ کالا سانپ اس شخص کا بُرا عمل ہے تم واپس جاؤ اور اس کو اسی قبر میں دفن کر دو. قسم ہے وحدہٗ لاشریک کی اگر ساری دنیا کی زمین تم لوگ کھود ڈالتے تو ہر جگہ اس سانپ کو موجود پاتے عبد الحمید فرماتے ہیں کہ وہاں سے واپس آکر ہم نے اس مردہ کو اسی حالت میں قبر کے اندر دفن کر دیا۔ جب حج سے فارغ ہو کر واپس مکان آئے تو اس شخص کی بیوی سے اس کے حالات دریافت کئے عورت نے کہا میرا شوہر غلہ فروش تھا جب کسی کے ہاتھ غلہ بیچتا تو کچھ کٹوتی کر لیتا اور اسی کو کھاتا تھا (شرح الصدور صفحہ ۲)

بھائیو! لین دین اور ناپ تول میں کمی کرنے سے بچو ورنہ زمین کے اُوپر جب تک ہو اس وقت تک تو لوگوں کی نظروں سے بچ کر کچھ دن امن پا سکتے ہو لیکن یاد رکھو! زمین کے اندر قبر کی تاریک کوٹھڑی میں ایک دن جانا ہے اور قیامت کے دن خدا کے دربار میں حساب دینا ہے جہاں کسی مجرم کو امن اور کسی خطاکار کو پناہ نہیں اور ڈرو اس دن کے حساب سے جب کہ ساری زندگی کے ایک ایک سانس کے ذرّے ذرّے کا عمل تمہارے سامنے ہوگا۔ اس وقت کیا صفائی دو گے۔

شعر
چھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ
وہ خبردار ہے کیا ہوتا ہے

پھاوڑے کا حلقہ دمشق کے بعض مشائخ کا بیان ہے کہ ہم ایک مرتبہ قافلے کے ساتھ حج کرنے جا رہے تھے راستے میں ایک ساتھی کا انتقال ہو گیا قریب کی آبادی سے ہم نے ایک پھاوڑا مانگا اور قبر کھود کر مردہ کو اس میں دفن کر دیا۔ لیکن قبر سے پھاوڑا نکالنا بھول گئے یاد آنے پر اسے نکالنے کے لیے قبر کو کھودا تو عجیب منظر دیکھا اس مردے کے دونوں ہاتھ اور پاؤں اور گردن کو اکٹھا کر کے پھاوڑے کے حلقہ میں جمع کر دیا گیا ہے۔ ہم نے فوراً قبر کو بند کر دیا اور کدال والے کو قیمت دے کر راضی کر لیا حج سے واپسی پر اس کی بیوی سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ایک مرتبہ ایک مسافر اس کے مکان پر ٹھہرا ہوا تھا۔ جس کے پاس کچھ مال بھی تھا اس شخص نے مسافر کو قتل کر کے اس کا مال لے لیا اور اسی مال

Marfat.com

سے وہ جہاد و حج وغیرہ کرتا تھا (ش ص صفحہ ۲)

اس سے پتہ چلا کہ کسی کو ناحق قتل کرنا، مال چھین لینا، دھوکا دینا اور بدعہدی کرنا غضب الٰہی و قہر خداوندی کے موجب ہیں اور مال حرام سے حج و جہاد وغیرہ کرنا بے سود ہے اس کا کوئی فائدہ مرتب نہیں ہوگا۔ اور نہ عذاب قبر سے بچا سکے گا۔

غافل نمازی ابن ابی الدنیا نے عمر بن دینار سے روایت کیا کہ مدینہ طیبہ میں ایک آدمی کی بہن کا انتقال ہوا جب اس لڑکی کو قبر میں دفن کر کے لوگ واپس ہوتے تو اس کے بھائی کو خیال ہوا کہ روپیہ کا بٹوا تو قبر ہی میں چھوٹ گیا اس شخص نے اپنے ایک دوست کو ساتھ لیا اور آکر بہن کی قبر کھودی تو روپیہ کی تھیلی مل گئی اس نے اپنے دوست سے کہا تم ذرا ہٹ جاؤ تاکہ میں اپنی بہن کو ایک مرتبہ اور دیکھ لوں چنانچہ اس مقصد سے ابھی چند ہی اینٹیں ہٹائی تھیں کہ دیکھا قبر کے اندر آگ بھڑک رہی ہے جلدی سے قبر کو بند کیا اور مکان آکر والدہ سے بہن کے حالات معلوم کئے والدہ نے بتایا کہ اس کے اندر دو عیب بہت بڑے تھے ایک تو یہ کہ نماز پڑھنے میں بہت غفلت و سستی کرتی تھی وقت کی پابندی نہ کرتی دوسری عادت یہ تھی کہ پڑوسیوں کے مکان پر دروازوں سے کان لگا کر اس وقت باتیں سنتی جب کہ وہ خلوت میں ہوتے اور ان کے راز کی باتوں کو دوسری سے بیان کرتی (ش ص صفحہ ۴)

قرآن کریم کا ارشاد ہے۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝[۱]

ترجمہ۔ تو ان نمازیوں کی خرابیوں ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔ (ترجمہ رضویہ)

اے بے نمازی مسلمانوں جب غافل نمازیوں کے لیے قرآن مجید دھمکی سنا رہا ہے۔

۱۔ پ ۳۰ رکوع ۲۳۔

توجو لوگ نماز بالکل ہی چھوڑ بیٹھے ہیں ان کے لیے کیا کچھ نہ ہوگا۔

اس دردناک واقعہ سے پتہ چلا کہ نماز میں غفلت ولا پرواہی برتنا اور دوسروں کی رازدارانہ باتیں معلوم کرنا اور ان کو لوگوں میں پھیلانا، چغلی کھانا، غیبت کرنا، عذاب قبر کے اسباب میں ہیں ہماری ماں بہنیں خاص کر اس جرم میں اکثر مبتلا رہتی ہیں کسی کا کتنا ہی گہرا راز کیوں نہ ہو مگر اللہ کی ان بندیوں کو بغیر کہے چین نہیں ملتا جہاں دوچار جمع ہوگئیں تو بغیر ایک دوسرے کی غیبت و شکوہ و شکایت کئے نہیں رہ سکتیں۔ خاموش ہوکر رہنا گویا ان کی فطرت کے خلاف ہے۔ اے اسلامی ماں اور بہنوں یاد رکھو دنیا میں تو ماں، باپ، بھائی، بیٹا، بیٹی، شوہر، عزیز و اقارب سبھی لوگ کچھ نہ کچھ بوقت ضرورت کام آسکتے ہیں امداد و اعانت کر سکتے ہیں دُکھ درد میں شریک ہو سکتے ہیں دنیا کی سزا سے کوشش پیروی کر کے کچھ دے دلا کر چھڑا بھی سکتے ہیں۔ مگر قبر کی اندھیری کوٹھری میں سب کے سب ہمدرد تنہا چھوڑ کر چلے آئیں گے اس وقت تمہارا عمل ہی تمہارے کام آسکتا ہے۔ تنہائی میں مونس و غمخوار نیکیاں ہی ثابت ہوں گی اور اگر بدقسمتی سے بُرے اعمال ہمراہی ہوئے تو پھر قبر جہنم کا ایک نمونہ ہوگی نہ اس وقت کسی کی سفارش کام آئے گی نہ کوئی رشوت ہی سے نجات حاصل ہو سکتی ہے لہذا بُری عادتوں سے باز آجاؤ رب کو راضی کرنے والے نیک کاموں کی طرف رغبت کرو یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے جیسا جو عمل کرے گا ویسا ہی اس کا پھل پائے گا۔

عبیداللہ بن زیاد کا سر

یزید بن ابی زیاد اور عمار بن عمیر فرماتے ہیں کہ جب عبیداللہ بن زیاد بدنصیب اور اس کے سب ساتھی قتل کئے گئے تو سب کے سروں کو ایک کھلے میدان میں رکھا گیا اتنے میں ایک بڑا سانپ آیا جس کو دیکھ کر لوگ گھبرا کر ادھر اُدھر منتشر ہوگئے وہ عظیم اژدہا سب سروں میں چکر لگاتا ہوا عبیداللہ بن زیاد ثقفی کے سر پر آیا اور اس کی ناک میں گھس کر منہ کے راستہ سے نکلا پھر منہ کے راستہ سے گھسا اور ناک کے راستہ سے نکلا اسی طرح کئی مرتبہ کیا اور چلا گیا تھوڑی دیر بعد پھر آیا اور

Marfat.com

پہلے کی طرح ناک کے راستہ سے گھس کر منہ سے اور منہ کے راستہ سے گھس کر ناک سے نکلا اور چلا گیا لیکن یہ نہ معلوم ہو سکا کہ وہ سانپ کہاں سے آیا اور کہاں چلا گیا (ترمذی و مشکوٰۃ ص صفحہ ۳)

یہ وہی عبیداللہ بن زیاد ثقفی تھا جس نے حضرت امام مسلم کو اور ان کے دو کم سن شہزادوں کو وحشیانہ طور پر شہید کرایا اور میدان کربلا میں امام عالی مقام حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کے لیے کوفہ سے یزیدی لشکر بھیجا تھا۔

یہ وہی بدنصیب شخص تھا جس نے یزیدی فوج سے سیدنا امام پر اور ان کے ہمراہیوں پر نہر فرات کا پانی بند کرایا تھا جس نے چمنستان مصطفےٰ کو میدان کربلا میں تاراج کرایا۔

یہ وہی عبیداللہ ہے جس نے محبوب خدا کے نواسے اور آپ کی اولاد کو بھوکا اور پیاسا شہید کروایا جس نے امام عالی مقام کی شان میں بے ادبی و گستاخی کی تھی یہ سب کچھ اس نے کیوں کیا تھا؟ تاکہ وہ یزید پلید کا مقرب بارگاہ بنا ہے لیکن انجام کیا ملا، دنیا ہی میں ذلت و خواری مجمع عام میں حاصل ہوئی۔

وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۚ[1]

ترجمہ:- آخرت کا عذاب عظیم ابھی باقی ہے۔

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ۝[2]

کتوں کی موت مرا اور مرتے ہی عذاب الٰہی میں گرفتار رہا۔

شعر

تو نے اجاڑا حضرت زہرا کا بوستان	تم خود اجڑ گئے تمہیں یہ بد دعا ملی
آخر دکھایا رنگ شہیدوں کے خون نے	سر کٹ گیا اماں نہ تجھے اک ذرا ملی
پائی ہے کیا نعیم انھوں نے ابھی سزا	دیکھیں گے وہ جحیم میں جس دم سزا ملی

(صدر الافاضل)

بے ادب اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ تَغَوَّطَ رَجُلٌ

---

[1] پ ۲۹ ع ۳ [2] پ ۱۷ ع ۹

Marfat.com

عَلٰی قَبْرِ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَجُنَّ فَجَعَلَ
یَنْبَحُ کَمَا یَنْبَحُ الْکِلَابُ ثُمَّ اَنَّہٗ مَاتَ فَسَمِعَ فِیْ قَبْرِہٖ
یَعْوِیْ وَیَصِیْحُ (ش ص صفحہ ۲۷)

ترجمہ:۔ ابن عساکر نے اعمش سے بیان کیا کہ ایک بے ادب نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر پائخانہ کر دیا وہ پاگل ہو گیا اور کتوں کی طرح بھونکتا پھرتا تھا جب وہ مرا تو اس کی قبر سے چلانے اور بھونکنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔

اس گستاخ و بے ادب خارجی نے نواسہ رسول جگر گوشۂ بتول کے مزار پاک کی بے حرمتی کی اس کی دنیا و آخرت دونوں تباہ و برباد ہو گئی اس سے ہمیں اور آپ کو عبرت حاصل کرنا چاہیئے کہ اولیاء اللہ، بزرگان دین کی شان میں کبھی بھول کر بھی بے ادبی و گستاخی نہ ہونے پائے۔ ورنہ ساری زندگی کا عمل برباد و اکارت ہو جائے گا۔ ایسا بے ادب غضب جبار و قہر قہار کا سزاوار ہے۔

بہت سے گستاخوں میں اولیاء کرام کی شانِ اقدس میں بیہودہ کلمات استعمال کرنے اور ان کی تعظیم سے روکنے اور ان محبوبانِ خدا کی زیارت کو شرک و بدعت کے فتوے لگانے کی عادت پڑی ہوئی ہے خاص طور سے یہ واقعہ ان لوگوں کے لیے مقامِ عبرت ہے جو اولیاء اللہ کے مزاراتِ طیبہ کو مٹی کا ڈھیر اور ان حضرات کو مٹی میں ملنے والا قرار دیتے ہیں اور اپنی دریدہ دہنی کا ثبوت دیتے ہیں۔

رباعی: پیرد نہیں گستاخ زمانے میں کسی کے
اعجاز کے قائل نہ کرامات ولی کے
کیا قدر بڑے پیر کی ہو ان کی نظر میں
بت خانہ سمجھتے ہوں جو روضے کو نبی کے
(شمس لکھنوی)

غسلِ جنابت حضرت عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میرے

ایک پڑوسی کا انتقال ہوگیا میں اس کی تجہیز و تکفین میں شریک تھا جس وقت جنازہ قبر کے قریب لایا گیا تو قبر کے اندر بلی کی شکل کا ایک جانور نظر آیا ہم نے اِس کو بھگانے کی کوشش کی وہ نہیں بھاگا۔ قبر کھودنے والے نے ایک ڈھیلا اس کے سر پر مارا پھر بھی قبر سے نہیں نکلا لوگوں نے وہ جگہ چھوڑ کر دُوسری جگہ قبر بنائی اِس قبر میں بھی وہی جانور نظر آیا اِسی طرح تیسری اور چوتھی قبر تیار ہوئی مگر جب قبر تیار ہو جائے تو وہ جانور اس میں موجود پایا جاتے لوگوں نے کہا امر ربی یہی ہے اِس سے چھٹکارا ناممکن ہے۔ لہٰذا اب اسے دفن کر دیا جائے جب قبر میں دفن کر دیا گیا تو اندر سے ایک ڈراؤنی آواز سنائی دی لوگوں نے اِس کی بیوی سے دریافت کیا کہ تمہارے شوہر کا عمل کیسا تھا؟ عورت نے بتایا وہ غسل جنابت نہیں کرتا تھا۔ (ش ص صفحہ ۵۰)

پتہ چلا کہ ناپاکی کی حالت میں رہنا اور غسل نہ کرنا عذاب قبر میں مبتلا کرتا ہے اِس میں ستی و غفلت کرنے سے فرض نماز کے بھی قضا ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے اور اس حالت میں کھانا، پینا، چلنا، پھرنا سخت معیوب ہے۔

مسئلہ اِنسان ناپاکی کی حالت میں نہ قرآن مجید کی تلاوت کر سکتا ہے اور نہ اسے چھُو سکتا ہے نہ اس کو اس حالت میں مسجد کے اندر داخل ہونا جائز ہے۔ کتب حدیث و فقہ وغیرہ کا بھی پڑھنا ممنوع ہے غرض کہ جب تک انسان جنب (ناپاک) رہے گا، بہت سی نیکیوں اور بھلائیوں سے محروم رہے گا۔ اور سب سے بڑا وبال یہ ہے کہ اس سے عذابِ قبر میں مبتلا ہونے کا خطرہ و اندیشہ ہے۔

عذاب قبر سے نجات حاصل کرو احادیث نبویہ و واقعات مذکورہ سے ثابت ہو چکا کہ عذابِ قبر میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اس ہیبت ناک لرزہ خیز عذاب سے نجات حاصل کرنے کے طریقے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرماتے ہیں کچھ اسباب تو وہ ہیں جو ہمارے اختیار و قدرت میں نہیں ہیں جیسا کہ سرکار نے ارشاد فرمایا۔

من قتلہ بطنہ لم یعذب فی قبرہ (ش ص صفحہ ۲۲)

Marfat.com

ترجمہ:۔ جو انسان پیٹ کی بیماری میں مرا قبر میں اس پر عذاب نہ ہوگا

دوسری حدیث میں فرمایا کہ

مَامِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَوْلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ

اِلَّا وَقَاہُ اللّٰہُ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ (ترمذی جلد ۱ صفحہ ۱۲۷)

ترجمہ:۔ جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرے گا اللہ تعالیٰ فتنۂ

قبر سے اس کو محفوظ رکھے گا۔

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا کہ

مَنْ مَاتَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وُقِیَ عَذَابَ الْقَبْرِ (ش ص صفحہ ۷۶)

ترجمہ:۔ جس شخص کا انتقال جمعہ کے دن ہوا عذابِ قبر سے بچ گیا۔

جن مسلمان مردوں پر عذابِ قبر ہوتا ہے ان پر سے بھی جمعرات اور جمعہ کے دن اٹھا لیا جاتا ہے جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن اور رمضان المبارک کی برکت و بزرگی کی وجہ سے ان مبارک ایام میں مرنے والوں پر عذابِ قبر ہوتا ہی نہیں۔ ان مبارک دنوں میں مرنا تو ہمارے اور آپ کے بس کا نہیں ہاں ان دنوں میں موت کی تمنا ضرور کرنی چاہیے۔ عذابِ قبر سے نجات دلانے والے وہ امور جن پر اگر ہم عمل کریں تو عذاب سے بچ سکتے ہیں وہ ہے سورۂ مبارکہ تَبَارَکَ الَّذِیْ اور سورۂ الٓمّٓ سجدہ کا پڑھنا جو شخص ان مبارک سورتوں کو یاد کرے اور روزانہ سوتے وقت ایک مرتبہ پڑھ لیا کرے تو یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والے کو قبر کے عذاب سے نجات دلائینگی۔

سورۂ ملک کا پڑھنے والا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس کو پورے قرآن کریم سے تبارک الذی بیدہ الملک کی سورہ کے سوا کچھ یاد نہ تھا جب وہ انسان قبر میں رکھا گیا اس وقت ایک فرشتہ آیا سورۂ ملک شریف نے مردہ کے چہرہ کو ڈھانپ لیا فرشتہ نے سورۂ ملک سے کہا کہ بیشک تو کتاب اللہ سے ہے میں تیرے ساتھ کوئی ناشائستگی نہیں کر سکتا لیکن میں بھی مجبور ہوں مجھے

Marfat.com

اس شخص پر عذاب دینے کا حکم کیا گیا اگر تو اسے بچانا چاہتی ہے تو رب العزت کے دربار میں جا کر سفارش کر چنانچہ سورۂ مبارکہ دربار الٰہی میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی اے مولا تیرے فلاں بندے نے مجھ کو یاد کیا اور مجھ کو پڑھا کیا تو اس کو آگ میں جلائیگا؟ اور اسے عذاب دے گا؟ باوجودیکہ میں اس کے سینے میں موجود ہوں۔ خداوندا! اگر اس بندے پر تو عذاب دینا ہی چاہتا ہے تو مجھ کو اپنے قرآن سے الگ فرما دے اللہ رب العزت فرمائیگا اے سورۂ ملک تو بڑے غضب میں معلوم ہوتی ہے سورۂ مبارکہ عرض کریگی الٰہی (میں تیرا کلام ہوں) تیرے دربار میں مجھے ایسا کرنے کا حق ہے مولیٰ تعالیٰ کا حکم ہوگا اچھا جا اس شخص کو میں نے تیرے حوالے کیا تیری شفاعت قبول کی اس وقت سورۂ پاک اس مردہ کے پاس آکر اس کا منہ چومے گی اور کہے گی مُبارک ہے یہ منہ جس نے مجھے پڑھا مُبارک ہے یہ سینہ جو میرا مسکن بنا۔ مُبارک ہیں دونوں قدم جو میرے پڑھے جانے کے وقت کبھی کبھی کھڑے رہا کرتے تھے مردے کو قبر کی تنہائی میں ڈھارس بندھائے گی۔

صحابہ کرام نے حضور سے جس وقت یہ مبارک حدیث سُنی تو راوی کا بیان ہے کہ ہر چھوٹے بڑے مرد و عورت نے سورۂ ملک یاد کرلی۔

اِس سورۂ مُبارکہ کا حضور نے منجیہ نام رکھا یعنی عذاب قبر سے نجات دلانے والی (ش ص صفحہ ۲۰) سورۂ ملک پڑھنے والا قبر میں زندہ رہتا ہے اور اس کی تلاوت کرتا ہے جیسا کہ اس سے پہلے بیان کیا گیا اور بالخصوص اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ سُورۂ ملک پڑھنے والا عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی برکت سے اُنس پاتا ہے۔

<u>درُود پاک کے برکات</u> حضرت شیخ محدث احمد بن ابی بکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ شیخ شبلیؒ نے بیان کیا کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی کا انتقال ہو گیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خداوند قدوس نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا وہ کہنے لگا کیا پوچھتے ہو بڑے بڑے خوفناک مناظر میرے سامنے آئے اور منکر نکیر کے سوال و جواب کا وقت تو مجھ پر بہت ہی دشوار ہوا میں نے

اپنے دل میں خیال کیا کہ شائد میرا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوا ہے آواز آئی کہ دنیا میں تم نے زبان کو بیکار رکھا تھا اس لیے یہ سختی پیش آئی لیکن جب وقت عذاب کے فرشتے میری طرف بڑھے اس وقت ایک انتہائی حسین وجمیل شخص خوشبو میں معطر میرے اور فرشتے کے درمیان آکر حائل ہوگیا اور مجھے ایمان کی حجت سکھانے لگا۔ میں نے کہا اللہ تجھ پر رحم فرمائے تو کون ہے؟ اس پر اس نے کہا جو دنیا میں تو کثرت سے درود پاک بارگاہ محبوب میں پیش کرتا رہا تیرے اسی پڑھے ہوئے درود سے میں پیدا کیا گیا ہوں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ تجھ کو ہر سختی اور بے چینی سے بچاؤں اور ہر مصیبت میں تیری مدد کروں۔ (راحت القلوب صفحہ ۲۶۲)

آقائے دو جہاں رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بکثرت درود پاک کا پڑھنا بیشمار فوائد و برکات رکھتا ہے علماءِ کرام نے لکھا ہے کہ سکرات موت کو آسان کرنیوالا عذاب قبر سے نجات دینے والا، دشمنوں پر فتح مند کرنیوالا، محتاجی کو دور کرنے والا، بخل اور ظلم سے دور رکھنے والا، پلصراط پر گزرتے وقت نور بڑھانے والا پلصراط کی راہ کو آسان کرنے والا، رحمت خداوندی کو جوش میں لانے والا، خواب میں سرکار دو عالم کے سراپا جمال کی زیارت نصیب کرانے والا، رزق میں برکت پیدا کرنے والا، قیامت میں پیاس سے بے خوف کرنیوالا اور مرادیں پوری کرنے والا وغیرہ۔ ان فوائد کے علاوہ بے شمار فوائد علماءِ کرام نے اپنی تصنیفات میں بیان فرمائے ہیں۔

لہذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس نعمتِ عظمیٰ سے غافل نہ رہیں اپنے زیادہ سے زیادہ اوقات کو حضور کی بارگاہ بیکس پناہ میں درود و سلام پیش کرنے میں صرف کریں کیونکہ اس سے آسان اور عمدہ وظیفہ کوئی نہیں درود خوانی میں جس قدر عقیدت و محبت کی فراوانی ہوگی اسی قدر انعام واکرام خداوندی اور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت شامل حال ہوگی۔

مسئلہ ۹۔ جب کوئی کام کرنا ہو یا کوئی دعا کرنی ہو تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد اول و آخر درود شریف ضرور پڑھ لیا جائے کیونکہ درود پاک کے صدقے میں کام کے

برحسن وخوبی انجام پانے اور دُعا مستجاب ہونے کی قوی اُمید ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

اچھا پڑوسی عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کسی کا کوئی آدمی انتقال کر جائے تو اس کو عمدہ کفن دو اور اس کی وصیت جلدی پوری کر دو اور اسے قبر میں دفن کرو لیکن بُرے پڑوسی سے دور رہو عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا صالح پڑوسی آخرت میں فائدہ پہنچاتا ہے۔

قَالَ هَلْ يَنْفَعُ فِی الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ قَالَ كَذٰلِكَ يَنْفَعُ فِی الْاٰخِرَةِ

ترجمہ:۔ سرکار نے فرمایا کیا صالح پڑوسی دنیا میں نفع پہنچاتا ہے عرض کیا ہاں یارسول اللہ، حضور نے فرمایا کہ جس طرح دنیا میں اچھا پڑوسی نفع بخش ہوتا ہے اسی طرح آخرت میں بھی فیض رساں ہوتا ہے (ش ص صفحہ ۴۲)

ارشادِ رسول عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُدْفِنُوْا مَوْتَاكُمْ وَسْطَ قَوْمٍ صَالِحِیْنَ فَاِنَّ الْمَیِّتَ یَتَاَذّٰی بِجَارِ السُّوْءِ كَمَا یَتَاَذّٰی الْحَیُّ بِجَارِ السُّوْءِ (ش ص صفحہ ۴۲)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مردوں کو نیکوں اور صالحین کے درمیان دفن کرو کیونکہ مُردے بُرے پڑوسی سے تکلیف پاتا ہے جس طرح زندوں کو اپنے بُرے پڑوسیوں سے اذیت وتکلیف ہوتی ہے۔

Marfat.com

مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اپنے مردوں کو صالح اور نیک لوگوں (اولیاء کرام و علماء عظام) کے درمیان دفن کیا کریں کیونکہ مردے اپنے برُے پڑوسیوں سے اسی طرح دکھ اور اذیت محسوس کرتے ہیں جس طرح زندہ برُے پڑوسیوں سے (حوالہ مذکور)

چالیس آدمیوں کی شفاعت مدینہ طیبہ میں ایک شخص کا انتقال ہوا دفن کے ایک ہفتہ بعد ایک صاحب نے انہیں خواب میں دیکھا تو ان کو جہنمیوں کی حالت میں پایا یہ دیکھ کر تعجب میں ہوتے پھر ایک ہفتہ کے بعد دوبارہ خواب میں دیکھا تو جنتیوں میں پایا حالت دریافت کیا تو اس نے کہا ہمارے پڑوس میں ایک صالح اللہ والے دفن کئے گئے ہیں انہوں نے اپنے چالیس پڑوس کی شفاعت کی ہے ان میں سے ایک میں بھی ہوں (ش ص صفحہ ۴۲)

بے شک اولیاء کرام بزرگانِ دین اللہ کے محبوب اور برگزیدہ بندے ہیں دنیا و آخرت اور عالم برزخ ہر جگہ ان حضرات کی امداد و اعانت ہم سب کے شاملِ حال ہوتی ہے اور ان کے فیوض و برکات ہماری دستگیری و رہنمائی کرتے ہیں کس قدر بدنصیب ہیں وہ لوگ جو اللہ کے ان محبوبوں سے خار کھاتے اور بغض و عناد رکھتے ہیں اللہ رب العزت ہمیں ان بزرگانِ دین کے آداب و احترام کی توفیق بخشے اور دونوں جہان میں ان کی برکت سے نوازے آمین۔

شعر

گرچہ از نیکاں نیم خود را بہ نیکاں بستہ ام
از ریاض آفرینش رشتہ۔ گلدستہ ام

حفاظت کا قلعہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جس وقت مردہ قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے نیک اعمال آکر اسے گھیر لیتے ہیں اگر عذاب قبر سرہانے آنا چاہتا ہے تو تلاوت قرآن کی نیکیاں روک دیتی ہیں اور اگر پائنتیں

Marfat.com

کی جانب سے آنا چاہتے ہیں تو نیک کاموں میں کھڑے رہنے کا ثواب اسے روک دیتا ہے اگر ہاتھوں کی طرف سے آنے کا قصد کرتا ہے تو دونوں ہاتھ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم صدقہ دیتے وقت اور دعا کرتے وقت ہم کو پھیلاتا تھا لہٰذا ہماری طرف سے اس کے جانے کا راستہ نہیں ہے اور اگر عذاب منہ کی طرف سے آنا چاہتا ہے تو اس کی دعائیں اور روزے رکاوٹ بنتے ہیں اور نماز بھی اس کے لیے محافظ بنتی ہے اور صبر کی نیکی ایک طرف کنارے کھڑی نگرانی کرتی رہتی ہے اور کہتی ہے کہ اگر کسی طرف سے نیکیوں کو کمزور دیکھوں گی تو اس کی مدد کروں گی۔

مردے کے اعمال صالحہ عذاب قبر کو دفع کرتے ہیں جس طرح انسان اپنے بھائی اور اہل وعیال سے مصائب کو دفع کرتا ہے۔ پھر اعمال صالحہ مردے سے کہیں گے کہ اللہ رب العزت تیری قبر میں برکت عطا فرمائے بلاشبہ نیکیاں بہترین دوست اور اچھے ساتھی ہیں۔ (ش م صفحہ ۵۵)

عصر کا وقت حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب وقت مردہ قبر میں داخل کیا جاتا ہے۔ سورج اس کو ڈوبتا ہوا دکھائی دیتا ہے مردہ جب اٹھ کر بیٹھتا ہے دونوں آنکھیں ملنے لگتا ہے اور کہتا ہے اے نکیرو مجھ سے ابھی بات نہ کرو، ٹھہرو میں نماز پڑھ لوں۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۶)

مردہ یہ بات اسی وقت کہہ سکتا ہے جب کہ دنیا میں پابندی کے ساتھ نماز پڑھنے کا عادی رہا ہوگا۔ تو جب قبر میں اسے سورج ڈوبتا ہوا نظر آئے گا اور فرشتے اٹھا کر اس سے سوال کرنا چاہیں گے تو نماز عصر قضا ہوتے دیکھ کر بے چین ہو جائے گا اور نماز پڑھنے کے لیے فرشتوں کو سوال کرنے سے روک دے گا کہ ابھی رک جاؤ پہلے نماز ادا کر لوں پھر جو سوال کرنا ہو گا کر لینا لیکن جو بے نماز ہو گا یا کبھی کبھی پڑھ لیتا رہا ہو گا۔ اس کو یہ ہمت اور جرأت کہاں سے ہو گی کہ فرشتوں سے نماز پڑھنے کی مہلت لے سکے۔

مسلمانو! نماز بڑی عظیم دولت ہے اس کی پابندی کرو ستی اور غفلت باعث خسران و موجب غضب رحمٰن ہے

خاتمہ

بیان موت اور اس کے خیر وسوء کی علامات میں زندگی کا آخری سفر

لنا ملک ینادی کل یوم

لدوا للموت وابنوا للخراب

ہر روز ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ غافل انسانو! موت سے چھٹکارا نہیں. ہر پیدا ہونیوالے کو موت ہے اور ہر عمارت کو کسی نہ کسی دن ڈھنا ہے زندگی کے مقررہ وقت سے نہ ایک منٹ کمی ہو سکتی ہے نہ زیادتی انسان دنیا کی رنگینیوں میں پھنسا رہتا ہے مگر اس کی زندگی کی گھڑی برابر چلتی رہتی ہے جو منٹوں اور گھنٹوں، دنوں اور ہفتوں کو طے کرتی ہوئی مقررہ عمر کو گھٹاتی رہتی ہے اور غافل انسان خیال کرتا ہے کہ آج نوجوانی ہے، کل جوانی ہے ابھی بڑھاپا منزلوں دُور ہے اس وقت دنیا کے مزے اڑالو عیش وعشرت کی زندگی بسر کرلو جوانی دوبارہ تھوڑی ملے گی" جب بڑھاپا آئے گا تو آخیر عمر میں توبہ و استغفار کرلیں گے۔

شعر

غافل تجھے گھڑیاں یہ دیتی ہیں منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی

افسوس بڑھاپے کا منتظر غفلت شعار انسان یہ نہیں سمجھتا کہ آج جوانی اپنے قبضہ میں ہے کل معلوم نہیں بڑھاپا دیکھنا نصیب ہو یا نہ ہو اور اگر بڑھاپا ملا بھی تو کیا خبر ہاتھ پیر آنکھ وغیرہ اعضاء سلامت رہیں یا نہ رہیں اور پھر جوانی اور بڑھاپے کے عمل میں بڑا فرق ہے۔

شعر

کر جوانی میں عبادت کاہلی اچھی نہیں
جب بڑھاپا آگیا پھر بات بن پڑتی نہیں

کسی قلعہ میں پناہ نہیں ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں ملک الموت داخل ہوئے اور آپ کی مجلس میں ایک آدمی کو گھور گھور کر دیکھنے لگے جب وہ دربار سے باہر چلے گئے تو اس شخص نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ آنے والا کون تھا؟ جو مجھے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا یہ فرشتہ موت حضرت عزرائیل تھے۔ اس شخص نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ میری تلاش میں تھے سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو اس نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ ہوا کو حکم دے دیں کہ وہ مجھے ہندوستان پہنچا دے حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا ہوا نے اس کو اٹھا کر ہندوستان پہنچا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ملک الموت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں پھر آئے حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میری مجلس کے ایک آدمی کو تم بڑے غور سے دیکھ رہے تھے کیا بات تھی؟ ملک الموت نے کہا اس کو آپ کی مجلس میں دیکھ کر حیران تھا کیونکہ مجھے حکم مل چکا تھا کہ اس شخص کی روح ہندوستان میں قبض کروں اور وہ ابھی آپ کی مجلس میں بیٹھا تھا (ش ص صفحہ ۱۹، مذاق العارفین جلد ۴ صفحہ ۶۰۴)

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ

اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً

(ش ص صفحہ ۴۲)

ترجمہ:۔ جب اللہ رب العزت کسی بندے کی موت کا کسی مقام خاص کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس کی کوئی ضرورت اس مقام پر پیدا کر دیتا ہے۔ تاکہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے وہاں جائے اور موت سے ہمکنار ہو جائے۔ ساری دنیا کے بسنے والے ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام کی نگاہوں کے سامنے ہوتے ہیں جس جگہ کے لیے جس وقت کسی کی روح قبض کرنے کا حکم ہوتا ہے اس مقررہ وقت پر اسی مقام سے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں کوئی ان کی گرفت سے بچ کر نہیں نکل سکتا جیسا کہ مذکورہ واقعہ میں آپ نے دیکھا کہ اس شخص کی موت ہندوستان میں لکھی تھی۔

Marfat.com

ملک الموت نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں دیکھا حالانکہ اس کی موت کا وقت قریب ہو چکا تھا، عالم حیرت میں ہوئے مگر اللہ تعالےٰ نے ایک سبب پیدا فرما کر فوراً ہندوستان پہنچا دیا قرآن مجید کا ارشاد ہے

يُدْرِككُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ [۱]

ترجمہ:۔ کتنے ہی مضبوط قلعہ میں تم محفوظ ہو جاؤ لیکن موت تم کو پالے گی۔

انسان کی تدبیر علامہ یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۹۰۵ھ کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک بادشاہ کو نجومیوں نے بتایا کہ فلاں سال کے فلاں مہینہ میں فلاں دن فلاں وقت بچھو کے ڈنگ مارنے سے تمہاری موت ہوگی، پیشگوئی کے مطابق جب وہ دن آیا اس وقت بادشاہ نے اپنے جسم سے شاہی لباس اتار دیا اور ایک معمولی کپڑے سے ستر چھپا لیا گھوڑے کو غسل دلایا اور اس کے بالوں میں کنگھا کرایا جب ہر طرح اطمینان ہو گیا۔ تو گھوڑے کی ننگی پشت پر سوار ہو کر دریا کے اندر پانی میں کھڑا ہو گیا تاکہ بچھو کے ڈنگ سے محفوظ رہ سکے لیکن یک بیک گھوڑے کو چھینک آئی اور اس کی ناک سے ایک بچھو نکلا جس نے بادشاہ کو ڈنگ مارا اور اس کے زہر سے جانبر نہ ہو سکا اور اس کی ساری تدبیریں قضا و قدر کے سامنے فیل ہو کر رہ گئیں۔

(ماخوذ از حیوٰۃ الحیوان مصری جلد ۲ صفحہ ۴۶)

سکرات موت انسان کی موت جب قریب ہوتی ہے تو اس پر غیب کی باتیں ظاہر ہو جاتی ہیں فرشتے نظر آنے لگتے ہیں جب جسم سے رُوح کی جدائی کا وقت ہوتا ہے تو اُسے اپنے اس پنجرے کو جس میں سالوں رہ چکی ہوتی ہے چھوڑتے ہوئے گھبراہٹ ہوتی ہے مرنے والے کو سکرات کے عالم میں اس شدت کی پیاس لگتی ہے کہ اگر اسے

---

[۱] پ ۵ ع ۹۔

Marfat.com

کتنا ہی پانی پلادیا جائے مگر تسکین نہیں ہوسکتی اس وقت ماں، باپ، اولاد، عزیز و اقارب اور دنیا کی تمام چیزوں کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ دنیا اور دنیا والوں کی محبت اپنی طرف دعوت دیتی ہیں ادھر خدائی قاصد ملک الموت تعمیل حکم پر آمادہ ہے لہذا مرنے والے سے اس کش مکش کے عالم میں کوئی بات نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اس کے سامنے اچھی باتیں کی جائیں اور درود شریف و کلمہ طیبہ پڑھا جائے قرآن مجید کی تلاوت باآواز کی جائے تاکہ وہ سنے اور موت کی سختی آسان ہو اور آخری وقت یاد الٰہی کرتا اور ذکر سنتا ہوا دنیا سے سفر کرے۔ خاتمہ بالخیر ہو، اس سے کلمہ وغیرہ پڑھنے کو نہ کہا جائے خود ہی بلند آواز سے پڑھا جائے تاکہ سن کر وہ بھی پڑھنے لگے" اکثر لوگ اس موقعہ پر کلمہ پڑھنے کو کہتے ہیں اگر اس سکرات کی سختی میں بدقسمتی سے انکار کر بیٹھا، تو ساری زندگی کا کیا ہوا عمل بیکار ہو جائے گا۔" مرنے والے کے لیے یہ گھڑی بڑی کٹھن ہوتی ہے ایک طرف تو فرشتہ روح قبض کرنے میں لگا ہوتا ہے اور جسم کے جوڑ جوڑ سے روح کھینچی ہوتی ہے دوسری طرف دشمن ازلی شیطان ملعون کھڑا اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور بہکاتا ہے اور دین اسلام سے پھرنے کی سعی کرتا ہے ذرا سوچئے کہ کس قدر خطرناک وقت ہوتا ہے اس وقت معمولی سی لغزش تباہ و برباد کر سکتی ہے۔ امام احمد رضا رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔

راہ پر خار ہے کیا ہونا ہے — پاؤں فگار ہے کیا ہونا ہے
نزع میں دھیان نہ بٹ جائے کہیں — یہ عبث پیار ہے کیا ہونا ہے
اس کا غم ہے کہ ہر اک کی صورت — گلے کا ہار ہے کیا ہونا ہے

دُنیا پرست بادشاہ وہب بن منبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بادشاہ تھا اس کو کہیں جانا تھا پہلے کپڑوں کو منگایا وہ ناپسند ہوئے دُوسرے آئے وہ بھی ناپسند ہوئے یہاں تک کہ سب سے عمدہ جوڑا پہنا۔ اس کے بعد سواری کے جانور لائے گئے۔ بہت چھان بین کے بعد سب سے عمدہ گھوڑے کو انتخاب کیا اور

Marfat.com

سوار ہو کر لشکر کے ساتھ مغرورانہ انداز میں روانہ ہوا۔ مارے غرور و گھمنڈ کے کسی طرف نظر اُٹھا کر نہ دیکھتا اتنے میں ایک آدمی پرانی وضع اور معمولی صورت کا آیا اور اس نے سلام کیا۔ متکبر بادشاہ نے سلام کا جواب نہ دیا اس شخص نے بادشاہ کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی بادشاہ نے غصہ اور جلال میں آکر کہا تو نے بڑی گستاخی کی ہے فوراً باگ چھوڑ دے ،، اس نے کہا مجھے تم سے کچھ کام ہے بادشاہ نے کہا اچھا ٹھہر و میں گھوڑے سے نیچے اُتر آؤں اس نے کہا نہیں اسی وقت ضرورت ہے اور لگام کو خوب مضبوط پکڑ لیا بادشاہ نے کہا اچھا کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا راز کی بات ہے آہستہ کان میں کہونگا بادشاہ نے سر جھکا دیا اس شخص نے کہا میں ملک الموت ہوں۔ یہ سُن کر بادشاہ کا رنگ فق ہو گیا ہوش اڑ گیا، زبان لڑکھڑانے لگی اور کہا اچھا اتنی مہلت مجھے دے کہ میں اپنے گھر جا کر اپنی حاجت پوری کر لوں اور گھر والوں سے رخصت ہو لوں اس نے کہا جی نہیں اب مہلت نہیں ملے گی "اب گھر و اسباب کو دیکھنا کبھی نصیب نہ ہو گا۔ یہ کہہ کر اس کی رُوح قبض کر لی اور بادشاہ گھوڑے کی پشت سے لکڑی کے کندے کی طرح زمین پر گر پڑا

پرہیز گار عابد اور ملک الموت اس بادشاہ کا کام تمام کر کے ملک الموت آگے بڑھے اور ایک ایماندار عابد بندے کے پاس پہنچے اس کو سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا۔ ملک الموت نے کہا کہ مجھ کو تم سے کچھ کان میں کہنا ہے اس نے کہا بہت بہتر ملک الموت نے آہستہ سے کان میں کہدیا کہ میں ملک الموت ہوں اس نے کہا کہ آپ کی تشریف آوری مُبارک ہو میں تو مدت سے آپ کا منتظر ہوں اور آپ کی ملاقات کا شائق ہوں۔ ملک الموت نے کہا جس ضرورت کے لیے گھر سے نکلے ہو پوری کر لو اس نے کہا مجھے اللہ رب العزت سے ملنے سے زیادہ محبوب کوئی کام نہیں، ملک الموت نے اس نیک بندے سے کہا اپنی جان نکلنے کی کوئی حالت پسند کرنا چاہو تو پسند کر لو تا کہ اسی حالت میں تیری جان قبض کر دوں؟ اس نے پوچھا کیا ایسا کر سکتے ہو! ہاں مجھ کو حکم خداوندی یہی ہے نیک بندے نے کہا اچھا تو اتنی مہلت دے دو کہ میں وضو کر کے نماز پڑھوں اور جب میں سجدے میں جاؤں

Marfat.com

اس وقت میری جان نکال لینا چنانچہ ملک الموت نے ایسا ہی کیا۔

(مذاق العارفین جلد ۴ صفحہ ۶۰۲)

سبحان اللہ کیا پیاری تمنا ہے کہ دم نکلے تو سر سجدے میں ہو زبان اللہ کی یاد میں، کسی کو بیوی بچوں کی یاد آتی ہے کسی کو مال و دولت چھوڑنے کا غم ہوتا ہے۔ مگر ایماندار متقی پرہیزگار جب دُنیا سے سفر کرتا ہے تو ذکر الٰہی کرتے ہوئے جانے کی تمنا کرتا ہے۔

مومن کی موت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے راضی ہوتا ہے تو ملک الموت کو حکم دیتا ہے کہ جاؤ میرے فلاں بندے کے پاس اور اس کی رُوح میرے پاس لاؤ تاکہ میں اسے راحت و آرام دُوں کیوں کہ میرے امتحان و آزمائش میں وہ پُورا اُترا اور جس قدر اطاعت و فرمانبرداری وہ کر چکا ہے میرے انعام واکرام کے لیے کافی ہے۔ ملک الموت پانچ سو فرشتوں کا لشکر لے کر اس بندے کے پاس آتے ہیں اور ہر فرشتے کے پاس پھول کی چھڑی اور زعفران کی شاخ ہوتی ہے جب اس بندہ مومن کے پاس یہ لشکر پہنچتا ہے تو دو صفوں میں کھڑے ہو جاتے ہیں شیطان مردُود اس بندۂ مومن کا یہ شاندار استقبال دیکھ کر سر پہ ہاتھ رکھ کر چیختا اور دھاڑیں مارتا ہوا مایوس ہو کر راہ فرار اختیار کرتا ہے اور اپنے لشکریوں سے کہتا ہے تم کیا جھک مارتے رہے اس کی خبر نہ لینا۔ دیکھو آج اس بندے کو کتنا عظیم مرتبہ حاصل ہوا اور تم کچھ نہ کر سکے۔ ابلیس کے متبعین کہتے ہیں کہ ہم نے تو بہت کچھ ہاتھ پیر مارا۔ کتنی تدبیریں کیں۔ لیکن اس بندۂ مومن کو بہکانے میں ناکام رہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایماندار بندے کو سوائے دیدار الٰہی کے راحت اور چین نہیں ملتا لہٰذا موت کا دن اس کے واسطے شادمانی و مسرت کا دن ہوتا ہے جس کے لیے وہ ہمہ وقت تیار رہتا ہے اور خندہ پیشانی سے موت کا استقبال کرتا ہے۔

(ملخص از مذاق العارفین جلد ۴ صفحہ ۶۰۰)

شعر عروسی بود نوبت ماتمت   اگر نیک روزی بود خاتمت

Marfat.com

خاتمہ بالخیر کی علامت امام ترمذی وحاکم نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ

اذا اراد اللہ بعبد خیرا استعملہ قیل کیف استعملہ قال یوفقہ بعمل صالح قبل الموت (ش ص صفحہ ۱۱)

ترجمہ:۔ جب خداوند قدوس کسی بندے کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو مرنے سے پہلے اس کو کار خیر کی توفیق عنایت فرماتا ہے۔
وہ بندہ بُرے کاموں سے توبہ کر کے غلط راستوں کو چھوڑ کر راہِ راست پر آجاتا اور نیک اعمال کرنے لگتا ہے اگر کچھ گناہ اس کے رہ جاتے ہیں تو فشدد علیہ الموت حتیٰ یقضی الیٰ کیوم ولدتہ امہ اس پر موت میں سختی کر دی جاتی ہے یہانتک کہ وہ بندہ میرے حضور گناہوں سے پاک وصاف ہو کر اس حال میں آتا ہے جیسے کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا (ش ص صفحہ ۱۲)
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو فرماتے سنا کہ مرنے والے کی تین چیزیں دیکھو اگر پیشانی پر پسینہ آجائے اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں اور ناک کے نتھنے پھیل جائیں تو سمجھ لو کہ اس پر اللہ کی رحمت ہے اور اس کا خاتمہ بالخیر ہے (حوالہ مذکورہ)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَبْقیٰ عَلَیْہِ خَطَایَا مِنْ خَطَایَاہُ یُجَازِیْ بِھَا عِنْدَ الْمَوْتِ فَیَعْرِقُ لِذَالِکَ جَبِیْنُہٗ

(حوالہ مذکورہ)

ترجمہ:۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مومن کے گناہوں سے کچھ باقی رہ جاتا ہے تو موت کے وقت اس کا بدلہ پورا کر دیا جاتا ہے اسی وجہ سے موت کے وقت اس کے ماتھے پر پسینہ آجاتا ہے۔

Marfat.com

حدیث۔ عَنْ سَہْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَیَعْمَلُ عَمَلَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ متفق علیہ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۰)

ترجمہ:۔ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ بیشک بندہ دوزخیوں کا عمل کرتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے اور ایک بندہ جنتیوں کا عمل کرتا ہے حالانکہ وہ جہنمی ہے کیونکہ اعتبار خاتمہ کے اعمال کا ہے۔

یعنی اگر خاتمہ اس کا اعمال صالحہ کے ساتھ ہوا ہے وہ جنتی ہے اور اگر معاذ اللہ خاتمہ کے وقت اعمال بد و افعالِ ذمیمہ کا مرتکب رہا تو جہنمی ہوگا۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ وَمِنْ کُلِّ عَمَلٍ یُدْخِلُ النَّارَ

اللہ رب العزت اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے اور طفیل تمام مومنین کو سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے اور خاتمہ بالخیر کرے۔

شعر

جب دم واپسیں ہو یا اللہ
لب پہ ہو لا الہ الا اللہ

سوءِ خاتمہ کی علامت جس کا خاتمہ برائی پر ہونا ہے تو اگرچہ ساری زندگی نیکیاں کرتا رہا ہو آخر میں نیکیوں کو ترک کر کے بھلائیوں کو چھوڑ کر بُرے کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے اور اسی عصیان و نافرمانی پہ اس کو موت آجاتی ہے اور پورا عمل اس کا برباد و اکارت ہو جاتا ہے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ مِنْ سُوْءِ الْخَاتِمَۃِ

حکایت ملک شام میں ایک صالح پرہیزگار آدمی مسجد میں اذان دیا کرتے تھے مسجد کے

Marfat.com

قریب ایک عیسائی کا مکان تھا ایک دن اس عابد نے مسجد کی چھت سے عیسائی کی لڑکی کو دیکھا اور اس پر عاشق ہو گیا لڑکی نے ایک مقررہ وقت پر ملنے کا وعدہ کیا جب یہ عابد اس کے مکان پہ پہنچا لڑکی نے دروازہ کھول کر اندر بلا لیا اس شخص نے عیسائیہ سے اظہار محبت شروع کیا کہ جانِ من تمہارے عشق و محبت میں دنیا و آخرت کو فراموش کر چکا ہوں تیرے بغیر مجھے چین نہیں، چاہتا ہوں کہ تم سے شادی کر لوں لڑکی بولی جب تک تم اپنے دین و مذہب پر قائم ہو میرا باپ ہرگز اس پر آمادہ نہیں ہو سکتا ہاں اگر تم اپنے دین کو چھوڑ کر ہمارے دین میں آ جاؤ اور عیسائی مذہب اختیار کر لو تو مجھے حاصل کر سکتے ہو۔ چنانچہ اس بدنصیب نے دینِ عیسائیت قبول کر لیا۔ لیکن ابھی مقصد بھی حاصل نہ کر سکا تھا کہ مکان کی چھت پر چڑھ کر شہر کا منظر دیکھنے گیا اور چھت سے گر کر بے دینی کی حالت میں مر گیا۔ (م ت قرطبی ص ١٤)

شعر

نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم

نہ اِدھر کا رہا نہ اُدھر کا رہا!

ماں کی ناراضگی عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دربار میں ایک شخص نے آ کر عرض کیا یا رسول اللہ ایک جوان پر سکرات موت کی حالت ہے اس کو کلمہ پڑھنے کو کہا جاتا ہے مگر اس کی زبان نہیں چلتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا وہ زندگی میں کلمہ نہیں پڑھتا تھا؟ عرض کیا یا رسول اللہ پڑھتا تھا حضور نے فرمایا جب زندگی میں پڑھتا تھا تو موت کے وقت کس چیز نے اسے روک دیا اتنا فرما کر اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فوراً مجلس سے اُٹھ کھڑے ہوتے ہم سب بھی حضور کے ہمراہ چل پڑے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس جوان کے مکان پر تشریف لے گئے اور فرمایا اے لڑکے کہہ لا الٰہ الا اللہ لڑکے نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زبان نہیں چلتی۔ حضور نے فرمایا کیا بات ہے عرض کیا یا رسول اللہ ماں کی نافرمانی کے باعث۔ حضور نے پوچھا تیری ماں زندہ ہے کہا ہاں۔ حضور اکرم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی والدہ کو بلا کر فرمایا

Marfat.com

کہ کیا یہ تیرا لڑکا ہے ! بڑھیا نے کہا ہاں یا رسول اللہ ۔ حضور نے فرمایا اگر آگ کا دھکتا ہوا الاؤ ہو اور تم سے کہا جائے کہ لڑکے کو معاف کر دے ورنہ تیرے سامنے اس آگ کے الاؤ میں لڑکے کو ڈال کر جلا دیا جائے گا تو تم کیا کرو گی بڑھیا نے عرض کیا یا رسول اللہ معاف کر دوں گی ۔ سرکار نے فرمایا تو سُن لے دنیا کی آگ سے کہیں زیادہ سخت جہنم کی آگ ہے کیا اپنے لڑکے کو جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ اور اس کے دہکتے ہوئے انگاروں میں جلتا ہوا پسند کرے گی ؛

بڑھیا کی مامتا جوش میں آگئی عرض کیا یا رسول اللہ میں حضور کو گواہ بناتی ہوں کہ میں نے اپنے لختِ جگر و نورِ نظر کو معاف کر دیا ۔ اور اس سے راضی ہوگئی ۔ سرکار نے جوان سے کلمہ پڑھنے کو فرمایا ۔ فوراً اس کی زبان کھل گئی اور پورا کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا حضور نے فرمایا اللہ کا فضل ہے کہ میری وجہ سے یہ لڑکا جہنم کے دردناک عذاب سے نجات پا گیا ۔ (ماخوذ از تنبیہ الغافلین للفقیہہ ابو اللیث)

اِس حدیث پاک اور اس میں مذکورہ واقعہ سے ظاہر ہوا کہ والدین کی نافرمانی کرنے اور انھیں ناراض کرنے سے سوءِ خاتمہ کا خطرۂ عظیم ہے مقام عبرت ہے ہمارے ان نوجوانوں کے لیے جو والدین کی نافرمانی میں مبتلا ہیں انھیں ستا کر ناراض کر کے کتنا عظیم خطرہ مول لے رہے ہیں انھیں خبر نہیں کہ ماں باپ کی ناراضگی سے اللہ ورسول کی ناراضگی ہے ۔ اور ان کی خوشی میں اللہ ورسول کی خوشنودی ہے ماں کے متعلق سرکار کا فرمان ہے کہ

اِنَّ الْجَنَّۃَ عِنْدَ رِجْلِھَا نیز ارشاد فرمایا اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ یہ بھی ارشاد ہو کہ ھُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ (مشکوۃ ص ۴۲۱)

جنت ماں و باپ کی قدم بوسی، ان کی اطاعت و فرمانبرداری، ان کی خوشنودی سے حاصل ہوتی ہے والدین حصول جنت کا ذریعہ ہیں اور جہنم میں بھی پہنچانے کے ۔ یعنی خدمت گزاری و اطاعت و فرمانبرداری کرنے والا، ادب و احترام کرنے والا جنت کا مستحق ہوگا ۔ اور بے ادبی و گستاخی کرنے والا نافرمانی کرنے والا ناراض کر کے جہنم کا حقدار ہوگا ۔

Marfat.com

کتنے نا عاقبت اندیش ایسے بھی ہیں جو گالی تک دیتے اور مارنے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور طرح طرح سے انہیں ستاتے اور پریشان کرتے ہیں اذیتیں پہنچاتے ہیں وہ اپنے انجام کو سوچیں اور ان افعال قبیحہ سے باز آئیں مولیٰ تعالیٰ انھیں توفیق خیر بخشے۔ آمین۔

خواجۂ غریب نواز حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم ایک صومعہ (عبادت خانہ) میں پہنچے جس میں شیخ صدرالدین محمد احمد سیوستانی قیام فرما تھے یاد حق میں ان کا استغراق حد سے زیادہ تھا میں کئی روز ان کی خدمت میں رہا جو کوئی ان کی خدمت میں حاضر ہوتا محروم نہ جاتا اسے کچھ نہ کچھ ضرور عطا فرماتے اور فرماتے کہ میرے حق میں دعا خیر کرو کہ اپنا ایمان قبر تک سلامت لے جاؤں۔ ان بزرگ کا حال یہ تھا کہ قبر اور موت کی سختی کا حال سنتے تو بید کی طرح کانپنے لگتے اور روتے روتے ان کی یہ حالت ہوتی کہ آنکھوں سے خون بہنے لگتا جیسے کسی چشمہ سے پانی جاری ہو اسی طرح سات سات دن تک روتے رہتے آسمان کو دیکھ دیکھ کر ایسا روتے کہ ان کے رونے سے لوگوں کو رونا آتا ایک مرتبہ جب رونے سے فارغ ہوئے تو میری طرف متوجہ ہوتے اور فرمایا اے عزیز! جس کو موت آنے والی ہو اور اس کا حریف ملک الموت ہو تو اس کو سونے ہنسنے اور خوش رہنے سے کیا کام اس کے بعد ارشاد فرمایا اے عزیز! اگر تمہیں ان لوگوں کا ذرا بھی حال معلوم ہو جو زیرِ خاک ایسی کوٹھری میں سوتے ہیں جس میں بچھو بھرے ہوئے ہیں تو اس کو معلوم کہتے ہی تم اس طرح پگھل جاؤ گے جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے اس کے بعد فرمایا کہ ایک وقت ایک کامل بزرگ کے ساتھ میں بصرہ کے قبرستان میں بیٹھا ہوا تھا پاس ہی قبر میں ایک مردہ پر عذاب ہو رہا تھا ان بزرگ پر جب عذاب کا انکشاف ہوا تو زور سے ایک نعرہ مار کر زمین پر گر پڑے میں نے ان کو اٹھانا چاہا تو ان کی روح قالب سے پرواز کر چکی تھی اور تھوڑی دیر میں ان کا جسم بھی پانی ہو کر بہہ گیا اس واقعہ کے

Marfat.com

بعد مجھ پر قبر کی بڑی ہیبت طاری ہوئی اس لیے اے عزیز! دنیا میں اتنا مشغول نہ ہونا کہ حق سے غافل ہو جاؤ (بحوالہ بزم صوفیہ صفحہ ۴۷، ۳۸)

ملک الموت کی صُورت

موت کا وقت ہر ایک کے لیے مقرر ہے اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں لیکن مثل مشہور ہے کہ جیسی رُوح ویسے فرشتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو مرتبہ خلت سے نوازا تو ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام نے مُبارک باد پیش کرنے کے لیے دربار خداوندی میں اجازت طلب کی۔ اجازت ملنے پر ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر خوش خبری پیش کی، آپ نے فرمایا الحمدللہ۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے ملک الموت مجھے اپنی صُورت دکھاؤ جس میں کفار کی رُوح قبض کرتے ہو عرض کیا آپ اسے دیکھنے کی تاب نہ لا سکیں گے فرمایا تاب کیوں نہ لا سکوں گا۔ ملک الموت نے کہا اچھا تو آپ ذرا منہ پھیر لیں جب آپ نے دوبارہ اِدھر کو دیکھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک کالا سیاہ آدمی ہے جس کا سر آسمان تک پہنچا ہوا ہے اِس کے منہ سے آگ کی لپیٹ نکل رہی ہے اور آدمی کے جسم کے برابر اس کے بال ہیں۔ اور ہر بال کی جڑ سے آگ کی لپیٹ نکل رہی ہے یہ منظر دیکھ کر ابراہیم علیہ السلام پر غشی طاری ہو گئی جب آپ سنبھلے تو ملک الموت اپنی حالت میں آ چکے تھے آپ نے فرمایا اے ملک الموت اگر کافر کو مرتے وقت کوئی تکلیف اور مصیبت نہ ہو جب بھی اِس کی گھبراہٹ و پریشانی کے لیے تمہاری یہ ہیبت ناک ڈراونی صُورت کافی ہے۔

آپ نے فرمایا اچھا اپنی وہ صُورت جس میں ایمانداروں کی رُوح قبض کرتے ہو اسے بھی دکھاؤ ملک الموت نے کہا آپ منہ پھیر لیجئے جب ابراہیم علیہ السلام نے دوبارہ ان کی طرف منہ کیا تو دیکھا کہ ایک بہت ہی حسین و جمیل خوبصورت نوجوان کی شکل میں آپ ہیں اور جسم سے خوشبو پھوٹ رہی ہے عمدہ سفید کپڑا پہنے ہوئے ہیں۔

ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اے ملک الموت اگر مومن مرتے وقت کوئی بزرگی اور

Marfat.com

کرامت نہ بھی دیکھے تو صرف تمہاری یہ نورانی صورت ہی کا دیکھنا اس کے سکون واطمینان کے واسطے کافی ہوگا۔ (ش ص صفحہ ۱۸، مذاق العارفین جلد ۴ صفحہ ۵۹۸)

افسوس انسان دنیا کی نیرنگیوں میں منہمک ہو کر ایسا بداعمالیوں میں مشغول رہتا ہے کہ اسے موت اور اس کی سختیوں کا خیال تک نہیں رہتا اس بات کو فراموش کر دیتا ہے کہ ایک دن اسے بھی مرنا ہے اس وقت نہ دنیا کام آئے گی نہ دنیا والے موت کے ایک ہی جھٹکے میں دنیا کی ساری لذتیں بھول جائیں گی اور تمام راحتیں و خوشیاں کافور ہو جائیں گی موت کی تلخی قیامت تک یاد رہے گی۔

توبہ کی برکت عَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَآاَیُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ رواہ مسلم (مشکوٰۃ ص ۲۰۳)

ترجمہ:۔ صحابی رسول اغرمزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اے لوگو! اللہ کے دربار میں توبہ کرو تحقیق میں (باوجود معصوم ہونے کے) روزانہ سو مرتبہ اپنے رب کے حضور توبہ کرتا ہوں توبہ کر توفیق بڑی نعمت ہے۔

سرکار کا فرمان ہے۔

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ

ترجمہ:۔ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہو جاتا ہے گویا گناہ کیا ہی نہیں

دوسری حدیث میں حضور فرماتے ہیں۔

کُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَّخَیْرُ الْخَطَّائِیْنَ التَّوَّابُوْنَ

(مشکوٰۃ صفحہ ۲۰۴)

ترجمہ:۔ ہر انسان سے (سوائے معصومین کے خطا و گناہ سرزد ہوتا ہے مگر بہترین خطاکار وہ ہے جو گناہوں سے توبہ واستغفار کرے

Marfat.com

یعنی گناہ جرم ہے لیکن اگر کسی سے پایا جاوے اور وہ دربارِ خداوندی میں شرمندگی اور ندامت سے حاضر ہو جاتے اور آہ وزاری کرے اور آئندہ اس جرم سے باز آنے کا پکا عزم کرے اور ہمیشہ اجتناب کی کوشش کرے تو یقیناً وہ بندہ قابلِ فخر ہے مگر صد افسوس ان بدقسمتوں پر کہ سینما دیکھتے اور ناچ رنگ کی محفلوں میں شریک ہوتے ہیں۔ سیہ کاریاں کرتے اور بداعمالیوں میں ہوتے ہیں لیکن توبہ واستغفار کرنے کے بجائے اپنی انتہائی بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ سینہ تان کر فخر سے دوستوں میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایسا کیا میں نے یہ کیا۔ اپنی بدکاری پہ دُوسروں کو گواہ مقرر کر لیا جو بے خبر تھے ان کو بھی خبردار کر دیا۔ اور دربارِ خداوندی میں اپنی تباہی وبربادی کا سامان تیار کر لیا۔ وَالعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی

دانش مندی کا تقاضا تو یہ تھا کہ اپنی غلطی پر شرمندہ ہوتا اور کئے پر پچھتاتا دربارِ الٰہی میں ندامت سے آنسو گراتا اور رب کو راضی کرتا۔

Marfat.com

دُعا اِسمِ اعظم

حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم لوگوں کو اسم اعظم بتا دوں؟ وہ ہے یونس علیہ السلام کی دُعاَ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ جس مسلمان نے اپنے مرض موت میں چالیس مرتبہ اس دُعا۔ کو پڑھا اور اسی بیماری میں مرگیا تو شہید کا مرتبہ پائیگا اور اگر تندرست ہو گیا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(شمس صفحہ ۱۶)

یہ مُبارک دُعا۔ آیت کریمہ کے نام سے بھی مشہور ہے اس کے بیشمار فوائد ہیں اگر اس کو سوالاکھ بار پڑھ کر کسی مردہ کے لیے ایصالِ ثواب کر دیا جائے۔ تو انشاءاللہ تعالیٰ اس کی مغفرت ہو جائے اور اگر کسی حاجب کے لیے دُعا مانگی جائے تو اس کی حاجت پوری ہو۔ مقدمات میں کامیابی۔ امتحان میں کامرانی حاصل ہو غرض کہ یہ دُعا۔ بہت ہی مفید و کارآمد ہے اس سے صحیح معنیٰ میں فائدہ حاصل کرنا آپ کا کام ہے کہ کامل طہارت اور پورے خلوص سے دعا پڑھے اور انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کیجیے

مفید و کارآمد دُعائیں

سکراتِ موت آسان ہوگی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ بِالنَّاسِ فِتْنَۃً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْکَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ۔

اس کی کثرت سے سکرات موت آسان ہو گی۔ اور خاتمہ بالخیر ہوگا

Marfat.com

دین و دنیا کی حاجتیں پوری ہونگی ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پابندی سے پڑھتا ہے

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ ؛

دشمن سے حفاظت کیلئے صبح و شام گیارہ گیارہ بار پڑھے دشمن کے شر سے محفوظ رہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

ہر مرض سے بچنے کا علاج جب کسی بیمار یا مصیبت زدہ کو دیکھے تو اس دُعا کو پڑھ لیا کرے محفوظ رہے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا

کشائش رزق کیلئے صبح و شام سَو سَو بار پڑھے رزق میں زیادتی ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ؛

سوتے وقت پڑھے جب بستر پر آئے تو داہنی کروٹ قبلہ رُو لیٹے اور یہ دُعا پڑھے۔ بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ اَحْیٰی وَ اَمُوْتُ

نیند سے بیدار ہو تو یہ پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

سخت آندھی کے وقت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ ؛ پڑھے شر سے محفوظ رہے گا۔

Marfat.com

چور سے حفاظت ہو سوتے وقت آیت الکرسی اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ پوری پڑھے۔ جان و مال، مکان سب محفوظ رہے گا۔

طاعون وغیرہ بلاؤں سے حفاظت ہو اس دُعا کو کاغذ پر لکھ کر دروازہ پر چپاں
کر دے اور کثرت سے پڑھتا رہے محفوظ رہے گا۔ یَا لَطِیْفُ لَعْرِیْنَل اَلْطِفْ بِنَا فِیْمَا
نَزَلَ، اَنْتَ قَوِیٌّ نَجِّنَا، عَنْ قَہْرِکَ یَوْمَ الْخَلَلِ، لِیْ خَمْسَۃٌ اُطْفِیْ
بِھَا، حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَہ، اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی، وَابْنَاھُمَا وَالْفَاطِمَہ

بچوں کو محفوظ رکھنے کیلئے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ کُلِّ
شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّآمَّۃٍ وَّمِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ صبح و
شام سات مرتبہ پڑھ کر بچے پر دم کر دیا جائے بچہ نظر بد وغیرہ سے محفوظ رہے گا۔

مقدمہ میں کامیابی حاصل ہو حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ، بعد
نماز عشاء ساڑھے چار سو (۴۵۰) مرتبہ پابندی سے پڑھے اور جب کسی حاکم کے پاس جاتے تو
آہستہ آہستہ پڑھتا رہے کامیاب ہو گا۔

زہر کھالے تو اثر نہ ہو بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی
الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؕ جب کوئی چیز کھانا پینا ہو
تو اس دُعاء مبارکہ کو پڑھ لیجئے کچھ نقصان نہ ہو گا۔
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس دُعاء مقدس کو پڑھ کر زہر قاتل
کھالیا مگر کچھ بھی اثر نہ ہوا۔

Marfat.com

غلہ گھن سے محفوظ رہے مدینہ طیبہ کے ساتوں فقہاء کرام کے اسماء مبارکہ کاغذ پر لکھ کر غلہ میں رکھ دیا جائے تو جب تک کاغذ اس میں موجود رہے گا غلہ میں گھن نہیں لگ سکتا۔ اسماء یہ ہیں۔(۱) عبیداللہ (۲) عروہ (۳) قاسم (۴) سعید (۵) ابوبکر (۶) سلیمان (۷) خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

سو۱۰۰ حاجتیں پوری ہوں گی حضور اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جمعرات کو مجھ پر سو۱۰۰ بار درود پڑھے گا۔ اس کی سو۱۰۰ حاجتیں پوری ہوں گی۔ ستر دنیا کی اور تیس۳۰ آخرت کی۔

کبھی محتاجی نہ ہو آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص جمعرات کو دن میں مجھ پر سو مرتبہ درود پابندی سے پڑھتا رہے گا کبھی محتاج نہ ہو گا۔ (راحت القلوب ترجمہ جذب القلوب صفحہ ۲۷۱)

یاد رکھیئے:۔

ہر دعا کے اول و آخر درود شریف ضرور پڑھیئے اور اپنا اعتقاد درست رکھئے اور یقین کے ساتھ قائم رہیئے۔ دعا کا اثر ضرور ہو گا۔

دولت لازوال

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

بعد نماز جمعہ مجمع کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سو۱۰۰ بار پڑھیں جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو جمعہ کے دن صبح خواہ ظہر یا عصر کے بعد پڑھیں جو کہیں اکیلا ہو تنہا پڑھے یونہی عورتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں۔

Marfat.com

فوائد:- (۱) اس کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ تین ہزار رحمتیں اتارے گا۔
(۲) اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔ (۳) پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال
میں لکھے گا۔ (۴) اس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائے گا۔ (۵) قیامت میں
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس سے مصافحہ فرمائیں گے۔ (۶) اس کے
ماتھے پر لکھ دے گا کہ یہ منافق نہیں۔ (۷) اس کے ماتھے پر یہ تحریر فرماوے گا کہ
یہ دوزخ سے آزاد ہے (۸) اللہ اسے قیامت کے روز شہیدوں کے ساتھ رکھے
گا۔ (۹) اس کے مال میں ترقی کردے گا۔ (۱۰) اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد
میں برکت رکھے گا۔ (۱۱) دشمنوں پر غلبہ دے گا۔ (۱۲) دلوں میں اس کی محبت رکھے
گا۔ (۱۳) کسی دن خواب میں زیارت اقدس کی برکت سے مشرف ہوگا۔ (۱۴) ایمان
پر خاتمہ ہوگا۔ (۱۵) قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت
اس کے لیے واجب ہوگی۔ (۱۶) اللہ عزوجل اس سے راضی ایسا ہوگا کہ کبھی ناراض
نہ ہوگا۔ (الوظیفۃ الکریمہ امام احمد رضا فاضل بریلوی)

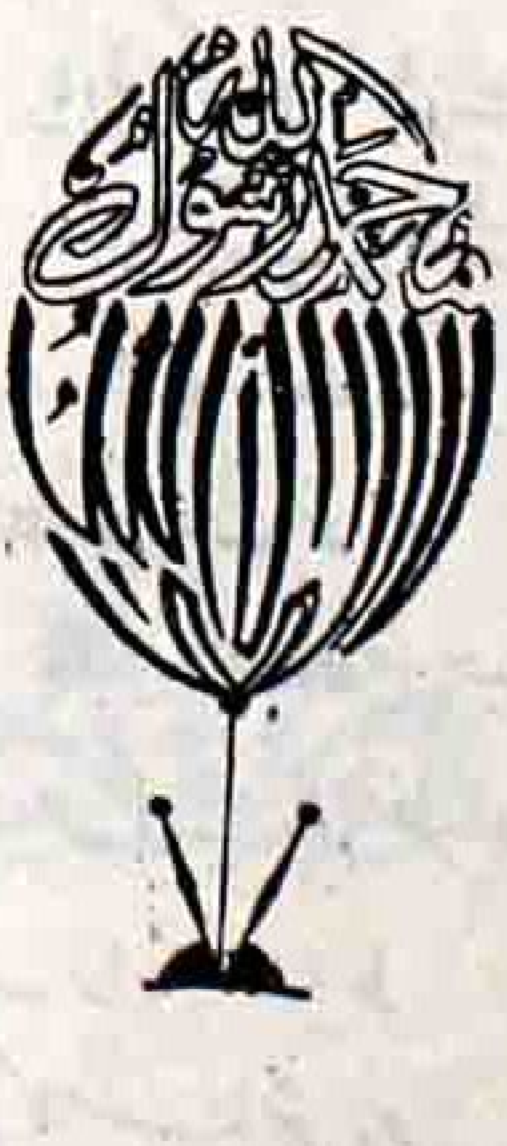

Marfat.com

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

از اعلیٰحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیٔ دیدار حسن مصطفےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شور دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر شہ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگے
عیب پوش خلق ستار خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہ پلصراط
آفتاب ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو

Marfat.com

یا الٰہی جب سر شمشیر پہ چلنا پڑے
ربِّ سَلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دُعاء نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمین رَبَّنَا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضاؔ خواب گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدار عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سخاؔ خواب گراں سے سر اٹھائے
عاشقِ محبوبِ حق احمد رضاؔ کا ساتھ ہو

تمام شُد

احقر العباد ابوالاطہر سخاوت علیخاں قادری
رضوی بستوی صدر المدرسین دار العلوم
اہلِ سنت تنویر الاسلام امرڈوبھا
پوسٹ بکھرا" ضلع بستی"

یکم محرم الحرام ۱۳۸۴ھ

ہماری دیگر مطبوعات

شرح قصیدۂ امام اعظم — حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہدیۂ عقیدت نظم اور نثر میں اردو ترجمہ اور قرآن و حدیث سے مدلل شرح ——— ٹائیٹل رنگین، صفحات ۱۱۲، قیمت ۲/۵۰

شرح قصیدۂ بردہ — بارگاہِ رسالت میں وہ مقبول قصیدہ جس کو سن کر حضور نے اپنی چادر مبارک صاحب قصیدہ کو عطا فرمائی۔ اس قصیدہ کی اردو زبان میں سب سے جامع اور عشق مصطفےٰ میں ڈوبے ہوئے قلم سے مکمل شرح ــــ جلد ڈائی دار، صفحات ۴۰۰، قیمت ۱۵/-

رکن دین حصہ اول — وہ مشہور و معروف رسالہ ہے جو لاکھوں کی تعداد میں چھپ کر دنیائے اسلام میں پھیل چکا ہے اس میں نماز کے ہر قسم کے فضائل و مسائل سوال و جواب کی طرز میں درج ہیں ——— ٹائیٹل چار رنگا، صفحات ۲۸۸، قیمت ۴/-

مظہر العقائد — اسلامی عقائد پر سوال و جواب کے طرز پر بڑی آسان اور مستند کتاب ہے، آج ہی منگوا کر مطالعہ فرمائیں ——— ٹائیٹل رنگین، صفحات ۱۰۲، قیمت ۲/۵۰

رکن دین حصہ چہارم کتاب الحج — حج و زیارت پر بڑی جامع اور محققانہ تصنیف ہے آسان پیرایہ میں سوال و جواب کے طرز پر تمام ضروری مسائل اور دعائیں درج ہیں ——— ٹائیٹل چار رنگا، صفحات ۳۷۶، قیمت ۱۲/۵۰

روح الصلوٰۃ — نماز کی حقیقت اور روح معلوم کرنے کیلئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ یہ کتاب نماز میں غلط خیالات آنے کا بہترین علاج ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

نوٹ:- سب کتابوں کی کتابت اور کاغذ بڑھیا اور طباعت آفسٹ ہے۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ نعمانیہ۔ اقبال روڈ۔ سیالکوٹ

Marfat.com

۲۸۴

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کا بے مثال تذکرہ

حضرات القدس

- کتاب مذکور کے مصنف خواجہ بدر الدین سرہندی علیہ الرحمۃ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے ہیں۔ آپ نے حضرت امام ربانی کی خدمت میں سترہ سال رہ کر تعلیم و تربیت حاصل کی۔ اپنے زمانہ کے ممتاز علماء اور مصنفین میں آپ کا شمار ہوتا ہے
- اس کتاب میں مصنف علیہ الرحمۃ نے خلفاء اربعہ (حضرت صدیق، فاروق، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم) سے لے کر امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد اور آپ کے خلفاء تک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے تمام اولیائے کرام کے مفصل حالات نہایت تحقیق سے قلمبند فرمائے ہیں۔
- مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کے حالات پر آج تک جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں یہ کتاب بڑی جامع اور مستند ہونے کی وجہ سے سب سے بلند درجہ رکھتی ہے اس لیے اس کا ترجمہ آسان اردو میں کرایا گیا ہے تاکہ ہر اردو خواں اس سے بخوبی فائدہ اُٹھا سکے۔
- اولیائے نقشبندیہ مجددیہ کے حالات، کرامات اور ارشادات سے روحانی فیض حاصل کرنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ضرور کیجیے۔

عنقریب منظرِ عام پر آ رہی ہے۔

مکتبہ نعمانیہ۔ اقبال روڈ سیالکوٹ

Marfat.com